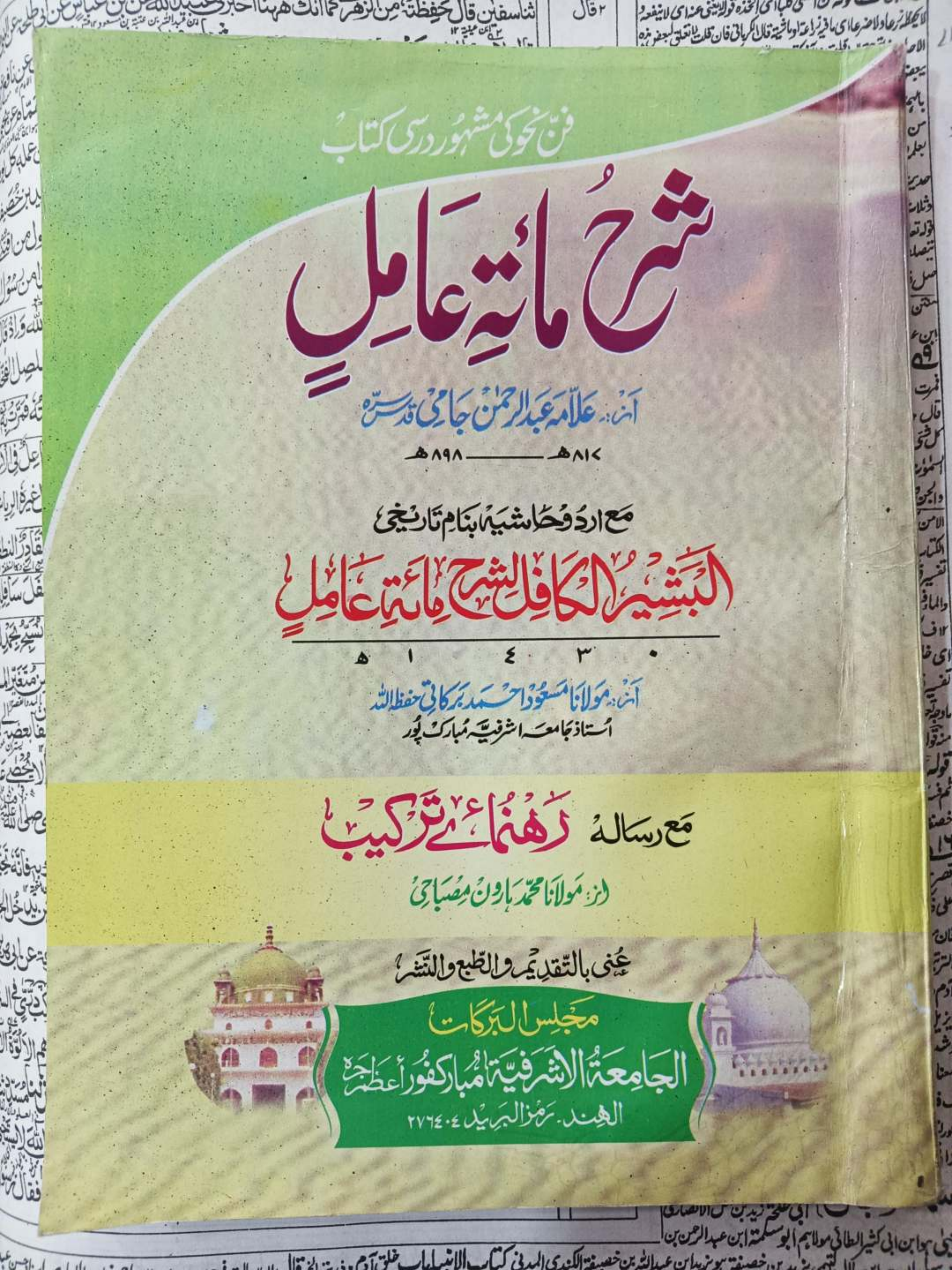


فن نحو کی مشہور درسی کتاب
شرح مائۃ عامل
از: علامہ عبد الرحمن جامی قدس سرہ
۸۱۷ھ ـــــ ۸۹۸ھ
مع اردو حاشیہ بنام تاریخی
البشیر الکافل لشرح مائۃ عامل
۱۴۳۰ھ
از: مولانا مسعود احمد برکاتی حفظہ اللہ
استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور
مع رسالہ رہنمائے ترکیب
از: مولانا محمد ہارون مصباحی
عنی بالتقدیم والطبع والنشر
مجلس البرکات
الجامعۃ الاشرفیۃ مبارکفور أعظم جره
الهند. رمز البرید ۲۷٦٤۰٤

بسم [1] الله [2] الرحمٰن الرحيم [3]

الحمد [4] لله على نعمائه [5] الشاملة [6] وآلائه [7] الكاملة.

(١) **قوله: بسم الله:** شارح نے اس کتاب کو قرآن مقدس کا اتباع اور حکم حدیث کی تعمیل کرتے ہوئے بسم اللہ سے شروع کیا۔

سوال: ابتدا کی مرویات تسمیہ اور تحمید دونوں کے بارے میں ہیں تو دونوں روایتوں پر عمل کیسے ہوا؟

جواب: حدیث تسمیہ میں ابتدا کو حقیقی یا عرفی پر محمول کیا جائے اور حدیث تحمید میں ابتدا کو اضافی یا عرفی پر۔

(٢) **قوله: الله:** اسم جلالت سیبویہ کے نزدیک اصل میں "لاہ" ہے، الف لام داخل ہونے کے بعد الحسن اور العباس کی طرح علَم کے قائم مقام ہوگیا۔ اس تقدیر پر اسم جلالت مشتق ہوا۔ بعض کے نزدیک مشتق نہیں، بلکہ ایسا علَمِ خاص ہے، جس میں واجب تعالیٰ منفرد ہے اور غیر اس میں شریک نہیں، جیسا کہ رب تعالیٰ نے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا: "هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا" أي: هل تعلم أحدًا غيره يسمى بالله۔ مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہ کے ملفوظات موسوم بنام تاریخی "الملفوظ" حصہ چہارم ص ٦٩ میں ہے:

عرض: اللہ کا لفظ مرکب ہے یا مفرد؟

ارشاد: مشہور یہ ہے کہ الف لام تعریف اور "إله" سے مرکب ہے، ہمزہ کی حرکت لام کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیا اور لام کا لام میں ادغام کر دیا، اللہ ہوگیا۔ مگر مجھے دوسرا قول پسند ہے کہ لفظ اللہ مرکب نہیں بلکہ ذات باری تعالیٰ کا علَم ہے کہ جس طرح اس کی ذات غیر مرکب اسی طرح اس کا نام بھی غیر مرکب ہونا چاہیے۔ اور اس کی تائید اس کے استعمال سے بھی ہوتی ہے کہ وقت ندا اس کا الف لام نہیں گرتا، اگر لام تعریف ہوتا تو ضرور ایسا ہوتا، اور منادیٰ بیا معرف باللام کے پہلے أيها زیادہ کرتے ہیں جب کہ یا اللہ میں أيها داخل کرنا ممنوع ہے؛ کیوں کہ أيها مبہم ذات کے معنی میں ہوتا ہے اور اسم جلالت میں ابہام کیسا؟ وہ تو اعرف المعارف ہے۔

(٣) **قوله: الرحمٰن الرحيم:** بعض کے نزدیک دونوں کا معنی ایک ہے یعنی ذو الرحمہ، اور بعض کے نزدیک دونوں مختلف المعنی ہیں، چناں چہ زمخشری کے نزدیک رحمٰن ابلغ ہے۔ نیز رحمٰن کا غیر خدا پر اطلاق جائز نہیں، بخلاف رحیم، کہ غیر پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

(٤) **قوله: الحمد:** اختیاری خوبیوں پر نعمت یا غیر نعمت کے مقابلے میں زبان سے تعریف کرنے کو حمد کہا جاتا ہے۔

(٥) **قوله: نعمائه:** بفتح نون اور مد کے ساتھ بر وزن فَعْلاءُ بمعنی نعمت۔ (کتب لغت اور قرآن ومحاورات زبان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اطلاق واحد وجمع سبھی پر ہوتا ہے اور اسم جمع کا اطلاق واحد پر نہیں ہوتا۔ اس لیے یہ لفظ نعمۃ ہی کی طرح اسم جنس ہے جس کا اطلاق قلیل وکثیر سب پر ہوتا ہے۔ لسان العرب میں ہے: قال الجوهري: النُّعمى كالنعمة، فان فتحتَ النونَ مددتَ، فقلتَ: النعماء، والنعيم مثله۔ اھ۔ قرآن کریم میں ہے: ولئن أذقناه نعماء بعد ضراء مسّته ليقولنّ ذهب السيئات عني. [هود - ١٠] - محمد احمد مصباحی)

(٦) **قوله: الشاملة:** شمول سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں: عام ہونا۔

(٧) **قوله: الائه:** بروزن افعال "اَلْيٌ" کی جمع ہے، اور واحد کے بارے میں چند اور لغتیں ہیں: (١) "إلْي" بکسر ہمزہ وسکون لام (٢) "اَلْی" بفتح ہمزہ ولام (٣) "اِلی" بکسر ہمزہ وفتح لام والف مقصورہ، بمعنی نعمت۔

ترکیب: "با" حرف جار، "اسم" مضاف، اسم جلالت موصوف، الف لام برائے تعریف، "رحمن" صفت مشبہ، اس میں "هُوَ" ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اول، الف لام برائے تعریف، "رحیم" صفت مشبہ، اس میں "هُوَ" ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "أَبْتَدِئُ" فعل مضارع مقدر کا، "أنا" ضمیر مرفوع پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ ہوا۔

فائدہ: حرف جار کا متعلَّق اگر عبارت میں مذکور نہ ہو تو اسے ظرف مستقر کہتے ہیں اور اگر عبارت میں مذکور ہو تو ظرف لغو کہتے ہیں۔

"الحمد" مبتدا، لام حرف جار، اسم جلالت مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "مُستَحق" اسم مفعول کا، "علی" حرف جار، "نعماء" مضاف "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، الف لام برائے تعریف، "شاملة" اسم فاعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، "وَ" حرف عطف، "آلاء" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، الف لام برائے تعریف، "کاملة" اسم فاعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "مُستَحق" اسم مفعول کا، اس میں "هُوَ" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ ہوا۔

والصلوٰة[1] علی سید الأنبیاء[2] محمد[3] المصطفی[4] وعلی اٰله[5] المجتبیٰ.

اعلم أن العوامل[6] فی النحو[7] علی ما ألفه[8] الشیخ[9] الإمام[10] أفضل[11] علماء الأنام

(١) **قوله: والصلاة:** جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے تو اس سے معنیٰ رحمت مراد ہوتے ہیں، اور جب فرشتوں کی طرف نسبت ہوتو استغفار، اور جب مومنین کی طرف ہوتو درود مراد لیا جاتا ہے۔

(٢) **قوله: علی سید الأنبیاء:** یعنی رئیس پیغمبراں، انبیاء نبی کی جمع ہے جس کے معنیٰ ''غیب کی خبریں بتانے والے'' ہیں۔ قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ نے شفا شریف میں اس کے مصدر ''نُبُوَّة'' کی تفسیر اس طرح فرمائی ہے: ''هي الاطلاع علی الغیب''۔

(٣) **قوله: محمد:** یہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے شریفہ میں سے مشہور تر نام ہے۔ آپ کو اس نام کے ساتھ بالہام خداوندی موسوم کیا گیا اور آپ سے پیشتر کوئی اس نام سے موسوم نہیں ہوا، لفظ محمد کا اشتقاق تحمید سے ہے جو باب تفعیل سے ہے اور باب تفعیل کا خاصہ تکثیر ہے تو بنظر اشتقاق اس کے معنی ہوئے: وہ ذات جس کے فضائل محمودہ کثیر ہوں۔ اور آپ کے فضائل کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ شیخ محقق دہلوی قدس سرہ نے ''مدارج النبوۃ'' میں ان الفاظ میں بیان فرمایا:

شعر:
ہر مرتبۂ کہ بود در امکاں بر وست ختم
ہر نعمتے کہ داشت خدا شد بر وتمام

اس نام پاک کی ایک خصوصیت حدیث پاک میں یہ بیان کی گئی کہ جو مومن اس نام پاک کے ساتھ موسوم ہیں بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ ''و في حدیث معضل: إذا کان یوم القیٰمة نادی منادٍ یا محمدُ! قُمْ فادخُلِ الجنّة بغیر حساب، فیقوم کل من اسمُه محمّد یتوهم أنّ النداء له فلکرامة محمّد صلّی اللّٰه علیه وسلّم لا یمنعون''۔ (سیرت حلبی ج١ ص٩٩)

یہ واضح رہے کہ نام پاک محمد کے ساتھ تسمیہ فضائل اعمال سے ہے، جن میں حدیث ضعیف بھی بالا جماع معتبر ہے تو حدیث معضل بدرجۂ اولیٰ معتبر و مقبول ہوگی۔

(٤) **قوله: المصطفی:** المصطفی اور المجتبی دونوں اسم مفعول ہم معنی ہیں، یعنی برگزیدہ۔

(٥) **قوله: وعلی اٰله:** آل کے کئی معانی ہیں: اہل وعیال، قرابت دار، پیرو، ساتھی اور مددگار۔ یہاں تیسرا معنیٰ مراد لینا زیادہ بہتر ہے، آل جمع نہیں بلکہ اس کا اطلاق قلیل وکثیر، واحد وجمع سب پر ہوتا ہے۔ لہذا المجتبی کا صفت ہونا صحیح ہے۔

(٦) **قوله: العوامل:** فواعل جمع فاعلہ ہے۔ اور کبھی فاعل کی جمع بھی فواعل آتی ہے جب کہ فاعل اسم ہو، جیسے: ''خالد'' کی جمع خوالد۔ یا فاعل مذکر لایعقل کا وصف ہو، جیسے ناھق کی جمع نواھق، اور عامل اسم ہے یا اسم مذکر لایعقل کا وصف ہے، ہر تقدیر پر عامل کی جمع ہے نہ کہ عاملۃ کی؛ کیوں کہ شارح علیہ الرحمہ نے آگے سبعة عوامل کہا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اگر عاملة کی جمع ہوتی تو ''سبع عوامل'' کہتے۔

عامل: وہ ہے جس کی وجہ سے اعراب کا چاہنے والا معنی حاصل ہو۔

(٧) **قوله: في النحو:** أي مذکورةً في کتب النحو.

(٨) **قوله: ما ألفه:** یعنی شیخ نے اپنے تینوں رسالوں یعنی ''مائة عامل، جمل، تتمه میں جمع کیا ہے۔

(٩) **قوله: الشیخ:** بمعنی پیر اور خواجہ ہے، کتب نحو اور معانی وبیان میں لفظ شیخ سے یہی عبد القاہر مراد ہوتے ہیں، اور کتب فلسفہ میں بوعلی بن سینا، اور کتب کلام میں حضرت ابو الحسن اشعری علیہ الرحمہ۔

(١٠) **قوله: الإمام:** بمعنی پیشوا، لفظ امام سے نحو، معانی اور بیان میں یہی عبد القاہر مراد ہوتے ہیں، اور فلسفہ میں امام فخر الدین رازی، اور تصوف میں امام غزالی، اور حدیث میں امام بخاری، اور فقہ میں امام اعظم ابوحنیفہ قدست اسرارہم۔

(١١) **قوله: أفضل:** اس طرح کے القاب عام نہیں ہوتے بلکہ کسی علم یا زمانے یا آبادی کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں، یعنی علم ادب میں افضل یا اپنے زمانے میں افضل یا اپنی آبادی میں افضل یا مطلقاً محض ادّعا کے طور پر ہوتا ہے، تاکہ طلبہ ان کا کلام سننے کی طرف رغبت کریں، جیسے آج کل عموماً جلسوں کے پوسٹروں میں آداب والقاب ہوتے ہیں۔

ترکیب: ''وَ'' حرف عطف، ''الصلاة'' مبتدا، ''علی'' حرف جار، ''سید'' مضاف ''الأنبیاء'' مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، ''محمد'' موصوف، الف لام برائے تعریف، ''مصطفی'' اسم مفعول، اس میں ''هُوَ'' ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، ''و'' حرف عطف، ''علی'' حرف جار، ''ال'' مضاف، ''ہ'' ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، الف لام برائے تعریف، ''مجتبی'' اسم مفعول، اس میں ''هُوَ'' ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا ''نازلة'' اسم فاعل مقدر کا، اس میں ''هي'' ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ معطوفہ لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ ہوا۔

عبد القاهر بن عبد الرحمٰن الجرجانی[١] **— سقی**[٢] **اللّٰه ثراه وجعل الجنة مثواه**[٣] **— مأة**[٤] **عامل**[٥]**، لفظية**[٦] **ومعنوية. فاللفظية منها على ضربين:**

(١) **قوله: الجرجاني:** جرجان کی طرف نسبت ہے، اصل میں گرگان تھا، خوارزم کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے، یا استرآباد کے مضافات میں ہے، یا شیراز کا ایک گاؤں ہے۔

(٢) **قوله: سقى:** سَقْيٌ بمعنی سیراب کرنا، "ثَرًا" بفتح ثا بمعنی نمناک مٹی۔ مراد قبر ہے، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی ان کی قبر کو آرام گاہ بنادے۔

(٣) **قوله: مثواه:** مثوا بمعنی سکونت۔

(٤) **قوله: مأة:** اصل میں "مِئْيٌ" بروزن عِنَبٌ تھا، یا الف ہو کر ساقط ہوگئی اور اس کے عوض تا آگئی، مِئَةٌ بروزن عِدَةٌ ہوگیا۔ پھر لفظ "مِنْه" سے التباس کی وجہ سے میم کے بعد الف کا اضافہ کردیا گیا اور ہمزہ الف پر لکھا جانے لگا، مطلب یہ ہے کہ کتب نحو میں مذکورہ عوامل شیخ کی تالیف پر سو ہیں، اور ائمہ نحو کے نزدیک ایسا نہیں، پس ہوسکتا ہے کہ شیخ کے نزدیک جو عامل ہوں وہ دوسروں کے نزدیک نہ ہوں یا برعکس۔

(٥) **قوله: عامل:** یہ "مِأة" کی تمیز ہے، برائے تاکید ہے؛ کیوں کہ العوامل کی خبر ہونے کی صورت میں مأة میں ابہام نہیں۔

(٦) **قوله: لفظية:** **عامل لفظی:** وہ ہے جس کا تلفظ کیا جاسکے یا اس کا تلفظ کیا جاسکے جو اس پر دلالت کرتا ہو۔ پس عامل محذوف اور معنی فعل جو اسم اشارہ یا حرف تنبیہ سے مستفاد ہو کر حال میں عامل ہوتے ہیں عامل لفظی میں شامل ہیں۔

عامل معنوی: وہ ہے جو ایسا نہ ہو۔

ترکیب: "اعلم" فعل امر، اس میں "أنت" ضمیر پوشیدہ فاعل، "أنّ" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "العوامل" ذوالحال، "في" حرف جار، "النحو" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "مذکورة" مقدر کا، "على" حرف جار، "ما" اسم موصول، "ألف" فعل ماضی، "ہ" ضمیر مفعول بہ، "الشیخ" موصوف "الإمام" صفت اول، "أفضل" اسم تفضیل مضاف، اس میں "ھو" ضمیر فاعل، "علماء" مضاف الیہ مضاف، "الأنام" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا "أفضل" مضاف کا، أفضل مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبدل منہ، "عبد القاهر" موصوف، "ابن" مضاف، "عبد الرحمن" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت اول، الف لام حرف تعریف، "جرجانی" اسم منسوب، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، "ما" اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "مذکورہ" اسم مفعول مقدر کا، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر أنّ کا اسم، "مأة" ممیز مضاف، "عامل" تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر خبر، أنّ کا اسم اپنی خبر سے مل کر صلہ أنّ موصول حرفی کا، أنّ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ "اعلم" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"سقى" فعل ماضی معروف، اسم جلالت فاعل، "ثرا" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ ہوا۔ "وَ" حرف عطف، "جَعَلَ" فعل ماضی، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الجنة" مفعول بہ اول، "مثوا" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ معطوفہ ہوا۔

"لفظية" اسم منسوب، اس میں "ھي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدائے مقدر "بعضها" کی، "بعض" مضاف، "ھا" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح "معنوية" کی بھی ترکیب ہوگی۔

"فا" برائے تفصیل، الف لام برائے تعریف، "لفظية" بترکیب مذکور صفت ہوئی موصوف مقدر العوامل کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، "مِن" حرف جار، "ھا" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "ھي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، "على" حرف جار، "ضربين" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "ھي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

سماعية[١] وقياسية. فالسماعية[٢] منها أحد وتسعون[٣] عاملا، والقياسية منها سبعة[٤] عوامل، والمعنوية[٥] منها عددان.[٦]

وتتنوع السماعية منها على ثلثة عشر نوعا:

(١) قوله: سماعية: جزئیات کا تعین اگر مفہوم کلی سے ہو تو قیاسی ہے، اور اگر جزئیات کا تعین بالشخص ہو، اگر چہ مفہوم کلی سے بھی اس کا ضبط ہو سکے تو سماعی ہے۔ عامل معنوی نہ سماعی ہوتا ہے نہ قیاسی؛ کیوں کہ یہ دونوں لفظی کی قسمیں ہیں، اسم تفضیل اور افعال تعجب شیخ کے نزدیک عامل نہیں، اسی لیے ان کا ذکر سماعی، قیاسی کسی میں نہیں کیا۔

(٢) قوله: فالسماعية: افعال ناقصہ، افعال مدح وذم، افعال مقاربہ، افعال قلوب اگر چہ مطلق فعل میں داخل، جو عامل قیاسی ہے، مگر بعض احکام میں مطلق فعل سے ممتاز ہونے کی بنا پر سماعی میں شمار کیے گئے، اسی طرح اسمائے اعداد مرکبہ جیسے: أحد عشر تا تسعة عشر اگر چہ اسم تام ممتنع الاضافۃ میں مندرج ہیں، مگر بعض احکام کی تخصیص کی وجہ سے سماعی میں شمار کیے گئے۔

(٣) قوله: أحد و تسعون: یعنی عوامل سماعیہ لفظیہ اکانوے ہیں جب کہ اسمائے اعداد مرکبہ کو ایک عامل قرار دیا جائے، ورنہ زائد ہو جائیں گے۔

(٤) قوله: سبعة عوامل: یعنی عوامل لفظیہ قیاسیہ سات ہیں، بشرطے کہ افعال تعجب اور اسم تفضیل کو عامل قیاسی قرار نہ دیں ورنہ سات سے زائد ہو جائیں گے۔

(٥) قوله: والمعنوية منها: اللفظية اور المعنوية کے بعد "منها" کی ضمیر کا مرجع صرف "مأة عامل" ہے، اور فالسماعية اور "القياسية" اور "تتنوع السماعية" کے بعد "منها" کی ضمیر کا مرجع "مأة عامل" اور اللفظية میں سے ہر ایک ہو سکتا ہے، مگر اللفظية اولی ہے؛ کیوں کہ یہ ان کا بالذات مقسم ہے، اور مأة عامل بالواسطہ ہے۔

(٦) قوله: عددان: عامل معنوی سیبویہ کے نزدیک صرف دو ہیں۔ (١) ابتدا (٢) فعل مضارع کا ناصب و جازم سے خالی ہونا۔ صاحب لباب نے معنی فعل کو بھی عامل معنوی میں داخل مانا ہے، اس اعتبار سے تین ہوئے، مگر شیخ نے سیبویہ کا قول اختیار کیا ہے۔

ترکیب: "سماعية" اسم منسوب، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدائے محذوف "أحدهما" کی، "أحد" مضاف، "هما" میں "ها" ضمیر مضاف الیہ، "میم" حرف عماد، الف علامت تثنیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اسی پر لفظ "قياسية" کو بھی قیاس کر لیں، البتہ "قياسية" کا مبتدا "ثانيهما" مقدر ہوگا۔

"فا" برائے تفصیل، الف لام برائے تعریف، "سماعية" اسم منسوب، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت "العوامل" موصوف مقدر کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر ذو الحال، "مِن" حرف جار، "ها" ضمیر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، "أحد" معطوف علیہ "وَ" حرف عطف "تسعون" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ممیز، "عاملا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَ" حرف عطف، الف لام برائے تعریف، "قياسية" اسم منسوب، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر "العوامل" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر ذو الحال، "من" حرف جار، "ها" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، "سبعة" ممیز مضاف، "عوامل" تمیز مضاف الیہ، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"المعنوية منها" "والقياسية منها" کی طرح مبتدا، "عددان" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"وَ" حرف عطف، "تتنوع" فعل مضارع، "السماعية منها" بترکیب سابق فاعل، "على" حرف جار، "ثلثة عشر" ممیز، "نوعا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

النوع الأول:

حروف تجر الاسم فقط. وتسمى حروفا[1] جارة. وهي سبعة عشر حرفا:

الباء[2] للإلصاق.[3] وهو اتصال الشيئ بالشيئ، إما حقيقة، نحو: به[4] داء. وإما مجازا، نحو: مررت بزيد.

(١) **قوله: حروفا جارة:** ان حروف کو حروف جر یا تو اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے مدخول کو جر کرتے ہیں، یا اس لیے کہ اپنے افعال کے معانی اپنے مدخول اسما تک کھینچ کر پہنچاتے ہیں؛ کیوں کہ جر کے معنی کھینچنا ہے۔

(٢) **قوله: الباء:** نحویوں کی عادت ہے کہ یک حرفی لفظ کو اسم کے ساتھ۔ جیسے: الباء، اللام، الکاف۔ اور دو حرفی یا اس سے زائد کو مسمی کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں، جیسے: مِنْ، فی، علی، إلیٰ، اور اس کے مثل۔

(٣) **قوله: للإلصاق:** بمعنی ملنا، یا ملانا، لازم اور متعدی دونوں آتا ہے، یعنی "با" اپنے مدخول کے ساتھ معنی فعل کو ملانے کے لیے آتی ہے، یہ الصاق حقیقتاً ہو۔ جیسے "به داء" کہ ثبوت داء، زید کے ساتھ حقیقتاً متصل ہے۔ یا مجازاً ہو، جیسے: "مررت بزيد" کہ یہاں معنی فعل، حقیقتاً مکان کے ساتھ متصل ہے اور مکان زید کے ساتھ، تو بواسطہ مکان، زید کے ساتھ اتصال ہوا، اسی لیے الصاق مجازی ہے۔

(٤) **قوله: به داء:** یک حرفی حروف، جیسے واو، تا، کاف خود مفتوح ہوتے ہیں، اگر چہ اپنے مدخول کو مجرور کرتے ہیں، جیسے واللّٰه، کَالاسد، لیکن "با" مطلقا اور لامِ جر، غائب مخاطب اور جمع متکلم کی ضمیر اور مستغاث کے علاوہ ہر جگہ مکسور آتا ہے۔

ترکیب: "النوع" موصوف، "الأول" اسم تفضیل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "حروف" موصوف، "تجر" فعل مضارع، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الاسم" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "قط" اسم فعل بمعنی اِنْتَهِ، اس میں "أنتَ" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر جزا "إذا جررت بها الاسم" شرط مقدر کی، "إذا" ظرف زمان متضمن معنی شرط، مفعول فیہ مقدم، "جررت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "با" حرف جار، "ها" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا جررت کا، "الاسم" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ، ظرف لغو اور مفعول بہ سے مل کر شرط، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "تسمى" فعل مضارع مجہول، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "حروفا" موصوف، "جارة" اسم فاعل، هي ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "هي" مبتدا، "سبعة عشر" ممیز، "حرفا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"الباء" مبتدا، "لام" حرف جار، "الإلصاق" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیه، "وَ" حرف عطف، "لام" حرف جار، "الاستعانة" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"وَ" حرف عطف، "هو" مبتدا، "اتصال" مصدر مضاف، "الشي" مضاف الیہ "با" حرف جار، "الشيء" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اتصال مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر ممیز، "إمّا" حرف تردید "حقيقة" معطوف علیہ، "وَ" بر مذہب جمہور زائدہ، "إمّا" حرف عطف، "مجازا" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "به داء" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مبتدائے محذوف کی، "مثال" مضاف "ه" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: لفظ نحو وغیرہ کے بعد جو اس طرح کی مثالیں ذکر کی جاتی ہیں، ان سے معنی مراد نہیں ہوتے؛ کیوں کہ معنی مراد لینے کی تقدیر پر وہ جملہ ہوں گی، اور لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف نہیں ہوتا، بلکہ وہ مثالیں من حیث اللفظ مراد ہوتی ہیں، اسی لیے ترکیب میں "به داء" کو مراد اللفظ کہا گیا۔ اور اگر "به داء" کے معنی مراد لیے جائیں، تو "به"، "ثابتٌ" کا ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، اور "داء" مبتدائے موخر ہوگا۔

"نحو" مضاف، "مررت بزيد" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "التصق مروري بمكان يقرب منه زيد" مراد اللفظ عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان، یا مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مبتدائے محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "مررت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "با" حرف جار، "زيد" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

أی: التصق[1] مروری بمکان یقرب منه زید. وللاستعانة،[2] نحو: کتبت بالقلم. وقد تکون للتعلیل،[3] نحو قوله تعالی:إنکم[4] ظلمتم أنفسکم باتخاذکم العجل. وللمصاحبة،[5]

(١) **قوله: التصق:** اخفش کے نزدیک "مررت بزید" میں "با" بمعنی "علی" ہے، شیخ قول مذکور سے اس کا رد کرنا چاہتے ہیں؛ کیوں کہ اخفش کے قول کی تقدیر پر دو تصرف ہوں گے، ایک "با" بمعنی "علیٰ"، دوسرا الصاق میں تجوز۔ اور شیخ کے قول پر صرف ایک تصرف ہے، اور وہ ''الصاق میں تجوز'' ہے، اس لیے قلتِ تصرف کی بنا پر شیخ کا قول اولیٰ ہے۔

(٢) **قوله: للاستعانة:** یعنی فاعل کا صدورِ فعل میں مدخول باء سے مدد طلب کرنا، اور یہ "با" آلۂ فعل پر داخل ہوتی ہے۔ اس کو باے آلہ، باے وصلة الفعل اور باے مکملة الفعل بھی کہتے ہیں۔

(٣) **قوله: للتعلیل:** کسی چیز کی علت بیان کرنے کو تعلیل کہتے ہیں۔ یہ متکلم کا فعل ہے، یہاں "با" کے براے تعلیل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ متکلم بیان کرے کہ مدخولِ با کسی چیز کے لیے علت ہے، اس کو باے سببیہ بھی کہتے ہیں۔

(٤) **قوله: إنكم ظلمتم:** ترجمہ: تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ (کنزالایمان)

(٥) **قوله: للمصاحبة:** اس کا عطف للتعلیل پر ہے، اسی طرح "للتعدیة" وغیرہ آئندہ معانی کا بھی، اس عطف سے یہ اشارہ ہوا کہ تعلیل کی طرح آئندہ معانی میں بھی بہ نسبت الصاق و استعانت کے "با" قلیل الاستعمال ہے۔ مصاحبت کی دو علامت ہیں۔ اول، یہ کہ اگر "با" کی جگہ "مع" لایا جائے، تو معنی کا حسن باقی رہے۔ دوم، یہ کہ مدخول با سے صفت کا صیغہ اخذ کر کے اگر حال قرار دیں تو "با" اور اس کے مدخول سے استغنا ہو جائے۔ جیسے "قد جاء کم الرسول بالحق"۔ اگر بالحق کی جگہ مع الحق یا محقًا رکھ دیں تو حسن معنی باقی رہتا اور استغنا حاصل ہو جاتا ہے۔ اس "با" کو باے حال اور باے ملابست بھی کہتے ہیں۔ اس کے مُتَعَلَّق کو مُتلَبِّس سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ترکیب: بر تقدیر ارادۂ معنی: "التصق" فعل، "مرور" مصدر مضاف، یاے متکلم مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، "با" حرف جار، "مکان" موصوف، "یقرب" فعل، "مِن" حرف جار، "ہ" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "زید" فاعل، یقرب فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف، صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، التصق فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "کتبت بالقلم" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثالہ" مبتداے محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "کتبت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "با" حرف جار، "القلم" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، کتبت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَ" حرف عطف، "قد" براے تقلیل، "تکون" فعل ناقص، اس میں "ھي" ضمیر پوشیدہ اسم، "لام" حرف جار، "التعلیل" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "وَ" حرف عطف، "لام" حرف جار، "المصاحبة" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "وَ" حرف عطف، "لام" حرف جار، "التعدیة" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "وَ" حرف عطف، "لام" حرف جار، "المقابلة" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "وَ" حرف عطف، "لام" حرف جار، "القسم" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "وَ" حرف "لام" حرف جار، عطف، "الاستعطاف" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "وَ" حرف عطف، "لام" حرف جار، "الظرفیة" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "وَ" حرف عطف، "لام" حرف جار، "الزیادة" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "ھي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "قول" مصدر، مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر ذو الحال، "تعالی" فعل ماضی، اس میں "ھُوَ" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "إنکم ظلمتم الآیہ" مراد اللفظ مقولہ، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ، "نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثالہ" مبتداے محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "إنّ" حرف مشبہ بالفعل، "کاف" ضمیر اس کا اسم، "میم" علامت جمع، "ظلمتم" فعل، "تا" ضمیر فاعل، میم علامت جمع، "أنفس" مضاف، "کاف" ضمیر مضاف الیہ، میم علامت جمع، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، "با" حرف جار، "اتخاذ" مصدر مضاف، "کاف" ضمیر مضاف الیہ، "میم" علامت جمع، "العجل" مفعول بہ اول، "إلھاً" مفعول بہ ثانی مقدر، اتخاذ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں مفعول بہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر إنّ کی خبر، إنّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نحو: اشتریت الفرس بسرجه. وللتعدیة،[١] نحو قوله تعالیٰ: ذهب اللّٰه بنورهم. ونحو: ذهبت بزید، أی: أذهبته.[٢] وللمقابلة.[٣] نحو: اشتریت[٤] العبد بالفرس. وللقسم.[٥] نحو: باللّٰہ لأفعلن كذا. وللاستعطاف،[٦]

(١) **قوله: للتعدیة:** تمام حروف فعل لازم کو متعدی کرتے ہیں، مگر "با" کا تعدیہ تعدیۂ مطلقہ ہے، تعدیۂ مطلقہ کا معنی، مفہوم فعل میں تصییر کا معنی پیدا کرنا ہے، "با" فعل لازم کو متعدی بیک مفعول، اور متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول کر دیتا ہے۔ "با" سے تعدیہ کا طریقہ یہ ہے کہ فعل لازم کے فاعل پر "با" کو داخل کریں، تو فاعل غیر صریح مفعول بہ بن جائے گا، جیسے "ذهبتُ بزید" کہ اصل میں ذَهَب زیدٌ تھا۔

(٢) **قوله: أذهبته:** یہ سیبویہ کے مذہب کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے نزدیک "با" کے ساتھ تعدیہ باب افعال، مفاعلت اور تفعیل کی طرح ہوتا ہے۔ اور مُبرِّد کے نزدیک تعدیۂ با میں فاعل کی مفعول کے ساتھ فعل میں معیت ہوتی ہے، پس ذهبت بزید کے معنی یہ ہیں کہ متکلم ذہاب میں زید کے مصاحب ہے، اور اَذهبتهُ میں یہ بات نہیں، مذکورہ آیت کریمہ سیبویہ کے مسلک کی موید ہے؛ کیوں کہ یہاں فاعل کی معیت مفعول کے ساتھ ذہاب میں متصور نہیں کہ اللہ عز وجل ذہاب سے پاک ہے۔

(٣) **قوله: و للمقابلة:** یعنی کسی چیز کا مدخولِ "با" کے مقابل واقع ہونا۔ اسی وجہ سے "با" اثمان و اعواض پر داخل ہوتی ہے۔ اور اسی لیے اس کو بائے عوض اور بائے بدل بھی کہتے ہیں۔

(٤) **قوله: اشتریت:** بائے مقابلہ اپنے مجرور سے مل کر کبھی ظرف لغو ہوتی ہے، جیسے مثال مذکور اور کبھی ظرف مستقر ہوتی ہے، جیسے: هذا بذاك۔

(٥) **قوله: للقسم:** "با" حروف قسم میں اصل ہے، اسی لیے اس کا فعل کبھی مذکور ہوتا ہے اور اکثر محذوف ہوتا ہے؛ کیوں کہ قسم کثیر الاستعمال ہے اور کثرت استعمال اختصار چاہتا ہے اور حذف میں اختصار ہے۔ "با" کا دخول ضمیر اور اسم ظاہر دونوں پر ہوتا ہے؛ کیوں کہ یہ قسم میں اصل ہے۔

(٦) **قوله: للاستعطاف:** یہاں مضاف مقدر ہے، أي: لقسم الاستعطاف۔ قسم استعطافی وہ ہے جس کا جواب جملہ انشائیہ ہو، جیسے: باللّٰه هل قام زید؟ اس کے لیے حروف قسم میں سے صرف "با" آتی ہے، اس لیے شرح مأة عامل میں دی گئی مثال "اِرحَم بزید" صحیح نہیں، شرح الشرح میں فرمایا: "و مما یقضی منه العجب ما وقع فی بعض شروح المأة من تمثیل الاستعطاف بقوله اِرْحَمْ بزَیْدٍ"۔

ترکیب: برتقدیر ارادۂ معنی: "اشتریت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "الفرس" مفعول بہ، "با" حرف جار، "سرج" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "قول" مصدر مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر ذوالحال، "تعالیٰ" فعل ماضی، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ، "ذهب اللّٰه بنورهم" مراد اللفظ مقولہ، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ نحو مضاف کا، نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "نحو" مضاف، "ذهبت بزید" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "أذهبته" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا، نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہوئی "مثالہ" مبتدائے محذوف کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "ذهب" فعل، اسم جلالت فاعل، "با" حرف جار، "نور" مضاف، "هم" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ذهبت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "بزید" جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أذهبت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "ہ" ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "اشتریت العبد بالفرس" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثالہ" مبتدائے محذوف کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "اشتریت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "العبد" مفعول بہ، "با" حرف جار، "الفرس" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "باللّٰه لأفعلنّ کذا" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثالہ" مبتدائے محذوف کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "با" حرف جار، اسم جلالت مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "أقسم" فعل مضارع مقدر کا، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ "لأفعلنّ" فعل لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "کذا" اسم کنایہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جواب قسم ہوا۔

نحو: ارحم بزيد. وللظرفية.[1] نحو: زيد بالبلد. وللزيادة،[2] نحو قوله تعالى: ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة.
واللام للاختصاص،[3] نحو: الجل للفرس. وللزيادة،[4] نحو: ردف لكم، أي: ردفكم.

(١) **قوله: وللظرفية:** علامت ظرفیت یہ ہے کہ اس کی جگہ فی کا لانا درست ہو۔ اور یہ کبھی ظرف لغو ہوتی ہے اور کبھی ظرف مستقر۔ اور کبھی ظرفیت مکانیہ کے واسطے، جیسے: زیدٌ بالبلد اور کبھی ظرفیت زمانیہ کے لیے، جیسے: وَ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ، : ہم نے انھیں پچھلے پہر بچالیا۔ (کنز الایمان)

(٢) **قوله: وللزيادة:** بعض نسخوں میں اس کے بجائے "مزيدة" ہے، دونوں کا مآل ایک ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس کے حذف سے اصل معنی میں کوئی تغیر واقع نہ ہو، البتہ لفظاً تغیر ضروری ہے کہ جر باقی نہ رہے گا۔ بائے زیادت، تاکید یا شعر کے وزن کی درستی کے لیے آتی ہے۔ زیادت دو قسم پر ہے۔ (١) قیاسی۔ هَلْ کے بعد مبتدا کی خبر پر اور مَا حجازیہ اور لَیس کی خبر پر۔ (٢) سماعی۔ کفی بمعنی اکتفی کے فاعل پر، جیسے: كفى بالله شهيدًا. اور مبتدا پر، جیسے: بحسبك زيد ۔ اور مفعول بہ پر، اور یہ کثیر ہے، جیسے متن کی مثال مذکور میں۔ مذکورہ معانی کے علاوہ اور بھی معنوں میں با آتی ہے، لیکن شیخ نے نُدرت کی بنا پر انھیں ترک کردیا، جیسے: تفدیہ، یعنی با کے مدخول کو کسی چیز پر فدا کرنا، جیسے: بأبي أنت و أمي. تبعیض، یعنی با کے مدخول سے بعض مراد ہونا، جیسے: وامسحوا برء وسكم.

(٣) **قوله: للاختصاص:** بعض کے نزدیک اس کے معنی ہیں لام کے مدخول کے ساتھ کسی چیز کا مخصوص ہونا، مگر تحقیق وہ ہے جو تکملہ مولانا عبد الحکیم میں ہے کہ اختصاص بمعنی مذکور نہیں بلکہ بمعنی ارتباط ہے۔ یعنی مدخولِ لام کے ساتھ کسی چیز کا تعلق۔ خواہ وہ تعلق مدخولِ لام کے ساتھ خصوصیت کی شکل میں ہو، جیسے: الجل للفرس، یا نہ ہو، جیسے: المال لزيد۔

(٤) **قوله: وللزيادة:** رَدِفَ لكم میں لام زائد ہے، کیوں کہ ردِف متعدی بنفسہ ہے۔ ترجمہ مع سیاق و سباق: قریب ہے کہ تمھارے پیچھے آ لگی ہو بعض وہ چیز جس کی تم جلدی مچا رہے ہو۔ (کنز الایمان)

ترکیب: "نحو" مضاف، "ارحم بزيد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مبتدائے محذوف کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "ارحم" فعل امر، اس میں "أنتَ" ضمیر پوشیدہ فاعل، "با" حرف جار، "زيد" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ: واضح رہے کہ یہ ترکیب کتاب میں ذکر ہونے کی وجہ سے کردی گئی ہے ورنہ یہ بائے استعطاف کی مثال نہیں ہے؛ کیوں کہ رَحِمَ متعدی بنفسہ ہے اور بائے استعطاف مقسم بہ پر آتی ہے اور زید مقسم بہ نہیں۔ بلکہ اس کی مثال "بالله هَلْ قام زيدٌ؟" ہے۔

"نحو" مضاف، "زيد بالبلد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مبتدائے محذوف کی، الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "زيدٌ" مبتدا، "با" حرف جار، "البلد" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتٌ" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "قول" مصدر مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر ذوالحال، "تعالى" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ" مراد اللفظ مقولہ، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ، نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مبتدائے محذوف کی۔ الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "و" حرف عطف، "لا تلقوا" فعل نہی، "واو" ضمیر بارز فاعل، "با" حرف جار زائد، "أيدي" مضاف، "كم" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ منصوب محلاً مجرور تقدیراً، "إلى" حرف جار "التهلكة" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

فائدہ: حرف جار زائد فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوتا؛ کیوں کہ فعل یا شبہ فعل سے تعلق اس لیے ہوتا ہے کہ یہ اس کا معنی اپنے مدخول تک پہنچاتا ہے اور حرف جار زائد فعل یا شبہ فعل کا معنی اپنے مدخول تک نہیں پہنچاتا، لہذا متعلق نہ ہوگا۔ کذا فی جمع الجوامع و شرحه همع الهوامع۔

"و" حرف عطف، "اللام" مبتدا، "لام" حرف جار "الاختصاص" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "الزيادة" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "التعليل" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "القسم" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "المعاقبة" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل کا، "ثابتة" بترکیب سابق خبر، اللام مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "الجل للفرس" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مبتدائے محذوف کی۔ الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "الجل" مبتدا، "لام" حرف جار، "الفرس" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "ردف لكم" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "ردفكم" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مبتدائے محذوف کی۔ الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "ردف" فعل، "بعض" فاعل (جو آئندہ آیت میں آرہا ہے) "لام" حرف جار زائد، "ك" ضمیر مجرور باعتبار محل قریب و باعتبار بعید منصوب مفعول بہ، "م" علامت جمع، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وللتعليل،[1] نحو: جئتك لإكرامك. وللقسم،[2] نحو: لله لا يوخر الأجل. وللمعاقبة،[3] نحو: لزم الشر للشقاوة.

ومن وهى[4] لابتداء الغاية، نحو: سرت من البصرة إلى الكوفة. وللتبعيض،[5] نحو: أخذت

(١) قوله: للتعليل: یعنی کسی چیز کی علت ذہنی بتانے کے لیے جو علت غائی ہوتی ہے، جیسے: جئتك لإكرامك ۔اس لیے کہ اکرام علت غائیہ ذہن میں بھی پر مقدم ہے اور وجود میں موخر۔ یا کسی چیز کی علت خارجی بیان کرنے کے لیے جو سبب باعث ہو، جیسے: خرجت لمخافتك کہ خوف خروج پر علت باعثہ ہے اور وجود میں خروج پر مقدم ہے۔

(٢) قوله: للقسم: لام قسم کا فعل ہمیشہ محذوف ہوتا ہے اور یہ لام اسم جلالت کے ساتھ مخصوص ہے۔ یعنی ہمیشہ اس کا دخول اسم جلالت پر ہوگا اور اس کا جواب امر عظیم ہوتا ہے جو مستحق تعجب ہو، جیسے مثال مذکور۔

(٣) قوله: للمعاقبة: لام معاقبہ کو لام صیر ورت، لام مآل اور لام تعقب بھی کہتے ہیں۔ معاقبت کا لغوی معنی ہے: کسی کے پیچھے چلنا۔ یہاں مراد یہ ہے کہ لام کے مجرور کا حصول جو مطلوب نہیں فعل مذکور کے بعد ہوا۔ اس مثال کا معنی یہ ہوا کہ فلاں نے شر یعنی بد عملی اور بدوں کی صحبت کا التزام کیا تو اس التزام کے بعد بد نصیبی حاصل ہوئی جو مطلوب نہیں۔

(٤) قوله: وهي: غایت لغت میں نہایت کے معنی میں ہے، مگر یہاں غایت سے مجازاً مسافت مراد ہے، یعنی مِنْ کی دلالت اس امر پر ہوتی ہے کہ مسافت کی ابتدا میرے مدخول سے ہوئی۔ مسافت کی دو صورتیں ہیں۔ (١) مکانی (٢) زمانی، لفظ مِنْ اکثر مسافتِ مکانی کی ابتدا بتاتا ہے، جیسے: مثال مذکور۔ اور کبھی مسافتِ زمانی کی ابتدا بتاتا ہے، جیسے: مرض من يوم الجمعة، مگر بصریوں کے نزدیک دوسرا معنی جائز نہیں۔

(٥) قوله: للتبعيض: یعنی لفظ من اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہاں مدخول کا بعض مراد ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ بعض رکھنے سے معنی درست رہے۔ اسی لیے شارح علیہ الرحمہ نے اپنے قول "أي: بعض الدراهم" سے اس جانب اشارہ کیا ہے۔ مبرّد، عبد القاہر اور زمخشری اس "مِنْ" کو تبعیضیہ کے بجائے ابتدائیہ قرار دیتے ہیں کہ مثال مذکور میں دراہم، مبدأ اخذ ہے۔

ترکیب: "نحو" مضاف، "جئتك لإكرامك" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مقدر کی، الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "جئت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "ك" ضمیر منصوب مفعول بہ، "لام" حرف جار، "إكرام" مضاف، "ك" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "لله لا يوخر الأجل" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مبتدائے مقدر کی۔ الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "لام" حرف جار، اسم جلالت مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "أقسم" فعل مقدر کا، اس میں أنا ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ "لا يؤخر" فعل مضارع منفی مجہول، "الأجل" نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

"نحو" مضاف، "لزم الشرّ للشقاوة" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مقدر کی۔ الخ

برتقدیر ارادۂ معنی: "لزم" فعل، "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الشر" مفعول بہ، "للشقاوة" جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "من" مراد اللفظ مبتدائے اول، "و" زائدہ، "هي" ضمیر مبتدائے ثانی، "لام" حرف جار، "ابتداء" مضاف، "الغاية" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "التبعيض" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "التبيين" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "و" حرف عطف، "للزيادة" جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ (لابتداء الغاية) اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "هي" مبتدائے ثانی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، "مِنْ" مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "سرتُ من البصرة إلى الكوفة" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مبتدائے مقدر کی۔ الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "سرتُ" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "مِنَ البصرة" جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "إلى الكوفة" جار مجرور مل کر ظرف لغو ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "أخذت من الدراهم" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "بعض الدراهم" بتقدیر أخذتُ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مبتدائے مقدر کی۔ الخ۔

من الدراهم، أى: بعض الدراهم. وللتبيين،[1] نحو قوله تعالى: فاجتنبوا الرجس من الأوثان، أى: الرجس الذى هو الأوثان.[2] وللزيادة،[3] نحو قوله تعالى: يغفر لكم من ذنوبكم.

وإلى لانتهاء الغاية فى المكان، نحو: سرت من البصرة إلى الكوفة.

(١) قوله: للتبيين: یعنی امر مبہم سے مراد ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اسم موصول کا اس کی جگہ رکھنا درست ہو جیسا کہ شارح کے قول "أی: الرجس الذي الخ" سے اسی طرف اشارہ ہے۔

(٢) قوله: الأوثان: یعنی جس طرح نجاستوں سے اجتناب کیا جاتا ہے اسی طرح بتوں سے کرو، یہ ان کی تعظیم سے مبالغہ کے طور پر روکنا اور ان کی عبادت سے سخت نفرت دلاتا ہے۔

(٣) قوله: و للزيادة: جمہور کے نزدیک زیادت کے لیے تین شرطیں ہیں۔ (١) کلام، نفی یا نہی یا استفہام پر مشتمل ہو۔ ایسے کلام کو غیر موجب کہا جاتا ہے۔ (٢) مدخول نکرہ ہو۔ (٣) مدخول فاعل یا مفعول بہ یا مفعول مطلق یا مبتدا ہو، جیسے: "ماجاء نی من أحد". "لا تضرب من أحد". "هل ضربت من أحد" "هل من خالق غير الله". "ما لباغ من مضر" کوفیین اور اخفش کے نزدیک اثبات میں بھی جائز ہے، جیسے: آیت مذکورہ ـ سیبویہ کی طرف سے جواب یہ ہے کہ "مِنْ" آیت میں تبعیض کے لیے ہے۔

سوال: اگر اس "مِنْ" کو برائے تبعیض قرار دیا جائے، جیسا کہ سیبویہ کا قول ہے تو آیت "إنّ الله يغفر الذنوب جميعاً" سے تعارض ہو جائے گا؛ کیوں کہ اس آیت سے تمام گناہوں کی مغفرت کا وعدہ ہے۔

جواب: آیت "يغفر لكم من ذنوبكم" میں خطاب حضرت نوح علیہ السلام کی امت سے ہے، اور "إنّ الله يغفر الذنوب جميعًا" میں خطاب محبوب خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی امت سے ہے، اور ایک امت سے بعض گناہوں کی مغفرت کا وعدہ، دوسری امت کے تمام گناہوں کی مغفرت کے وعدہ کے منافی نہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ موجبہ جزئیہ کی نقیض سالبہ کلیہ ہے نہ موجبہ کلیہ۔ یعنی بعض کی مغفرت اور کل کی مغفرت میں منافات نہیں۔

ترکیب: "أخذت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "مِنَ الدراهم" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتًا" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "شيئًا" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، أخذتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "قول" مصدر مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر ذوالحال، "تعالى" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "فاجتنبوا الرجس من الأوثان" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "الرجسُ الذي هو الأوثان" بتقدیر "فاجتنبوا" عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مقولہ، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدائے مقدر "مثاله" کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "فا" برائے سببیت، "اِجتنبوا" فعل امر، "و" ضمیر بارز فاعل، "الرجس" ذوالحال، "مِنَ الأوثان" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتًا" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ، اجتنبوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"الرجس" موصوف، "الذي" اسم موصول، "هو" ضمیر مبتدا، "الأوثان" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ ہوا "فاجتنبوا" فعل مقدر کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "قول" مصدر مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر ذوالحال، "تعالى" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "يغفر لكم من ذنوبكم" مراد اللفظ مقولہ، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "يغفر" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لكم" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مِنْ" حرف جار زائد، "ذنوبكم" بترکیب اضافی لفظاً مجرور اور محلاً منصوب مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جوابِ امر ہوا۔ (امر آیت میں پہلے مذکور ہے، یعنی: "و اَطِيْعُوْنِ". پ٢٩ سورۂ نوح آیت ٣)

"و" حرف عطف، "إلى" مراد اللفظ مبتدا، "لام" حرف جار، "انتهاء" مصدر مضاف، "الغاية" مضاف الیہ، "فى المكان" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "انتهاء" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "للمصاحبة" جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "سِرْتُ من البصرة إلى الكوفة" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مقدر کی الخ۔

وللمصاحبة،(١) نحو قوله تعالى: ولا تأكلوا أموالهم إلى أموالكم، أى: مع أموالكم.(٢) وقد يكون(٣) ما بعدها داخلا في ما قبلها(٤) إن كان ما بعدها من جنس(٥) ما قبلها،

(١) **قوله: و للمصاحبة:** مصاحبت کے معنی میں "إلى" کا استعمال کم ہے۔ مصاحبت کا مطلب ہے: ''ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ضم کرنا، خواہ محکوم بہ ہونے میں، جیسے: "من أنصاری إلى الله. أی: "مع الله" یا محکوم علیہ ہونے میں، جیسے: "الذود إلى الذود إبل". تین سے دس تک اونٹوں کو "ذود" کہا جاتا ہے جو قلیل ہیں، اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ قلیل، قلیل سے مل کر کثیر ہو جاتا ہے، جیسے فارسی میں کہتے ہیں: ''قطرہ قطرہ بہم شود دریا''۔ یا تعلق میں، جیسے: ''أيديكم إلى المرافق''. اور اسی قبیل سے کتاب میں ذکر کی ہوئی مثال بھی ہے۔

(٢) **قوله: مع أموالكم:** رضی نے کہا کہ "إلى" اس آیت کریمہ میں مصاحبت کے لیے نہیں بلکہ انتہاے مسافت کے لیے ہے، ان کے نزدیک اس آیت کا مطلب یہ ہے: "لا تضيفوها إلى أموالكم"۔

(٣) **قوله: وقد يكون الخ:** "إلى" کا مدخول، ماقبل کے حکم میں داخل ہوگا یا خارج؟ اس بارے میں نحویوں کے چند اقوال ہیں۔ (١) دخول حقیقۃً اور خروج مجازاً (٢) خروج حقیقۃً اور دخول مجازاً۔ اس مذہب پر "مرافق" کا دخول مجازاً ہوگا۔ ''تلویح'' میں ہے کہ یہ مذہب اکثر نحویوں کا ہے، اور ''ایضاح'' میں ہے کہ جمہور نحویوں کا ہے۔ (٣) اشتراک، یعنی دخول و خروج دونوں بطریق حقیقت۔ (٤) دخول و خروج میں سے کسی پر "إلى" دلالت نہیں کرتا بلکہ ہر ایک دلیل پر موقوف ہے۔ ''تلویح'' میں فرمایا کہ یہ مذہب مختار ہے اور باقی مذاہب ضعیف۔ (٥) تفصیل۔ چناں چہ شارح علیہ الرحمہ نے اپنے قول "وقد يكون ما بعدها الخ" سے اسی مذہب کی طرف اشارہ کیا ہے، اور اس کو اس لیے اختیار فرمایا کہ دخول اور خروج پر جب کوئی قرینہ نہ ہو تو یہ مذہب اس ضابطہ کے موافق ہے جس کو ہمارے مشائخ نے کتب اصول میں بیان فرمایا ہے، اور وہ ضابطہ یہ ہے کہ اگر غایت کو صدر کلام شامل ہے، یعنی غایت مغیّا کی جنس سے ہے تو غایت مغیّا کے حکم میں داخل ہوگی، جیسے: "مرافق" کو "أيدی" شامل ہے، لہذا "أيدی" کے حکم غسل میں مرافق داخل ہوں گی۔ ورنہ خارج، جیسے: "أتموا الصيام إلى الليل" میں کہ فجر، لیل کو شامل نہیں، لہذا حکم فجر سے کہ صوم ہے رات خارج ہوگی۔

(٤) **قوله: داخلا في ما قبلها:** یہاں مضاف مقدر ہے، یعنی: "في حكم ما قبلها"۔

(٥) **قوله: من جنس الخ:** "إلى" کے مابعد یعنی مدخول کے ماقبل کی جنس سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر "إلى" کا مدخول نہ ذکر کیا جائے تو "إلى" کا ماقبل اپنے مدخول کو شامل ہو۔

ترکیب: "نحو" مضاف، "قول" مصدر مضاف، "ہ" ضمیر ذوالحال، "تعالى" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "ولا تأكلوا أموالهم إلى أموالكم" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "مع أموالكم" بتقدیر "ولا تأكلوا أموالهم" عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مقولہ، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مقدر کی۔ الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "و" حرف عطف، "لا تأكلوا" فعل نہی، "و" ضمیر بارز فاعل، "أموالهم" بترکیب اضافی مفعول بہ، "إلى" حرف جار، "أموالكم" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"مع" مضاف، "أموال" مضاف الیہ مضاف، "كم" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا "مع" مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "لا تأكلوا أموالهم" مقدر کا الخ۔

"و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "يكون" فعل ناقص، "ما" اسم موصول، "بعدها" بترکیب اضافی مفعول فیہ ہوا ثَبَتَ فعل ماضی مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر فعل ناقص کا اسم، "داخلا" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "في" حرف جار، "ما" اسم موصول، "قبلها" بترکیب اضافی مفعول فیہ ہوا ثبت فعل ماضی مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، داخلا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "يكون" فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزائے مقدم، "إن" حرف شرط، "كان" فعل ناقص، "ما" اسم موصول، "بعد" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "ثبت" فعل ماضی مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر اسم ہوا "كان" فعل ناقص کا، "من" حرف جار، "جنس" مضاف، "ما" اسم موصول، "قبلها" بترکیب اضافی مفعول فیہ ہوا "ثبت" فعل ماضی مقدر کا، فعل اپنے اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، "جنس" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "كان" فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط مؤخر، شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

نحو قوله تعالى: فاغسلوا وجوهكم وأيديكم[(١)] إلى المرافق. وقد لا يكون[(٢)] ما بعدها داخلا في ما قبلها إن لم يكن ما بعدها من جنس ما قبلها، نحو قوله تعالى: ثم أتموا الصيام إلى الليل.[(٣)]

(١) قوله: أيديكم: "يَد" کا اطلاق انگشت کے سرے سے بغل تک ہوتا ہے۔ اگر "إلى المرافق" ذکر نہ ہوتا تو حکمِ غَسل میں بغل بھی داخل ہو جاتی۔

(٢) قوله: وقد لا يكون: مخفی نہ رہے کہ شارح علیہ الرحمہ نے جنسیت اور عدم جنسیت کو دخول اور خروج کے واسطے جو ضابطہ قرار دیا ہے وہ یقینی نہیں بلکہ بطریق ظہور ہے۔ اور وہ بھی اس وقت جب کہ کوئی قرینہ نہ ہو۔ لیکن جس وقت مابعد کے دخول یا خروج پر کوئی ''قرینہ'' دلالت کرے تو اسی کے مطابق ہوگا۔ (مغنى اللبيب) اتنی توضیح کے بعد یہ اعتراض وارد نہ ہوگا کہ "قرأت الكتاب إلى باب القياس" میں مابعد ماقبل کی جنس سے ہونے کے باوجود ماقبل کے حکم سے خارج ہے۔ اور آیت کریمہ "سبحٰن الذى أسرى بعبده ليلًا من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى" میں إلى کا مابعد ماقبل کی جنس سے نہ ہونے کے باوجود ماقبل کے حکم میں داخل ہے، اس لیے کہ اول میں خروج بقرینۂ عرف ہے، اور ثانی میں دخول پر احادیث مشہورہ دلالت کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ "إلى" کبھی "لام" کے معنی میں آتا ہے، جیسے: "الأمر إليك." أى: لك"، اور کبھی "فى" کے معنی میں آتا ہے، جیسے: ليجمعنكم إلى يوم القيمة"، أى: في يوم القيمة. "تفصیل کے لیے دوسری کتب نحو اور لغات کی طرف رجوع کریں۔

(٣) قوله: إلى الليل: اگر اس کا ذکر نہ کیا جاتا تو کلام صوم وصال کو شامل ہو جاتا اور یہ بھی لازم آتا کہ گھڑی دو گھڑی اکل وشرب اور جماع سے رکنے پر صوم متحقق ہو جائے حالاں کہ یہ دونوں صورتیں روزہ کی نہیں۔

ترکیب: "نحو" مضاف، "قول" مصدر مضاف الیہ مضاف، ''ہ'' ضمیر ذوالحال، "تعالى" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق" مراد اللفظ مقولہ، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "فا" جزائیہ، "اغسلوا" فعل امر، "و" ضمیر بارز مرفوع متصل فاعل، "وجوه" مضاف، "كم" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أيدى" مضاف، "كم" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، "إلى" حرف جار، "المرافق" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "اغسلوا" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوئی اس شرط کی جو قرآن کریم میں مذکور ہے، یعنی: " إذا قمتم إلى الصلوة" کی۔

وقد لا يكون ما بعدها الخ: "و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "لايكون" فعل ناقص، "ما" اسم موصول، "بعدها" بترکیب اضافی مفعول فیہ ہوا "ثبت" فعل ماضی مقدر کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر اسم ہوا فعل ناقص کا، "داخلا" اسم فاعل، "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فى" حرف جار، "ما" اسم موصول، "قبلها" بترکیب اضافی مفعول فیہ ہوا "ثبت" فعل مقدر کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "داخلا" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "لا يكون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزائے مقدم، "إن" حرف شرط، "لم يكن" فعل ناقص، "ما" اسم موصول، "بعدها" بترکیب اضافی مفعول فیہ ہوا "ثبت" فعل مقدر کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر اسم ہوا فعل ناقص کا، "من" حرف جار، "جنس" مضاف، "ما" اسم موصول، "قبلها" بترکیب اضافی مفعول فیہ ہوا "ثبت" فعل مقدر کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، "جنس" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط مؤخر، شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "قول" مصدر مضاف الیہ مضاف، ''ہ'' ضمیر ذوالحال، "تعالى" بافاعل حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "ثم أتموا الصيام إلى اليل" مراد اللفظ مقولہ، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ، "نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "ثم" حرف عطف، "أتموا" فعل امر، "و" ضمیر بارز فاعل، "الصيام" مفعول بہ، "إلى" حرف جار، "الليل" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "أتموا" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

وحتى[1] لانتهاء الغاية في الزمان، نحو: نمت البارحة حتى الصباح. وفي المكان، نحو: سرت البلد حتى السوق. وللمصاحبة،[2] نحو: قرأت وردي حتى الدعاء، أي: مع الدعاء. وما بعدها قد يكون داخلا في حكم ما قبلها، نحو: أكلت السمكة حتى رأسها[3].

(۱) قوله: وحتى:۔ اوراسی وزن پراسی معنی میں ایک لغت میں عتى بھی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت میں "حتى حين "کی جگہ "عتى حين" وارد ہے۔ اور حتى تین قسم پر ہے: (۱) عاطفہ: یہ انتہائے غایت کے افادہ میں حتى جارہ کی طرح ہے۔ (۲) ابتدائیہ: اس کو استینافیہ بھی کہتے ہیں اور حرف ابتدا بھی۔ حتى ابتدائیہ وہ ہے جس کے بعد کلام مستانف ہو، جواز روئے اعراب ماقبل سے تعلق نہ رکھے اگرچہ معنوی تعلق رکھتا ہو، جیسے: "خرجت النساء حتى هند خرجت". واضح رہے کہ حتى عاطفہ کا مدخول اعراب میں معطوف علیہ کے اعراب کے موافق ہوگا، اور حتى ابتدائیہ کا مدخول مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع ہوگا۔ البتہ جس وقت حتى جارہ ہو تو اس کا مدخول مجرور ہوگا۔ (۳) جارہ: یہاں اسی کا بیان مقصود ہے۔ یہ چار معنوں کے لیے آتا ہے: (۱) بمعنی "إلا" (۲) بمعنی "کَیْ" (۳) بمعنی انتہائے غایت، (۴) بمعنی "مع"۔ اخیر کے انہیں دونوں کو شرح میں بیان کیا ہے۔ تفصیل کے لیے البشیر الکامل کی طرف رجوع کریں۔

(۲) قوله: وللمصاحبة: ۔ یعنی حتى کے مدخول کی اس کے ماقبل کے ساتھ معیت مراد ہوتی ہے، غایت کا لحاظ نہیں ہوگا۔

(۳) قوله: حتى رأسها:۔ یہ مثال حتى عاطفہ، ابتدائیہ اور جارہ تینوں کی ہو سکتی ہے، مگر یہاں حتى کا مدخول "رأسها" اسی وقت مجرور ہوگا جب حتى جارہ ہو، بخلاف "إلى" کے کہ اس کا مدخول ہمیشہ مجرور ہوگا۔

ترکیب قوله: وحتى لانتهاء الغاية الخ:۔ "و" حرف عطف، "حتى" مراد اللفظ مبتدا، "لام" حرف جار، "انتهاء" مصدر مضاف، "الغاية" مضاف الیہ، "في" حرف جار، "الزمان" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "في" حرف جار، "المكان" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو ہوا، "انتهاء" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "المصاحبة" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" کا، "ثابتة" اسم فاعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

نحو نمت البارحة الخ:۔ "نحو" مضاف، "نمت البارحة حتى الصباح" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "نمت" فعل ماضی معروف، "تا" ضمیر بارز فاعل، "البارحة" مفعول فیہ، "حتى" حرف جار، "الصباح" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو سرت البلد حتى السوق:۔ اس کی ترکیب کو نمت البارحة کی ترکیب پر قیاس کرلیں۔

قوله: نحو قرأت وردي الخ:۔ "نحو" مضاف، "قرأت وردي حتى الدعاء" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "مع الدعاء" بتقدیر "قرأت وردي" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، "نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "قرأت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "ورد" مضاف، "ي" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، "حتى" حرف جار، "الدعاء" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا، "قرأت" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"مع" مضاف، "الدعاء" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "قرأت وردي" مقدر کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وما بعدها الخ:۔ "و" حرف عطف، "ما" اسم موصول، "بعد" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ "ثبت" فعل مقدر کا، "ثبت" فعل ماضی، "هو" ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا، "ما" اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، "قد" برائے تقلیل، "يكون" فعل ناقص، "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "داخلا" اسم فاعل، "هو" ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، "في" حرف جار، "حكم" مضاف، "ما" اسم موصول، "قبل" مضاف، "ها" ضمیر مجرور مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "ثبت" فعل مقدر کا، "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو "داخلا" اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

نحو أكلت السمكة حتى رأسها:۔ "نحو" مضاف، "أكلت السمكة حتى رأسها" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مبتدائے مقدر کی، الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "أكلت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "السمكة" مفعول بہ، "حتى" حرف جار، "رأس" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وقد لايكون داخلا فيه، نحو: المثال المذكور[١]. وهي مختصة[٢] بالاسم الظاهر بخلاف إلى، فلا يقال[٣]: حتاه. ويقال: إليه.

وعلى[٤] للاستعلاء، نحو: زيد على السطح، وعليه دين[٥].

(١) قوله: المثال المذكور:۔ یعنی: نمت البارحة حتى الصباح۔

(٢) قوله: وهی مختصة:۔ یعنی حتی اسم ظاہر کے ساتھ مخصوص ہے، بخلاف "إلى"، کہ وہ اسم ظاہر اور ضمیر دونوں پر آتا ہے؛ کیوں کہ "إلى" اصل ہے اور "حتی" فرع، اور فرع کا مرتبہ اصل سے کم ہوتا ہے۔

(٣) قوله: فلا يقال:۔ ضمیر پر حتی کے دخول کے قائلین حتی کے الف کو برقرار رکھتے ہیں، إلى اور اسمائے غیر متمکنہ کی طرح "یا" کے ساتھ بدلتے نہیں۔ شارح علیہ الرحمہ نے اسی احتمال پر اقتصار فرمایا، اور دوسرا احتمال یعنی "حتیه" ترک کر دیا؛ کیوں کہ وہ بھی اس کو روا نہیں رکھتے۔

(٤) قوله: وعلى:۔ یہ دو قسم پر ہے۔ (١) اسمی بمعنی فوق۔ مگر یہ اس وقت ہوگا جب "علی" پر "من" جارہ داخل ہو۔ (٢) حرفی، غیر سیبویہ کے نزدیک؛ کیوں کہ سیبویہ کے نزدیک صرف اسمی ہوتا ہے۔ حرفی آٹھ معنوں میں مستعمل ہوتا ہے جن میں تین معانی کثیر الاستعمال ہیں اس لیے شارح علیہ الرحمہ نے ان کو بیان کیا اور بقیہ پانچ کو ترک کر دیا۔

(٥) قوله: وعليه دين:۔ دین کو وزنی چیز کے ساتھ تشبیہ دی گئی، گویا وہ مدیون کی پشت یا گردن پر سوار ہے۔ اسی قبیل سے "عليّ قضاء الصلوة" اور "عليه القصاص" بھی ہے۔

ترکیب: قوله: وقد لا يكون داخلا فيه:۔ "و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "لایکون" فعل ناقص، "ھو" ضمیر پوشیدہ اسم، "داخلا" اسم فاعل، "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "في" حرف جار، "ہ" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "داخلا" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو المثال المذكور: "نحو" مضاف، "المثال" موصوف، "الف لام" بمعنی الذي اسم موصول، "مذکور" اسم مفعول، "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی، الخ۔

وهی مختصة الخ:۔ "و" حرف عطف، "ھی" ضمیر منفصل مرفوع مبتدا، "مختصة" اسم مفعول، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ ذوالحال، "با" حرف جار، "الاسم" موصوف، "ال" حرف تعریف، "ظاهر" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا، "با" حرف جار، "خلاف" مضاف، "إلى" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فلا يقال: حتاه. ويقال: إليه:۔ "فا" فصیحہ، "لایقال" فعل مضارع منفی مجہول، "حتاه" مراد اللفظ نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جزا شرط مقدر "إذا كان الأمر كذلك" کی، "إذا" ظرف زمان مفعول فیہ مقدم کان فعل ناقص کا، "کان" فعل ناقص، "الأمر" اس کا اسم، "ك" حرف جار، "ذا" اسم اشارہ مجرور، "لام" حرف تبعید، "ك" حرف خطاب، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" مقدر کا، "ثابتا" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "کان" فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "یقال" فعل مضارع مجہول، "إليه" مراد اللفظ نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وعلى للاستعلاء:۔ "و" حرف عطف، "علی" مراد اللفظ مبتدا، "لام" حرف جار، "الاستعلاء" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" مقدر کا، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو زيد على السطح وعليه دين:۔ "نحو" مضاف، "زید علی السطح" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "علیه دین" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا "نحو" مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "زید" مبتدا، "علی" حرف جار، "السطح" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

عليه دين:۔ "علی" حرف جار، "ہ" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم، "دین" مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وقد تكون بمعنى الباء[۱]. نحو: مررت عليه، بمعنى: مررت به. وقد تكون بمعنى في، نحو قوله تعالى: إن كنتم على سفر، أي: في سفر.

وعن[۲] للبعد والمجاوزة[۳]، نحو: رميت السهم عن القوس.

(۱) **قوله: بمعنى الباء:۔** یعنی کبھی "على" "با" یعنی الصاق کے معنی میں آتا ہے، جیسے رب تعالی کا ارشاد: "حقيق على أن لا أقول" کہ اس میں "على" "با" کے معنی میں ہے۔

(۲) **قوله: وعن:۔** یہ تین طرح آتا ہے: (۱) مصدریہ، بنو تمیم کی لغت میں، جیسے: "أعجبني أن تفعل" میں عن تفعل " کہتے ہیں۔ اس کو عنعنہ بنی تمیم کہا جاتا ہے۔ (۲) اسمیہ: بمعنی جانب۔ یہ دو جگہ آتا ہے: اول: جب کہ اس پر "من جارہ" آئے، جیسے: "جئت من عن يمينك"۔ یہ زیادہ مستعمل ہے۔ دوم جب کہ اس پر علی آئے، جیسے: "على عن يميني مرت الطير سنحا وكيف سنوح واليمين قطيع۔ اس کا استعمال اس ایک جگہ کے علاوہ نظر نہیں آتا۔ (۳) جارہ۔ یہ آٹھ معانی میں مستعمل ہے: (۱) بعد ومجاوزۃ (۲) بدل (۳) استعلا (۴) تعلیل (۵) استعانت (۶) بعد (۷) من (۸) ظرفیت۔ شارح علیہ الرحمہ نے صرف پہلا معنی بیان فرمایا، باقی کو بوجہ قلت ترک فرما دیا۔

(۳) **قوله: للبعد والمجاوزة:۔** یعنی ایک چیز کا دوسری سے دور ہونا۔ فعل متعدی بعن کا مصدر اس دوری کا سبب ہوتا ہے، پس "رميت السهم عن القوس" کے یہ معنی ہوئے: "بعد السهم عن القوس بسبب الرمي". اور "أطعمه عن الجوع" کے یہ معنی ہوئے: "أبعده عن الجوع بسبب الإطعام"۔ ترجمہ: اس نے اس کو کھانا کھلانے کے سبب بھوک سے دور کیا۔

ترکیب قوله: وقد تكون بمعنى الباء:۔ "و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "تكون" فعل ناقص، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ اس کا اسم، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "الباء" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اس فاعل مقدر کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "تكون" فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو مررت عليه:۔ "نحو" مضاف، "مررت عليه" مراد اللفظ ذوالحال، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "مررت به" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وقد تكون بمعنى في:۔ "و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "تكون" فعل ناقص، "هي" ضمیر اس کا اسم، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "في" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو قوله تعالى الخ:۔ "نحو" مضاف، "قول" مصدر مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر ذوالحال، "تعالى" فعل ماضی اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "إن كنتم على سفر" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "في سفر" بتقدیر "إن كنتم" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مقولہ ہوا قول کا، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ، "نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی۔ الخ

بر تقدیر ارادۂ معنی: "إن" حرف شرط، "كنتم" فعل ناقص، "تا" ضمیر بارز اس کا اسم، "م" علامت جمع، "على" حرف جار، "سفر" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتين" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "أنتم" پوشیدہ، جس میں "أن" ضمیر فاعل، "ت" علامت خطاب، "م" علامت جمع، اسم فاعل اپنے فاعل، اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اس کی جزا "فرهان مقبوضة" جو قرآن کریم میں آگے مذکور ہے، "ف" جزائیہ، "رهان" جمع رهن موصوف، "مقبوضة" اسم مفعول، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "تستوثقون بها" مقدر، تستوثقون فعل مضارع، اس میں "و" ضمیر بارز فاعل، "با" حرف جار، "ها" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"في" حرف جار، "سفر" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتين" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتين" بہ ترکیب سابق خبر "إن كنتم" مقدر کی، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر شرط، شرط اپنی جزائے مذکور في القرآن سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

وعن للبعد والمجاوزة:۔ "و" حرف عطف، "عن" مراد اللفظ مبتدا، "لام" حرف جار، "البعد" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "المجاوزة" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو رميت السهم عن القوس:۔ نحو مضاف، "رميت السهم عن القوس" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مبتدائے مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "رميت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "السهم" مفعول بہ، "عن" حرف جار، "القوس" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وفي للظرفية[1]، نحو: المال في الكيس. ونظرت في الكتاب. وللاستعلاء[2]، نحو قوله تعالى: ولأصلبنكم في جذوع النخل.

والكاف[3] للتشبيه[4]، نحو: زيد كالأسد.

(۱) **قوله: للظرفية:۔** یعنی اس پر دلالت کرنے کے لیے کہ مدخول "فی" کسی چیز کے واسطے محل ہے، اگر حقیقۃً ہو بایں طور کہ مکان ہے، یا زمان، تو ظرفیت حقیقیہ مکانی، جیسے: المال في الكيس، یا زمانی، جیسے: "وهم من بعْدِ غلبهم سيغلبون في بضع سنين" ترجمہ: اور وہ (رومی) اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب چند برس میں غالب ہوں گے۔ اور اگر في کا مدخول حقیقۃً محل نہیں، بایں طور کہ مکان ہے نہ زمان، تو ظرفیت مجازیہ ہے، جیسے: "تفكرت في العلم". کہ علم نہ مکان ہے نہ زمان۔ بعض نحویوں نے ظرفیت حقیقیہ کے لیے یہ شرط بھی رکھی ہے کہ مظروف ذی حیز اور ظرف ذی احتوا ہو۔ اگر یہ دونوں شرطیں یا دونوں میں سے کوئی ایک نہ پائی گئی تو ظرفیت مجازی ہوگی، شرح کی پیش کردہ مثال "نظرت في الكتاب" اسی قبیل سے ہے کہ مظروف ذی حیز نہیں۔

(۲) **قوله: وللاستعلاء:۔** فی آٹھ معانی میں مستعمل ہے، مگر یہاں صرف دو ہی مذکور ہوئے۔ تفصیل کی طلب ہو تو البشير الكامل کی طرف رجوع کریں۔

(۳) **قوله: والكاف:۔** کاف دو قسم ہے۔ (۱) اسمی بمعنی مثل۔ یہ اپنے مدخول کی طرف مضاف ہوتا ہے، سیبویہ اور دوسرے نحوی صرف اشعار میں بضرورت جائز رکھتے ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ حرف جار اس پر داخل ہو۔ اخفش اور دوسرے نحوی نثر میں بھی جائز رکھتے ہیں۔ شارح علیہ الرحمہ نے اسمی کو اس لیے ذکر نہیں کیا کہ مقصود یہاں حرف جار کا بیان ہے، یا اس لیے کہ اسمی مضاف ہوتا ہے اور مضاف عوامل قیاسیہ سے ہے، جس کا بیان آئندہ آرہا ہے۔ (۲) حرفی۔ مقصود بالبیان یہی ہے اور اس کی حرفیت کی دلیل یہ ہے کہ اسم موصول کا صلہ واقع ہوتا ہے، جس کا جملہ ہونا ضروری ہے، تو "ثبت" فعل مقدر کا ظرف مستقر ہوگا اور اس طرح صلہ جملہ ہو جائیگا۔

(۴) **قوله: للتشبيه:۔** تشبیہ کے علاوہ دوسرے معانی مثلاً تعلیل، مبادرہ، استعلاء وغیرہ کے لیے کاف مستعمل ہوتا ہے لیکن ان معانی میں بقلت مستعمل ہونے کی وجہ سے شارح نے ترک کردیا۔

ترکیب قوله: و"فی" للظرفية الخ:۔ "و" حرف عطف، "فی" مراد اللفظ مبتدا، "لام" حرف جار، "الظرفية" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "الاستعلاء" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" مقدر کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "المال في الكيس" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "نظرت في الكتاب" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "المال" مبتدا، "في" حرف جار، "الكيس" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اس میں هو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"نظرت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "فی" حرف جار، "الكتاب" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا، "نظرت" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو قوله تعالى الخ:۔ "نحو" مضاف، "قول" مصدر مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر ذو الحال، "تعالى" فعل با فاعل حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "ولأصلبنكم في جذوع النخل" مراد اللفظ مقولہ، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ، نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثاله مبتدائے مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "و" حرف عطف، "لأصلبنكم" لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ك" ضمیر مفعول بہ، "م" علامت جمع، "فی" حرف جار، "جذوع" مضاف، "النخل" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: والكاف للتشبيه:۔ "و" حرف عطف، "الكاف" مبتدا، "لام" حرف جار، "التشبيه" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو الخ: "نحو" مضاف، "زید کالأسد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "زید" مبتدا، "ك" حرف جار، "الأسد" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وقد تكون زائدة[1]، نحو قوله تعالى: ليس كمثله شيء[2]. ومذ ومنذ[3] لابتداء الغاية في الزمان الماضي[4]، نحو: ما رأيته مذ يوم الجمعة أو منذ يوم الجمعة، أي: ابتداء عدم رؤيتي إياه كان يوم الجمعة إلى الأن.

(۱) **قوله: زائدة**:۔ یہ برائے تاکید ہوتا ہے؛ کیوں کہ زیادت حرف بمنزلۂ تکرار جملہ ہوتی ہے، جب بھی کاف پر لفظ مثل آئے یا مثل پر کاف آئے تو کاف کی زیادت کا حکم کیا جاتا ہے۔

(۲) **قوله: ليس كمثله شيء**:۔ اگر کاف کو زائد قرار نہ دیں تو اللہ تعالی کے مثل کی نفی نہ ہوگی، بلکہ مثل کے مثل کی۔ اور مثل کا اثبات ہوگا؛ کیوں کہ نفی جب کسی محکوم بہ پر وارد ہو تو بحسب ظاہر اس کے متعلق کے ثبوت کا افادہ کرتی ہے، جیسے: "ليس مثل ابن زيد أحد." اس سے متبادر یہ ہے کہ زید کا بیٹا ہے اور اس کا مثل نہیں۔

(۳) **قوله: مذ ومنذ**:۔ اول بضم وسکون ذال، اور جب ساکن سے ملاقی ہو تو اس کا آخر اکثر مضموم ہوتا ہے اور بعض لغات میں اس کا آخر ہمیشہ مضموم ہوتا ہے ساکن سے ملاقات ہو یا نہ ہو۔ لغت سلیمیہ میں مذ اور منذ کی میم پر کسرہ ہے۔ مذ اور منذ بھی کاف کی طرح اسمی اور حرفی دونوں ہوتے ہیں۔ اسمی کی صورت میں ابتدائے مدت یا جمیع مدت کے معنی میں ہوتے ہیں اور ترکیب میں مبتدا واقع ہوتے ہیں اور ان کا مابعد خبر ہوگا۔ مگر یہاں مذ اور منذ اسمی کا بیان مقصود نہیں اس لیے شارح نے ذکر نہیں کیا۔

(۴) **قوله: فی الزمان الماضی**:۔ یعنی اس بات کا افادہ کرتے ہیں کہ فعل منفی یا مثبت کی ابتدا اس زمانہ ماضی سے ہے جس پر یہ داخل ہیں اور وہ زمانہ اگر چہ وقت تکلم تک ممتد ہے مگر بوجہ علم امتداد کے بیان سے سکوت کیا گیا ہے اس صورت میں ان کا مدخول مفرد معرفہ ہوتا ہے اور یہ بمعنی "من ابتدائیہ" ہوتے ہیں۔ یا اس بات افادہ کرتے ہیں کہ فعل منفی یا مثبت کا کل زمانہ ان کا مدخول ہے جس کا آخر وقت تکلم سے ملا ہوا ہے، اس صورت میں ان کا مدخول نکرہ معدودہ ہوتا ہے، اور یہ بمعنی من اور إلى ہوتے ہیں۔ منفی کی مثال کتاب میں مذکور ہے، مثبت کی مثال پہلی تقدیر پر یہ ہے: "سافرت من البلدة مذيوم الجمعة." یا "منذ یوم الجمعة." "میں نے شہر سے جمعہ کے دن سفر شروع کیا تھا اور زمانہ سفر تکلم تک ممتد ہے۔ دوسری تقدیر پر یہ ہوگی: "سافرت من البلدة مذ يومين یا منذ یومین" میرے شہر سے سفر کرنے کا کل زمانہ اب تک دو یوم ہوا۔ دونوں صورتوں میں اگر چہ زمانہ فعل تکلم تک ممتد ہے، مگر اول میں مقصود بالبیان ابتدا ہے اور دوم میں ابتدا اور انتہا دونوں یعنی کل۔

ترکیب: قوله: وقد تكون زائدة:۔ "و" حرف عطف، "قد" حرف توقع برائے تقلیل، "تکون" فعل ناقص، اس میں "هي" ضمیر اس کا اسم، "زائدة" اسم فاعل، "ھی" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو قوله تعالى ليس كمثله شئ:۔ "نحو" مضاف، "قول" مصدر مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر ذوالحال، "تعالی" فعل با فاعل حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "لیس کمثله شیئ" مراد اللفظ مقولہ، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا "نحو" مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "لیس" فعل ناقص، "ك" حرف جار زائد، مثل مضاف، "ہ" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مقدم، لفظاً مجرور، محلاً منصوب، "شيء" اسم موخر، فعل ناقص اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ومذ ومنذ الخ:۔ "و" حرف عطف، "مذ" معطوف علیہ، "و" حرف عطف "منذ" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا، "لام" حرف جار، "ابتداء" مصدر مضاف، "الغاية" مضاف الیہ، "فی" حرف جار، "الزمان" موصوف، "ال" حرف تعریف، "ماضي" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا، "ابتداء" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتان" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "ھما" ضمیر پوشیدہ جس میں "ھا" ضمیر فاعل، "م" حرف عماد "الف" علامت تثنیہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو ما رأيته مذ يوم الجمعة الخ:۔ "نحو" مضاف، "مارأيته مذيوم الجمعة" مراد اللفظ معطوف علیہ، "أو" حرف عطف "منذ یوم الجمعة" بتقدیر "مارأيته" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "ابتداء عدم رویتی الخ" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثالهما" کی، مثال مضاف، "ھا" ضمیر مضاف الیہ، "م" حرف عماد "الف" علامت تثنیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "ما رأيت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "ہ" ضمیر مفعول بہ، "مذ" حرف جار، "یوم" مضاف، "الجمعة" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا، "مارأيت" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"منذ" حرف جار، "یوم" مضاف، "الجمعة" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ما رأيته" فعل مقدر کا، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ابتداء" مصدر مضاف، "عدم" مضاف الیہ مضاف، "رؤية" مصدر مضاف الیہ مضاف، "یا" ضمیر مجرور مضاف الیہ، "إيا" ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ، "ہ" علامت غیبت، رؤية مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ، "عدم" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "ابتداء" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "کان" فعل ناقص، اس میں "ھو" ضمیر اس کا اسم، "یوم" مضاف، "الجمعة" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، "إلى" حرف جار، "الأن" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا، کان فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وقد تكونان بمعنى جميع المدة، نحو: ما رأيته مذ يومين [١] أو منذ يومين [٢]، أي: جميع مدة انقطاع رؤيتي إياه يومان.

وربَّ [٣] للتقليل [٤]. ولا يكون مجرورها إلا نكرة موصوفة [٥]

(١) قوله: ما رأيته مذ يومين:- یہ کہنا اس وقت درست ہوگا، جب وقت تکلم تک دو یوم پورے ہو جائیں، لیکن اگر دو یوم پورے نہ ہوئے بلکہ دو دن سے کچھ کم رہا تو حقیقۃً مذ یومین کہنا درست نہ ہوگا، ہاں! اگر مجازاً مراد لیا یعنی جس کا کچھ حصہ رہ گیا تھا اسے بھی کامل شمار کر لیا تو درست ہو جائے گا۔

(٢) قوله: يومين: یومین اگر چہ لفظاً نکرہ ہے، مگر یہاں پر وہ دو دن مراد ہیں جن کا آخر زمانۂ تکلم سے پیوستہ ہے؛ اس لیے کہ مذ اور منذ تمام استعمالات میں اس زمانہ کی تعیین کے لیے موضوع ہیں جس کا آخر زمانہ تکلم سے متصل ہو۔

(٣) قوله: رُبَّ:- ابن ہشام نے مغنی اللبیب میں ذکر کیا ہے کہ ربّ میں سولہ لغتیں ہیں: (١) رُبَّ، (٢) رَبَّ، (٣) رُبَ، (٤) رَبَ، (٥) رُبَّتَ، (٦) رَبَّتَ، (٧) رُبَتَ، (٨) رَبَتَ، (٩) رُبَّتْ، (١٠) رَبَّتْ، (١١) رُبَتْ، (١٢) رَبَتْ، (١٣) رُبْ، (١٤) رَبْ، (١٥) رُبُّ، (١٦) رُبُ، اور بعض نے رُبَّتا زیادہ کیا ہے۔

(٤) قوله: للتقليل:- یعنی مدخول کی قلت بیان کرنے کے لیے جو متکلم کے ذہن میں ہے نہ وہ قلت جو خارج میں ہے پس یہ بیان انشا ہوا نہ اخبار۔ اسی لیے شارحین نے مضاف مقدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "لإنشاء التقليل"۔ لیکن یہ بیان انشاء مابعد کے جملہ کی خبریت کے منافی ہرگز نہیں؛ کیوں کہ نسبتیں مختلف ہیں، ایک کے اعتبار سے انشا ہے اور دوسری کے اعتبار سے اخبار، جیسے: "رب رجل كريم لقيت" میں ایک رجل کریم کی نسبت استقلال بمعنی قلیل پنداشتن ہے اور دوسری نسبت لقائے متکلم۔ اول کے معنی یہ ہیں کہ متکلم نے رجل کریم کو موصوف بقلت سمجھا، اگر چہ خارج میں موصوف بکثرت ہو۔ اس میں رجل کریم کے موصوف بقلت ہونے کا اخبار نہیں لہذا یہ نسبت انشائیہ ہوئی۔ اور دوم کے معنی یہ ہیں کہ متکلم نے رجل کریم موصوف بقلت سے ملاقات کی ہے۔ چوں کہ یہ ملاقات واقع فی الخارج کا اخبار ہے اس لیے یہ نسبت خبریہ ہوئی۔ ان دونوں نسبتوں تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے طلبہ ومدرسین شراح کی تقدیر "انشا" سے غلط فہمی کا شکار بن کر "رب" پر مشتمل جملہ کی ترکیب میں انشائیہ کہتے ہیں جو کسی حال میں درست نہیں بلکہ وہ تو ہمیشہ خبریہ ہوتا ہے، جیسے: کم خبریہ پر مشتمل جملہ ہمیشہ خبریہ ہوتا ہے اگر چہ انشائے تکثیر کے لیے آتا ہے۔

فائدہ:۔ ربّ چوں کہ انشائے تقلیل کے لیے آتا ہے اس لیے اس کے واسطے صدر کلام واجب ہے، جیسے: "کم" کہ اس کے لیے صدر کلام واجب ہے؛ کیوں کہ وہ انشائے تکثیر کے لیے آتا ہے۔

امام سیوطی علیہ الرحمہ نے همع الهوامع شرح جمع الجوامع میں تحریر فرمایا ہے کہ "رُبّ" کے معنی میں آٹھ اقوال ہیں۔ اکثر کا قول یہ ہے کہ ہمیشہ تقلیل کے لیے آتا ہے۔ شارح علیہ الرحمہ نے اس کو ترجیح دی ہے۔

(٥) قوله: نكرة موصوفة:- رُبَّ کے مدخول کا نکرہ ہونا ضروری ہے؛ کیوں کہ رُبّ کا معنی نوع مبہم کی تقلیل ہے، جب تک نوع مبہم ذکر نہ کریں، معنی نہ سمجھا جائے گا۔ اور نوع مبہم نکرہ ہوتی ہے، لہذا رُبّ کا مدخول نکرہ ہوگا۔ اور اس نکرہ کا موصوف ہونا بھی ضروری ہے تاکہ وہ تقلیل مفہوم ہو سکے جو رب کا مدلول ہے؛ کیوں کہ نکرہ جنس پر دلالت کریگا اور صفت اس کی تخصیص کرے گی تو وہ جنس نوع مبہم ہو جائے گی اور رب اسی کی تقلیل کا افادہ کرتا ہے۔

ترکیب: قوله وقد تكونان الخ:- "و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "تکونان" فعل ناقص، "الف" ضمیر بارز اسم، "با" حرف جار، "معنی" مضاف، "جمیع" مضاف الیہ مضاف، "المدة" مضاف الیہ، "جمیع" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا معنی مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتین" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هما" ضمیر پوشیدہ حسب بیان سابق فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو ما رأيته مذ يومين أو منذ يومين الخ:- "نحو" مضاف، "ما رأيته مذ يومين" مراد اللفظ معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "منذ يومين" بتقدیر "ما رأيته" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "اي" حرف تفسیر، "جميع مدة انقطاع الخ" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثالهما" کی، "مثالهما" حسب سابق مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "ما رأيته مذ يومين أو منذ يومين" کو سابق ترکیب پر قیاس کر لیں۔

"جمیع" مضاف، "مدة" مضاف الیہ مضاف، "انقطاع" مضاف الیہ مضاف، "رؤية" مصدر مضاف الیہ مضاف، "یا" ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، "إيا" ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ، "ہ" علامت غیبت، رؤية مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا "انقطاع" مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا "مدة" مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "جمیع" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "یومان" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ورُبَّ للتقليل:- "و" حرف عطف، "رُبَّ" مراد اللفظ مبتدا، "لام" حرف جار، "التقليل" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: ولا يكون مجرورها الخ:- "و" حرف عطف، "لا يكون" فعل ناقص منفی، "مجرور" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، "إلا" حرف استثنا، "نكرة" موصوف، "موصوفة" اسم مفعول، "هي" ضمیر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ولا يكون متعلقه[1] إلا فعلا ماضيا[2]، نحو: رب رجل كريم لقيت[3]

وقد تدخل على الضمير المبهم[4] ولا يكون تمييزه إلا نكرة موصوفة. نحو: ربه[5] رجلا جوادا[6]

(۱) **قوله: ولا يكون متعلقه:۔** متعلق سے مراد وہ فعل ہے کہ معنوی حیثیت سے رُبَّ کے مدخول کی تقلیل اس سے متعلق ہو اور مدخولِ رُبّ کے ساتھ اس فعل کا تعلق خواہ من جہۃ الصدور ہو کہ اس سے صادر ہو، خواہ من جہۃ الوقوع کہ اس پر واقع ہو۔ نحوی اس فعل کو جواب ربّ کے ساتھ موسوم کرتے ہیں۔

(۲) **قوله: فعلاً ماضياً:۔** خواہ لفظاً ومعنیً دونوں اعتبار سے ماضی ہو، جیسے کتاب میں ذکر کی ہوئی مثال، یا صرف معنیً ہو، جیسے: رُبَمَا يَوَدُّ الذين كَفَرُوا لَوْ كانوا مسلمين." میں يَوَدُّ بمعنی وَدَّ ہے؛ کیوں کہ اخبارِ الٰہی واجب الصدق ہے۔ لہٰذا محقق کے قائم مقام ہوا۔ اکثر نحویوں کا مذہب یہی ہے کہ فعل کا ماضی ہونا ضروری ہے۔ مگر امام النحو حضرت مولانا غلام جیلانی علیہ الرحمہ نے تکملہ کے حوالہ سے یہ فرمایا ہے کہ فعل ماضی، حال، مستقبل تینوں ہو سکتا ہے اگرچہ ماضی ہونا اکثر ہے، فافہم۔

فائدہ: اکثر رب کا متعلق محذوف ہوتا ہے، جیسے: رُبّ رجلٍ کریم۔

(۳) **قوله: لقيت:۔** یہ وہ مثال ہے جس میں مدخول رب کے ساتھ فعل مذکور کا تعلق وقوعی ہے۔ صدوری تعلق کی مثال یہ ہے: "رُبَّ رجل کریم جاء نی"۔

(۴) **قوله: على الضمير المبهم:۔** یعنی وہ ضمیر جس سے معین مراد نہ ہو کہ اس کی جانب عود کرے بلکہ برائے معہود ذہنی ہو، جیسے: "نعم رجلا زید" میں۔ اسی لیے تمیز کی ضرورت پڑتی ہے۔ چوں کہ متکلم کا مقصود ابہام ہوتا ہے اور ضمیر مفرد مذکر میں ابہام شدید ہوتا ہے اس لیے بصریہ کے نزدیک یہ ضمیر ہمیشہ مفرد مذکر ہوتی ہے، اگرچہ تمیز مونث، مثنی، مجموع ہو۔

(۵) **قوله: رُبَّهٗ:۔** اس کا جواب "لقیت" محذوف ہے، جیسے: "لقيت ربه رجلين، ربه رجالا، ربه امرأة، ربه امرأتين، ربه نساء" عدم مطابقت کی مثالیں ہیں۔

(۶) **قوله: جَوَاداً:۔** بروزن سَحَاب بمعنی سخی، بتشدید واو خطا ہے؛ کیوں کہ اوزان مبالغہ سماعی ہیں، قیاسی نہیں۔ اور بتشدید واو لغت عرب میں مستعمل نہیں۔

ترکیب قوله: ولا يكون متعلقه الخ:۔ "و" حرف عطف، "لایکون" فعل ناقص مضارع منفی، "متعلق" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، "إلا" حرف استثنا، "فعلا" موصوف، "ماضیا" اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو رب رجل الخ:۔ "نحو" مضاف، "رُبّ رجل کریم لقیت" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثالہ" مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ: ربّ حرف جار، "رجل" موصوف، "کریم" صفت مشبہ، "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا، "لقیت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وقد تدخل على الضمير الخ: "و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "تدخل" فعل، "ھي" ضمیر فاعل، "علی" حرف جار، "الضمیر" موصوف، "ال" حرف تعریف، "مبھم" اسم مفعول، "ھو" ضمیر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: ولا يكون الخ: "و" حرف عطف، "لایکون" فعل ناقص مضارع، "تمییز" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، "إلا" حرف استثنا، "نکرۃ" موصوف، "موصوفة" اسم مفعول، "ھی" ضمیر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو ربّه الخ:۔ "نحو" مضاف، "ربه رجلا جوادا" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثالہ" مقدر مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ: "رب" حرف جار، "ہ" ضمیر ممیز، "رجلا" موصوف، "جوادا" صفت مشبہ، اس میں "ھو" ضمیر فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "لقیت" مقدر کا، "لقیت" فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

والواو [1] للقسم. وهي لا تدخل [2] إلا على الاسم الظاهر لا على المضمر. نحو: والله لأشربن اللبن. وقد تكون [3] بمعنى رب، نحو: وعالم يعمل [4] بعلمه، أي: رب عالم يعمل بعلمه.

(١) قوله: والواو :- حروف قسم میں "با" اصل ہے، اور واو اس سے بدل ہے؛ کیوں کہ دونوں میں لفظی اور معنوی دونوں اعتبار سے مناسبت ہے۔ لفظی اس طرح سے کہ دونوں شفوی ہیں۔ اور معنوی اس طرح سے کہ واو میں جمعیت کا معنی ہے جس کا قرب "با" کے معنی الصاق سے ظاہر ہے۔ کذا فی الرضي۔ اور "تا" واو سے بدل ہے، جیسے: تقوی کہ اصل میں وقوی تھا۔

(٢) قوله: وهي لا تدخل: - واو قسم کے لیے تین شرطیں ہیں: (۱) یہ کہ فعل قسم ہمیشہ محذوف ہوتا ہے لہٰذا "أقسم والله" کہنا جائز نہیں؛ کیوں کہ واو فعل محذوف کا عوض ہے اور عوض کا معوض عنہ کے ساتھ اجتماع نہیں ہوسکتا، بخلاف "با"، کہ اس کا فعل قسم بغیر عوض محذوف ہوتا ہے، اس لیے "أقسم بالله" کہنا جائز ہے۔ (۲) یہ کہ واو قسم سوال میں مستعمل نہیں ہوتا، پس "والله أخبرني" کہنا درست نہیں، بخلاف "با" کہ وہ مستعمل ہوتی ہے۔ (۳) یہ کہ ضمیر پر داخل نہیں ہوتا، شارح علیہ الرحمہ نے قول مذکور سے اس شرط کو بیان فرمایا ہے۔

(٣) قوله: وقد تكون :- واضح رہے کہ حرف جر کو قیاساً حذف کر کے اس کے عمل کو باقی رکھنا ربّ کے ساتھ مخصوص ہے، لیکن اس کے لیے دو شرطیں ہیں: (۱) یہ کہ صرف شعر میں ہو۔ (۲) یہ کہ واو یا فا یا بل کے بعد ہو اور بغیر ان حروف کے شاذ ہے۔ یہ واو بصریہ کے نزدیک عاطفہ ہے اور کوفیہ کے نزدیک پہلے عاطفہ تھا اب جارہ ہے اور ربّ کے قائم مقام ہے عطف کا معنی اس سے محو ہو گیا۔ شارح علیہ الرحمہ نے اس مقام پر مذہب کوفیہ بیان فرمایا ہے۔

(٤) قوله: وعالم يعمل :- یہ واو بھی "رُبّ" کی طرح نکرۂ موصوفہ کے ساتھ اختصاص رکھتا ہے اور "ربّ" کی طرح اس کا متعلق بھی فعل ماضی ہوتا ہے، ہاں! اتنا فرق ضرور ہے کہ ربّ ضمیر پر بھی داخل ہوتا ہے اور یہ داخل نہیں ہوتا۔

ترکیب قوله: والواو للقسم:- "و" حرف عطف، "الواو" مبتدا، "لام" حرف جار، "القسم" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف متقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل کا، اس میں "هي" ضمیر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف متقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهي لا تدخل الخ:- "و" حرف عطف، "هي" ضمیر مبتدا، "لا تدخل" فعل، "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "إلا" حرف استثنا، "على" حرف جار، "الاسم" موصوف، "الظاهر" بترکیب معلوم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "لا" حرف عطف، "على" حرف جار، "ال" حرف تعریف، "مضمر" اسم مفعول، "هو" ضمیر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف ہوا، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف لغو ہوا، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو والله لأشربن الخ:- "نحو" مضاف، "والله لأشربن اللبن" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "و" حرف جار برائے قسم، اسم جلالت مجرور، جار مجرور مل کر ظرف متقر ہوا "أقسم" مقدر کا، "أقسم" فعل، "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف متقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ "لأشربن" لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "اللبن" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

قوله: وقد تكون بمعنى رب الخ:- "و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "تكون" فعل ناقص مضارع، "هي" ضمیر اس کا اسم "با" حرف جار، معنی مضاف، "ربّ" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف متقر ہوا "ثابتة" کا، "ثابتة" اسم فاعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف متقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو وعالم الخ:- "نحو" مضاف، "وعالم يعمل بعلمه" بتقدیر "لقيت" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "رب عالم الخ" بتقدیر "لقيت" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "و" بمعنی رب حرف جار، "عالم" موصوف، "يعمل" فعل، "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "با" حرف جار، "علم" مضاف، "ه" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف متقر ہوا "لقيت" فعل مقدر کا، "لقيت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف متقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ربّ عالم يعمل بعلمه" کی ترکیب کو اسی پر قیاس کر لیں۔

والتاء[١] للقسم، وهي لا تدخل إلا على اسم الله تعالى. نحو: تالله لأضربن زيداً.

اعلم أنه لا بد للقسم[٢] من الجواب[٣]، فإن كان جوابه جملة إسمية، فإن كانت مثبتة وجب أن تكون مصدرة بإنّ[٤] أو لام الابتداء،

(١) قوله: والتاء:۔ اس کے لیے بھی وہی تین شرطیں ہیں جو واو قسم کے لیے تھیں، مزید ایک اور ہے، وہ یہ کہ اسمائے ظاہرہ میں سے صرف اسم جلالت (اللہ) کے ساتھ مستعمل ہوتی ہے۔ اگر کہیں اسم جلالت کے علاوہ کے ساتھ مستعمل ہو تو شاذ ہے۔

(٢) قوله: للقسم:۔ قسم خواہ لفظا ہو، جیسے: کتاب میں ذکر کی ہوئی مثال میں ہے، یا تقدیرا ہو، جیسے: "وإن أطعتموهم إنكم لمشركون. أي: والله إن أطعتموهم". ترجمہ: اور اگر تم ان کا (شیاطین کا) کہنا مانو تو اس وقت تم مشرک ہو۔

(٣) قوله: من الجواب:۔ جواب سے مراد وہ جملہ ہے جس کی تقویت اور تاکید کے لیے قسم کو ذکر کیا گیا ہو۔ قسم چوں کہ جملہ کی طالب ہوتی ہے اس لیے اس کی طرف نظر کرتے ہوئے اس جملہ کو جواب قسم کے نام سے موسوم کر دیا گیا۔

(٤) قوله: بإن:۔ خواہ ثقیلہ ہو یا خفیفہ۔

ترکیب قوله: والتاء للقسم:۔ "و" حرف عطف، "التاء" مبتدا، "لام" حرف جار، "القسم" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهي لا تدخل الخ:۔ "و" حرف عطف، "هي" مبتدا، "لاتدخل" فعل مضارع منفی، "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل "إلا" حرف استثنا، "على" حرف جار، "اسم" مضاف، اسم جلالت ذوالحال، "تعالى" فعل، "هو" ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف لغو ہوا، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو تالله الخ:۔ "نحو" مضاف، "تالله لأضربن زيدا" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "تا" حرف جار، اسم جلالت مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "أقسم" فعل مقدر کا، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "أقسم" فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ "لأضربن" لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف، "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "زيدا" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

قوله: اعلم أنه الخ:۔ "اعلم" فعل امر، اس میں "أنت" پوشیدہ، جس میں "أن" ضمیر فاعل، اور "ت" علامت خطاب، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ه" ضمیر منصوب اس کا اسم، "لا" برائے نفی جنس، "بد" اس کا اسم، "لام" حرف جار، "القسم" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر اول، "من" حرف جار، "الجواب" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ثانی، لائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، اسم "أن" اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا أن موصول حرفی کا، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ ہوا "اعلم" کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: فإن كان جوابه الخ:۔ "فا" حرف برائے تفصیل، "إن" حرف شرط، "كان" فعل ناقص، "جواب" مضاف، "ه" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، "جملة" موصوف، "اسمية" اسم منسوب، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اول، "فا" جزائیہ، "إن" حرف شرط، "كانت" فعل ناقص، "هي" ضمیر اس کا اسم، "مثبتة" اسم مفعول، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط دوم، "وجب" فعل، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "تكون" فعل ناقص، "هي" ضمیر اس کا اسم، "مصدرة" اسم مفعول، "هي" ضمیر اس کا نائب فاعل، "با" حرف جار، "إن" مراد اللفظ معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "لام" مضاف، "الابتداء" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو ہوا، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "تكون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل، "وجب" فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط دوم اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر جزا، شرط اول اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

نحو: والله إن زيدا قائم[١] و والله لزيد قائم.[٢] وإن كانت منفية، كانت مصدّرة بما ولا[٣] و إن. مثل: والله ما زيد قائما، و والله لا[٤] زيد في الدار و لا عمر، و والله إن[٥] زيد قائم.

(١) قوله: إن زيدا قائم:- یہ إن مشدد و مخفف دونوں کی مثال ہو سکتی ہے۔ یہی سیبویہ اور جمہور نحاۃ کا مذہب ہے۔ علامہ ابن حاجب کے نزدیک إن مخففہ کی مثال بنانا درست نہیں؛ کیوں کہ إن مخففہ کی خبر پر ان کے نزدیک لام لانا ضروری ہے تاکہ إن نافیہ سے ممتاز ہو جائے اور یہاں خبر پر لام نہیں۔ سیبویہ اور جمہور نحاۃ کا کہنا یہ ہے کہ إن مخففہ اور نافیہ کے درمیان فرق عمل سے ہوگا کہ مخففہ عمل کرتا ہے اور نافیہ عمل نہیں کرتا، لہٰذا لام لانا کوئی ضروری نہیں۔

(٢) قوله: والله لزيد قائم:- یہ مثال مبتدا پر لام داخل ہونے کی ہے۔ اور لام کبھی خبر پر آتا ہے، اور کبھی معمول خبر پر بھی جب کہ خبر اور معمول خبر مقام مبتدا میں واقع ہوں، جیسے: والله لقائم زيد" اور "والله لطعامك زيد أكل"۔

(٣) قوله: ولا:- یعنی وہ لا جو نفی جنس کے لیے آتا ہے۔

(٤) قوله: والله لا الخ:- "والله لا فيها رجل ولا امرأة، والله لا رجل فيها، والله لا غلام رجل فيها، یہ لائے نفی جنس کے بقیہ احوال کی مثالیں ہیں۔

(٥) قوله: والله إن: **اعتراض:** "والله إن زيد قائم" کو إن نافیہ کی مثال میں پیش کرنا صحیح نہیں؛ کیوں کہ إن نافیہ إلا سے پہلے آتا ہے، جیسے: إن الكافرون إلا في غرور"۔ یا لما مشددہ سے پہلے، جیسے: "إن كل نفس لما عليها حافظ"۔ اور اس مثال میں إلا اور لما میں سے کسی کے قبل نہیں۔ **جواب:** حصر مذکور مسلم نہیں؛ کیوں کہ إلا اور لما کے بغیر بھی آتا ہے، جیسے آیت کریمہ: "إن عندكم من سلطان بهذا"۔ اور آیت کریمہ "قل إن أدري أقريب أم بعيد ما توعدون" میں۔

ترکیب قوله: نحو والله الخ:- "نحو" مضاف، "والله إن زيدا قائم" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "والله لزيد قائم" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "و" حرف جار برائے قسم، اسم جلالت مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "أقسم" فعل مقدر کا، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

"إن" حرف مشبہ بالفعل، "زيدا" اس کا اسم، "قائم" اسم فاعل، "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "إن" حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

قوله: والله لزيد قائم:- والله کی ترکیب گذر چکی۔ "لام" حرف ابتدا برائے تاکید، "زيد" مبتدا، "قائم" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

قوله: وإن كانت الخ:- "و" حرف عطف، "إن" حرف شرط، "كانت" فعل ناقص، "هي" ضمیر اس کا اسم، "منفية" اسم مفعول، "هي" ضمیر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "كانت" فعل ناقص، "هي" ضمیر اس کا اسم، "مصدرة" اسم مفعول، "هي" ضمیر نائب فاعل، "با" حرف جار، "ما" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "لا" معطوف، "و" حرف عطف، "إن" معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل والله الخ:- "مثل" مضاف، "والله ما زيد قائما" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "والله لا زيد في الدار ولا عمرو" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "والله إن زيد قائم" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی:- "و" حرف جار، اسم جلالت مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "أقسم" فعل مقدر کا، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"ما" مشابہ بلیس، "زيد" اس کا اسم، "قائما" اسم فاعل، "هو" ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "ما" مشابہ بلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

"والله" کی ترکیب گزر چکی۔ "لا" برائے نفی جنس ملغیٰ عن العمل، "زيد" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "لا" مکرر زائدہ، "عمرو" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا، "في" حرف جار، "الدار" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتان" اسم فاعل کا، اس میں "هما" پوشیدہ، جس میں "ها" ضمیر فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

"والله" کی ترکیب گزر چکی۔ "إن" نافیہ، "زيد" مبتدا، "قائم" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

وإن كان جوابه جملة فعلية، فإن كانت مثبتة كانت مصدّرة باللام وقد[1] أو باللام وحده[2]. مثل: والله لقد قام زيد، و والله لأفعلن كذا. وإن كانت منفية، فإن كانت فعلا ماضيا[3] كانت مصدرة بما[4]، مثل: والله ما قام زيد،

(۱) **قوله: وقد:** یا جو قد کے معنی میں ہو، جیسے: ربما بشرطیکہ ماضی متصرف ہو اور اس میں تعجب اور مدح کے معنی نہ ہوں، جیسے: والله لربما قام زيد۔ صرف قد پر اقتصار بغیر طول قسم اور ضرورت شعر کے جائز نہیں، جیسے "والشمس وضحها.. قد أفلح من زكها۔ کہ بوجہ طول قسم لام نہیں لایا گیا۔ اور بنسبت قد لام پر اقتصار زیادہ ہوتا ہے اور کبھی لام اور قد دونوں مقدر ہوتے ہیں، جیسے: "والسماء ذات البروج" قسم کا جواب "قتل أصحاب الأخدود" ہے، اس میں دونوں مقدر ہیں۔

(۲) **قوله: باللام وحده:** یعنی بغیر قد کے صرف لام کے ساتھ جواب قسم شروع ہوتا ہے۔ یہ اس وقت ہے جب کہ جواب قسم ماضی غیر متصرف ہو، جیسے: والله لنعم الرجل زيد." کیونکہ نعم غیر متصرف ہے، اور فعل غیر متصرف پر قد نہیں آتا۔ یا جواب قسم ایسا فعل ماضی ہو جس سے مدح اور تعجب دونوں مفہوم ہوتے ہوں، جیسے: والله لظرف الرجل زيد" بمعنی ما أظرفه اور والله لكرم المرء عمرو، بمعنی "ما أكرمه." اور اگر جواب قسم مضارع ہو تو اس کا نون تاکید سے موکد کرنا بھی واجب ہے، جیسے: والله لأفعلن كذا۔

(۳) **قوله: كانت فعلا ماضياً:۔** بعض نسخوں میں "كانت" کے بجائے "كان" آیا ہے۔ اس تقدیر پر "كان" کی ضمیر کا مرجع "فعل" ہوگا جو "منفية" سے مفہوم ہوتا ہے۔

(۴) **قوله: بما:۔** یا "لا" یا "إن" نافیہ سے شروع ہوگا، لیکن جب "لا" یا "إن" نافیہ سے شروع ہوگا تو فعل ماضی بمعنی مستقبل ہو جائے گا، جیسے: حُبُّ المحبين في الدنيا عذابهم ـ والله لاعذَّبَتْهم سقر، أي: لا تعذبهم۔ اور جیسے: آیت کریمہ: "ولئن زالتا إن أمسكهما من أحد من بعده"۔ ترجمہ: اور اگر وہ دونوں (آسمان وزمین) ہٹ جائیں تو انہیں کون روکے اللہ کے سوا۔

ترکیب قوله: وإن كان جوابه الخ:۔ "و" حرف عطف، "إن" حرف شرط، "كان" فعل ناقص، "جواب" مضاف، "ه" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، "جملة" موصوف، "فعلية" اسم منسوب، "هی" ضمیر اس کا نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اول، "فا" جزائیہ، "إن" حرف شرط، "كانت" فعل ناقص، "هی" ضمیر اس کا اسم، "مثبتة" اسم مفعول، "هی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط دوم، "كانت" فعل ناقص، "هي" ضمیر پوشیدہ اس کا اسم، "مصدرة" اسم مفعول، "هی" ضمیر پوشیدہ اس کا نائب فاعل، "با" حرف جار، "اللام" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "قد" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر

معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "با" حرف جار، "اللام" ذوالحال، "وحد" مضاف، "ه" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط دوم اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر جزا ہوئی شرط اول کی، شرط اول اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل والله الخ:۔ "مثل" مضاف، "والله لقد قام زيد" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "والله لأفعلن كذا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "والله" بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ "لام" برائے تاکید، "قد" برائے تقریب، "قام" فعل، "زيد" فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

"والله" کی ترکیب گزر چکی۔

"لأفعلن" لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "كذا" اسم کنایہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

قوله: وإن كانت منفية الخ:۔ "و" حرف عطف، "إن" حرف شرط، "كانت" فعل ناقص، "هي" ضمیر اس کا اسم، "منفية" اسم مفعول، "هي" ضمیر اس کا نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اول، "فا" جزائیہ، إن حرف شرط، "كانت" فعل ناقص، "هی" ضمیر اس کا اسم، "فعلا" موصوف، "ماضيا" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط دوم، "كانت" فعل ناقص، "هي" ضمیر اس کا اسم، "مصدرة" اسم مفعول، "هی" ضمیر اس کا نائب فاعل، "با" حرف جار، "ما" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جزا ہوئی شرط دوم کی، شرط دوم اپنی جزا سے مل کر جزا ہوئی شرط اول کی، شرط اول اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "والله ماقام زيد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "والله" کی ترکیب حسب سابق ہوگی۔ "ماقام" فعل ماضی منفی، "زيد" فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

وإن كانت فعلا[1] مضارعا كانت مصدرة[2] بما ولا ولن. مثل: والله ما أفعلن[3] كذا، و والله لاأفعلن[4] كذا، و والله لن أفعل كذا[5].

وقد يكون جواب القسم محذوفا[6] إن كان قبل القسم جملة كالجملة التى وقعت جوابه،

(۱) قوله: كانت فعلاً:۔ یہاں پرضمیر کانت کا مرجع "الجملة الفعلية المنفية" ہے، اورمجازاً اس کا فعل مراد ہے، تاکہ خبر کا حمل درست ہو۔

(۲) قوله: كانت مصدرة:۔ ضمیر کانت کا مرجع "الجملة الفعلية المنفية" ہے، مگر منفیہ ہونا باعتبار مآل ہے، اس لیے کہ "ما" یا "لا" یا "لن" کے ساتھ تصدیر یعنی شروع ہونے کے بعد منفیہ ہوگا، ان کے دخول سے پیشتر منفیہ نہیں۔

(۳) قوله: ما أفعلن:۔ بانون ثقیلہ یا بےنون ثقیلہ، جیسے: والله ما أفعل كذا اور والله لا أفعل كذا۔

(۴) قوله: والله لا أفعلن كذا:۔ اور کبھی علامت نفی محذوف ہوتی ہے بشرطیکہ جواب مضارع ہو، جیسے تالله تفتؤ تذكر يوسف "أي: لا تفتؤ. ترجمہ: (برادران یوسف اپنے والد سے بولے) خدا کی قسم! آپ ہمیشہ یوسف کی یاد کرتے رہیں گے۔ اور ماضی سے محذوف نہیں ہوتی؛ کیوں کہ جواب قسم مضارع کثیر الاستعمال ہے، ماضی نہیں۔

(۵) قوله: لن أفعل كذا:۔ رضی نے کہا کہ جواب قسم منفی بلن نہیں ہوتا۔ مگر یہ صحیح نہیں، مولائے مشکل کشا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ شعر رد کے لیے کافی ہے جو آپ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا:

والله لن يصلوا إليك بجمعهم حتى أو سد في التراب دفينا۔

(۶) قوله: محذوفا:۔ جواب قسم کا حذف کبھی جوازاً ہوتا ہے، جیسے: "أليس زيد بقائم" کے جواب میں "بلى و ربّنا". أي: بلى و ربّنا إنّ زيداً قائم۔ اور جیسے: "والنازعات غرقا. أي: "لتبعثنّ" بقرینۂ مابعد۔ اور کبھی وجوباً محذوف ہوتا ہے: جس کا بیان کتاب میں اس طرح ہے: "إن كان قبل القسم الخ۔

ترکیب قوله: وإن كانت فعلا مضارعا الخ:۔ "و" حرف عطف، "إن" حرف شرط، "كانت" فعل ناقص، "هي" ضمیر اس کا اسم، "فعلا" موصوف، "مضارعا" اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط، "كانت" فعل ناقص، "هي" ضمیر اس کا اسم، "مصدرة" اسم مفعول، "هي" ضمیر اس کا نائب فاعل، "با" حرف جار، "ما" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "لا" معطوف، "و" حرف عطف، "لن" معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل والله ما أفعلن: "مثل" مضاف، "والله ما أفعلن كذا" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "والله لا أفعلن كذا" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "والله لن أفعل كذا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "والله" کی ترکیب حسب سابق ہوگی۔ "ما أفعلن" فعل مضارع منفی بانون ثقیلہ، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "كذا" اسم کنایہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔ "والله" کی ترکیب حسب سابق ہوگی۔ "لا أفعلن" فعل مضارع منفی بانون ثقیلہ، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "كذا" اسم کنایہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔ "والله" کی ترکیب حسب سابق ہوگی۔ "لن أفعل" نفی تاکید بلن در فعل مستقبل، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "كذا" اسم کنایہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

قوله: وقد يكون جواب القسم الخ:۔ "و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "يكون" فعل ناقص، "جواب" مضاف، "القسم" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، "محذوفا" اسم مفعول، "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزائے مقدم۔ "إن" حرف شرط، كان فعل ناقص، "قبل" مضاف، "القسم" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں هي ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم، "جملة" موصوف، "كاف" حرف جار، "الجملة" موصوف، "التى" اسم موصول، "وقعت" فعل ماضی بمعنی صارت فعل ناقص، اس میں هي ضمیر پوشیدہ اس کا اسم، "جواب" مضاف، "ه" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، وقعت اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم موخر، فعل ناقص اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "كان" فعل ناقص، "القسم" اس کا اسم، "واقعا" اسم فاعل، هو ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، "بين" مضاف، "الجملة" موصوف، "ال" بمعنی التى اسم موصول، "مذكورة" اسم مفعول، "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "واقعا" اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "كان" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط موخر، شرط موخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

مثل: زيد عالم والله،[1] أي: والله إن زيدا عالم، أو كان القسم واقعا بين الجملة المذكورة، مثل: زيد والله عالم، أي: والله إن زيدا عالم.

وحاشا وخلا وعدا كل واحد[2] منها للاستثناء، مثل: جاء ني القوم حاشا زيد وخلا[3] زيد وعدا زيد.

---

(۱) قوله: والله: یہاں جواب محذوف ہے؛ کیوں کہ جملہ متقدمہ "زید عالم" کی وجہ سے جواب کی ضرورت نہ رہی، جیسے: أکرمك إن أتيتني میں "أکرمك" کے مقدم ہونے کی وجہ سے جزا کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اسی لیے اِسے جواب قسم نہ کہیں گے بلکہ دال بر جواب قسم کہا جائے گا؛ کیوں کہ قسم انشاء ہونے کی وجہ سے صدر کلام کو چاہتی ہے اور جملہ متقدمہ کو جواب قرار دینے سے صدارت جاتی رہے گی۔

(۲) قوله: كل واحد: یعنی برائے استثنائے متصل؛ اس لیے کہ بعض افاضل کی تصریح کے مطابق استثنائے منقطع کے لیے إلّا اور غیر اور سوی آتے ہیں، اسی طرح لفظ "بَيد" بفتح باو سکون یا بمعنی غیر کہ یہ استثنائے منقطع کے لیے خاص ہے، جیسے: "زيد كثير المال بيد أنه بخيل". یہ تینوں حرف اگرچہ استثنا میں شریک ہیں، مگر حاشا مذکور بدی (مذکورہ برائی) سے مدخول کی تنزیہ کے لیے مخصوص ہے، جیسے: ضربت القوم حاشا زيد، اسی وجہ سے: صلّى الناس حاشا زيد، کہنا مناسب نہیں؛ کیوں کہ نماز امورِ خیر سے ہے اور تنزیہ وصفِ بد سے ہوا کرتی ہے، اگر بغیر تنزیہ کے استثنا میں استعمال کیا گیا تو مجاز ہوگا، جیسے کتاب میں ذکر کی گئی مثال "جاء ني القوم حاشا زيد"۔

(۳) قوله: وخلا زيد وعدا زيد: یعنی وجاء ني القوم خلا زيد و جاء ني القوم عدا زيد، دونوں سے پیشتر جاء ني القوم بقرینۂ سابق مقدر ہے جس کو بنظرِ اختصار ذکر نہیں کیا گیا، پس جاء ني القوم خلا زيد اور جاء ني القوم عدا زيد، جاء ني القوم حاشا زيد پر معطوف ہے، صرف خلا زيد اور عدا زيد، حاشا زيد پر معطوف نہیں، ورنہ یہ دونوں مثالیں ناقص رہیں گی، اور ناقص سے مثل لہٗ کی کما حقہ وضاحت نہیں ہوتی۔

ترکیب: "مثل" مضاف، "زيد عالم والله" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "والله إنّ زيداً عالم" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "زيد" مبتدا، "عالم" صفت مشبہ، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا جو جواب قسم پر دلالت کرتا ہے۔

"و" حرف جار، اسم جلالت مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "أقسم" فعل کا، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "أقسم" فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ جس کا جواب "إنّ زيداً عالم" بقرینۂ جملہ سابقہ محذوف ہے۔

"إنّ" حرف مشبہ بالفعل، زيدا اس کا اسم، "عالم" صفت مشبہ، اس میں هو ضمیر اس کا فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، إنّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

"مثل" مضاف، "زيد والله عالم" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "والله إنّ زيداً عالم" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

زيد مبتدا، "عالم" صفت مشبہ، هو ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا جو جواب قسم پر دلالت کرتا ہے۔ "والله" کی ترکیب ما سبق میں دیکھیں۔

إنّ حرف مشبہ بالفعل، زيداً اس کا اسم، "عالم" صفت مشبہ، اس میں هو ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، إنّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

قوله: وحاشا وخلا وعدا: "و" حرف عطف، "حاشا" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "خلا" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "عدا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مبتدائے اول، "كلّ" مضاف، "واحد" موصوف، "مِنْ" حرف جار، "ها" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتٍ مقدر کا، اس میں هو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے دوم، لام حرف جار، "الاستثناء" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتٌ مقدر کا، اس میں هو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل جاء ني القوم حاشا زيد: مثل مضاف، "جاء ني القوم حاشا زيد" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "خلا زيد" بتقدیر "جاء ني القوم" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "عدا زيد" بتقدیر جاء ني القوم مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالها مبتدائے مقدر کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: جاء فعل، "نون" وقایہ کا، "ي" ضمیر مفعول بہ، "القوم" فاعل، "حاشا" حرف جار، "زيدٍ" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ "خلا" حرف جار، زيد مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا جاء ني القوم مقدر کا، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح "عدا زيدٍ" کی بھی ترکیب ہوگی۔

وقال بعضهم: إن الاسم الواقع بعدها يكون منصوبا[1] على المفعولية. فحينئذ[2] تكون هذه الألفاظ أفعالا[3] والفاعل فيها ضمير[4] مستتر[5] دائما، فالمثال المذكور في معنى: جاء ني القوم حاشا زيدا وخلا زيدا وعدا زيدا.

(١) قوله: منصوبا: حاشا کے بعد تو اس لیے کہ وہ بمعنی "جانب" متعدی بنفسہ ہے، کما في الرضي۔ یا بمعنی "برّء" ہے، کما في شرح الجامي۔ اور یہ بھی متعدی بنفسہ ہے، اور اسی طرح عدا کے بعد کہ وہ بمعنی جَاوز متعدی بنفسہ ہے۔ اور "خلا" اگر چہ لازم ہے، "مِنْ" کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے، جیسے: "خلت الدار من الأنيس"، مگر کبھی جَاوز کے معنی کی تضمین کر لی جاتی ہے تو متعدی بنفسہ ہو جاتا ہے جیسے: "افعل هذا خلاكِ ذم"، أي: جَاوزكِ۔ اور باب استثنا میں تضمین کا التزام اس لیے کیا جاتا ہے کہ مابعد خلا مستثنی بإلّا کے ہم شکل ہو جائے جو استثنا میں اصل ہے۔

(٢) قوله: فحينئذٍ: بمعنی "اس وقت" اصل میں حِينَ نُصب الاسم الواقع بعدها على المفعولية تھا۔ رضی کے نزدیک حِينَ اس جملہ محذوفہ کی طرف مضاف ہے جس کے عوض "إذ" پر تنوین ہے اور إذ، حِينَ سے بدل الکل ہے۔ اور غیر رضی کے نزدیک حِينَ، إذ کی طرف مضاف ہے۔ اور إذ جملہ محذوفہ کی طرف جس کے عوض اس پر تنوین ہے۔

(٣) قوله: أفعالاً: لیکن افعال غیر متصرفہ؛ کیوں کہ إلّا کے قائم مقام ہیں اور وہ غیر متصرف ہے۔

(٤) قوله: ضمير: اس ضمیر کا مرجع یا فعل مقدم کا مصدر ہے، جیسے: "اعدلوا هو أقرب للتقوى" میں ہو کا مرجع عدل ہے جو اعدلوا سے مفہوم ہوتا ہے، پس حاشا، خلا اور عدا میں ضمیر ہو کا مرجع جاء کا مصدر ہوا، یعنی "مجيء"، أي: جاء ني القوم حاشا مجيئهم زيداً۔ اسی طرح بقیہ مثالوں میں۔ یا ضمیر کا مرجع فعل متقدم کا اسم فاعل ہے، جیسے: جاء ني القوم حاشا "الجائي منهم" زيداً۔ اسی طرح بقیہ مثالوں میں۔ یا مرجع بعض مستثنی منہ ہے، جیسے: جاء ني القوم حاشا "بعضهم" زيداً۔ اسی طرح بقیہ مثالوں میں۔

(٥) قوله: مستتر دائماً: جیسے: لَيس اور لا يكون جب استثنا میں مستعمل ہوں تو ان کا اسم ہمیشہ مستتر ہوتا ہے، جیسے جاء ني القوم ليس زيداً اور جاء ني القوم لا يكون زيداً۔

ترکیب قوله: وقال بعضهم: "و" حرف برائے استیناف، "قال" فعل، "بعض" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، "م" علامت جمع، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، "إنّ" حرف مشبہ بالفعل، "الاسم" موصوف، "الواقع" اسم فاعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، بعد مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم، يكون فعل ناقص، "ہو" ضمیر پوشیدہ اس کا اسم، منصوباً اسم مفعول، اس میں ہو ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "على" حرف جار، "المفعولية" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "يكون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، إنّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ، فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ مستانفہ ہوا۔

قوله: فحينئذ: "فا" حرف عطف برائے تفریع، "حينَ" مبدل منہ، إذ بدل الکل، تنوین حِينَ کے مضاف الیہ محذوف کا عوض جو جملہ یعنی "نصب الاسم الواقع بعدها على المفعولية" ہے۔ حين مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مفعول فیہ مقدم۔ یہ ترکیب بر قول رضی ہوگی۔ اور بر قول جمہور "حين" مضاف، "إذ" مضاف الیہ مضاف، تنوین عوض جملہ مضاف الیہ محذوف، "إذ" اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا، حين مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم، "تكون" فعل مضارع ناقص، "ها" حرف تنبیہ، "ذه" اسم اشارہ موصوف، "الألفاظ" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم، أفعالًا خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "الفاعل" مبتدا، "في" حرف جار، "ها" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم، "ضمير" موصوف، "مستتر" اسم فاعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، دائماً اسم فاعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی "استتارًا" موصوف محذوف کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق، یا صفت ہوئی "زمانًا" موصوف محذوف کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول فیہ، "مستتر" اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق یا مفعول فیہ اور ظرف لغو مقدم سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فالمثال المذكور: "فا" حرف عطف برائے تفریع، "المثال" موصوف، "ال" بمعنی "الذي" اسم موصول، "مذكور" اسم مفعول، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "في" حرف جار، "معنى" مضاف، "جاء ني القوم حاشا زيداً" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "خلا زيدا" بتقدیر "جاء ني القوم" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "عدا زيدا" بتقدیر "جاء ني القوم" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت اسم فاعل کا، اس میں ہو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: جَاء فعل، "نون" وقایہ کا، "ي" ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، "القوم" ذوالحال، "حاشا" فعل ماضی معروف، اس میں ہو ضمیر پوشیدہ فاعل، "زيدًا" مفعول بہ، "حاشا" اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال، اپنے حال سے مل کر فاعل، جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ خلا فعل ماضی معروف، اس میں ہو ضمیر پوشیدہ فاعل، زيداً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال، "القوم" ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ عَدَا زيدًا کی ترکیب خلا زيدًا کی طرح ہوگی۔

وإذا وقعت خلا وعدا بعد[1] ما، [2] مثل: ما خلا[3] زيدا وما عدا زيدا، أو في صدر الكلام، مثل: خلا البيت زيدا، وعدا القوم زيدا، تعينتا[4] للفعلية.

(۱) **قوله: بعد "ما"**: یعنی مصدریہ۔ اس صورت میں "ما خلا" بر بنائے حالیت منصوب ہوگا، کہ مصدر کو اسم فاعل کی تاویل میں لیں گے۔ یا مجرور، کہ مصدر کو اپنے معنی پر رکھ کر "وقت" مضاف مقدر مانا جائے گا، أي: جاء ني القوم ما خلا (أي: مجاوزًا) زيدا، یا جاء القوم ما خلا (أي: وقت مجاوزته) زيدا، اور مرجع ضمیر بتفصیل سابق۔ اور حاشا کا مائے مصدریہ کے بعد آنا قلیل ہے۔ اخفش نے مثال میں یہ شعر پیش کیا ہے:

رأيت الناس ما حاشا قريشا
فإنا نحن أفضلهم فعالا

(۲) **قوله: بعد "ما"**: موارد استعمال سے ان کی فعلیت ہی ثابت ہوتی ہے، تو یہ "ما" مصدریہ ہے یا زائدہ، تیسرے احتمال کا کوئی قائل نہیں۔ فعلیت اس لیے متعین ہے کہ ما مصدریہ فعل ہی پر داخل ہوتا ہے۔ اور بر تقدیر دوم فعلیت اس لیے متعین ہے کہ "ما" زائدہ حرف کے اول میں نہیں آتا بلکہ آخر میں آتا ہے، جیسے إنما، ربما، بما اور عما، لہٰذا جب حرف نہیں تو فعل ہونا متعین کہ اسمیت کا کوئی قائل نہیں۔

(۳) **قوله: ما خلا زيداً وما عدا زيداً**: یعنی جاء ني القوم ما خلا زيداً و جاء ني القوم ما عدا زيداً۔ اختصار کی بنا پر ان مثالوں میں جاء ني القوم کو ذکر نہیں کیا گیا۔

(۴) **قوله: تعينتا للفعلية**: یعنی ان دونوں تقدیروں پر خَلَا اور عَدَا فعلیت کے لیے متعین ہو جائیں گے اور احتمال حرفیت نہ رہے گا۔ جرمی، کسائی، فارسی، ابن جنی مازائدہ ہونے کی تقدیر پر "ما خَلَا" کی حرفیت کے قائل ہیں اور ان حضرات نے اس کے مدخول پر جر کا آنا جائز قرار دیا ہے۔ جس کو ابن ہشام نے مغنی اللبیب میں بایں طور رد کر دیا کہ حرف سے قبل اگر "ما" کی زیادت ان لوگوں کے نزدیک قیاسی ہے تو باطل؛ کیوں کہ "ما" زائدہ حرف جر کے بعد آتا ہے نہ کہ قبل، جیسے: فبما رحمةٍ اور عمّا قليل، اور اگر سماعی ہے تو شاذ۔

ترکیب قوله: وإذا وقعت: "و" حرف استیناف، "إذا" ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم، "وقعت" فعل، "خلاَ" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "عَدَا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، "بعدَ" مضاف، "ما" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، "او" حرف عطف، "فی" حرف جار، "صدر" مضاف، "الکلام" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "وقعتَا" فعل مقدر کا، "وقعتَا" فعل ماضی، "الف" ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف اپنے مفعول فیہ مقدم سے مل کر شرط، تَعَیَّنَتَا فعل ماضی، "الف" ضمیر فاعل، "لام" حرف جار، "الفعلية" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل ماخلا زيداً: "مثل" مضاف، "ما خلا زیدًا" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ما عدا زیدًا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثالهما" مقدر کی، مثال مضاف، هما میں "ها" ضمیر مضاف الیہ، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "ما" موصول حرفی، "خلا" فعل ماضی، اس میں ہو ضمیر پوشیدہ فاعل، "زیداً" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا وقتَ مقدر کا، وقتَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا۔ جاء فعل، نون وقایہ کا، "ی" ضمیر منصوب مفعول بہ، "القوم" فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ما عدا زیدًا کی ترکیب ما خلا زیدًا کی طرح ہوگی۔

قوله: مثل خلا البيت زيداً: "مثل" مضاف، "خلا البیت زیداً" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "عدا القوم زیداً" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالهما مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "خلا" فعل، البیتُ فاعل، "زیداً" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ "عدا القوم زیداً" کی ترکیب بھی اسی طرح ہوگی۔

النوع الثاني:

الحروف(١) المشبهة(٢) بالفعل وهي تدخل على المبتدأ والخبر، تنصب المبتدأ وترفع(٣) الخبر. وهي ستة حروف: إنّ وأنّ،(٤) وهما لتحقيق(٥) مضمون(٦) الجملة الاسمية.

(١)**قوله: الحروف:** حروف مشبہ بالفعل کو ما اور لا مشبہتان بلیس پر مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حروف فعل تام متصرف سے مشابہت رکھنے کی بنا پر عمل کرتے ہیں اور وہ دونوں فعل ناقص غیر متصرف کے ساتھ مشابہت رکھنے کی وجہ سے، اور شک نہیں کہ فعل تام متصرف کو فعل ناقص غیر متصرف پر شرافت حاصل ہے، اسی لیے متصرف کو غیر متصرف پر مقدم رکھتے ہیں، تو متصرف سے مشابہت رکھنے والے کو بھی غیر متصرف سے مشابہت رکھنے والے پر مقدم کیا گیا۔

(٢)**قوله: المشبهة بالفعل:** یہ حروف فعل سے چند وجہوں سے مشابہت رکھتے ہیں، اس لیے ان کا نام مشبہ بالفعل رکھا گیا۔ (١) عمل میں فعل متعدی کے مشابہ ہیں، جس طرح فعل متعدی فاعل اور مفعول چاہتا ہے اسی طرح یہ بھی اسم وخبر چاہتے ہیں۔ (٢) فعل کے ساتھ وزن میں مشابہ ہیں، جیسے: إنّ بر وزن فِرَّ (فعل امر فِرار سے)، اور أنّ بروزن فَرَّ (فعل ماضی فِرار سے) اور كَأنّ بروزن قَطَعْنَ (ماضی صیغہ جمع مونث غائب)۔ اور لكِنَّ بروزن ضارِبْنَ (امر حاضر صیغہ جمع مونث از مفاعلت)۔ اور لَيْتَ بروزن لَيْسَ، اور لعلّ خود اور اپنے ایک لغت لَعَنَّ کے اعتبار سے بروزن قَطَّعْنَ (ماضی صیغہ جمع مونث غائب) (٣) معنوی اعتبار سے بھی فعل سے بایں طور مشابہت رکھتے ہیں کہ جس طرح فعل کا معنی جزئی ہوتا ہے اسی طرح ان کے معانی بھی جزئی ہوتے ہیں۔ تفصیل کے لیے البشير الكامل کا مطالعہ کریں۔

(٣)**قوله: وترفع الخبر:** بصریوں کے نزدیک یہ حروف خبر کو رفع دیتے ہیں۔ کوفیوں کے نزدیک خبر کو رفع دینے والا سابق یعنی مبتدا ہے۔ ان حروف کے اسم منصوب کی تقدیم خبر مرفوع پر اس وجہ سے ہے کہ ان حروف اور فعل متعدی میں اول امر سے فرق ہو جائے؛ کیوں کہ اس میں اصل یہ ہے کہ مرفوع (فاعل) منصوب (مفعول بہ) پر مقدم ہو۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ فعل کا عمل اصلی یہ ہے کہ مرفوع اس کے منصوب پر مقدم ہو اور فرعی یہ ہے کہ منصوب اس کے مرفوع پر مقدم ہو۔ یہ حروف عمل میں چوں کہ فعل کی فرع ہیں، اس لیے فعل کے عمل فرعی کے مستحق ہوئے۔

(٤)**قوله: أنّ:** بنی تمیم اور قبیلہ قیس "عَنَّ" بولتے ہیں۔

(٥) **قوله: لتحقيق:** یعنی إنّ مکسورہ اور أنّ مفتوحہ مضمون جملہ کی تاکید کا افادہ کرنے میں اگرچہ برابر ہیں، لیکن فرق یہ ہے کہ إن مکسورہ نسبت تامہ کی تاکید کرتا ہے اور مفتوحہ ناقصہ کی یعنی اس مرکب تقییدی کی جو اسم وخبر سے منتزع ہو، جیسے انطلاق زید کتاب کی مثال میں۔ وجہ فرق یہ ہے کہ مفتوحہ جملہ کے معنی کو متغیر کر دیتا ہے اور مکسورہ نہیں کرتا، بلکہ معنی جملہ اپنے حال پر رہتا ہے۔ اسی لیے مقامات مفرد میں مفتوحہ آتا ہے اور مقامات جملہ میں مکسورہ۔ اور جس مقام پر مفرد اور جملہ دونوں درست ہوں وہاں دونوں روا ہوں گے۔ مزید تفصیل کے لیے اس مقام پر البشير الكامل کا مطالعہ کریں۔

(٦)**قوله: مضمون الجملة:** جو مصدر فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو اس کو مضمون جملہ کہتے ہیں، جیسے: إنّ زيداً قائم کا مضمون جملہ قیام زید ہوگا۔ شارح علیہ الرحمہ کا قول "أي: حققت قيام زيد" اسی طرف اشارہ ہے۔

تركيب قوله: النوع الثاني: "النوع" موصوف، "الثاني" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "الحروف" موصوف، "ال" حرف تعریف، مشبهة اسم مفعول، اس میں هي ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، الفعل مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهي تدخل: "و" حرف عطف، "هي" مبتدا، تدخل فعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "على" حرف جار، المبتدأ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الخبر" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ "تنصب" فعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، المبتدأ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ "و" حرف عطف، ترفع فعل، "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الخبر" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهي ستة حروف: "و" حرف عطف، "هي" ضمیر مبتدا، "ستة" ممیز مضاف، حروف تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، إنّ مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، أنّ مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، كأنّ مراد اللفظ معطوف، "و" حرف، لكِنّ مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "ليت" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، لعلّ مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "هما" میں "ها" ضمیر مبتدا، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ، "لام" حرف جار، "تحقيق" مضاف، مضمون مضاف الیہ مضاف، "الجملة" موصوف، "ال" حرف تعریف، اسمية اسم منسوب، اس میں هي ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضمون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا تحقیق مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتان اسم فاعل کا، اس میں "هما" پوشیدہ، جس میں "ها" ضمیر فاعل، "م" حرف عماد، "ا" علامت تثنیہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

مثل: إن زيدا قائم، أي: حققت قيام زيد. وبلغني أن زيدا منطلق، أي: بلغني ثبوت انطلاق زيد.

وكأن[1] وهي للتشبيه، نحو: كأنّ زيدا أسد.

ولكن[2] وهي للاستدراك،[3] أي: لدفع[4] التوهم الناشي من الكلام السابق.

(۱)قوله: وكأن وهي للتشبيه: لفظ کَأنَّ اکثر کے نزدیک کاف تشبیہ اور أنَّ سے مرکب ہے۔ اور بعض کے نزدیک مرکب نہیں، بلکہ بسیط ہے۔ اس کا معنی ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں شریک کرنا ہے۔ یہ معنی اکثری ہے جب کہ خبر جامد ہو۔ اور کبھی تحقیق کے لیے بھی آتا ہے، جیسے:

فاصبح بطن مكة مقشعراً
كأنّ الأرض ليس بها هشام

اور کبھی شک کے لیے آتا ہے جب کہ خبر مشتق ہو، جیسے: كأنّ زيداً قائم. اور کبھی تقریب کے لیے، جیسے: كأنك بالدنيا لم تكن وبالآخرة لم تزل۔

(۲)قوله: ولكن: بصریین کے نزدیک لکنّ بسیط ہے مرکب نہیں، اور کوفیہ کے نزدیک لائے نفی اور کاف زائدہ اور إنّ سے مرکب ہے، اصل میں لَا كَإنّ تھا، ہمزہ کی حرکت یعنی کسرہ کاف کو دے کر حذف کر دیا۔ لا سے مستفاد ہوتا ہے کہ مابعد نفی و اثبات میں ماقبل سے مختلف ہے۔ اور إنّ مابعد کے مضمون کی تاکید کرتا ہے۔

(۳)قوله: للاستدراک: لغت میں اس کا معنی ہے: کسی چیز کے ساتھ مافات کی تلافی کرنا۔ اور اصطلاحی معنی شارح علیہ الرحمہ نے اپنے قول أی لدفع التوهم الخ سے بیان فرمایا ہے۔

(۴)قوله: لدفع التوهم: یعنی اس توہم کو دفع کرنے کے لیے جو کلام سابق سے پیدا ہوا ہے۔ چوں کہ یہ دفع استثنائے منقطع سے مشابہت رکھتا ہے، اس لیے لکن استثنائے منقطع کے لیے مقرر ہو گیا۔

ترکیب قوله: مثل إن زيداً قائم الخ: "مثل" مضاف، "إنّ زيداً قائم" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، أی حرف تفسیر، حقّقت قیام زید مراد اللفظ عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، بلغني أنّ زيداً منطلق، مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "بلغني ثبوت انطلاق زيد" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی "مثالهما" مقدر کی، "مثالهما" بترکیب سابق مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: إنّ حرف مشبہ بالفعل، زیداً اس کا اسم، "قائم" اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، إنّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"حققتُ" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "قیام" مضاف، زید مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"بَلَغَ" فعل، نون وقایہ کا، "ی" ضمیر منصوب مفعول بہ، أن حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، زیداً اس کا اسم، "منطلق" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل، "بَلَغَ" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"بَلَغ" فعل، نون وقایہ کا، "ی" ضمیر مفعول بہ، ثبوتُ مضاف، انطلاق مضاف الیہ مضاف، زید مضاف الیہ، انطلاق مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا ثبوت مضاف کا، ثبوت مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهی الخ: "و" حرف عطف یا استیناف یا زائدہ، "ھي" ضمیر مرفوع مبتدا، "لام" حرف جار، "التشبیه" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل کا، "ثابتة" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "كأن زيداً أسد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہ مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: كَأنَّ حرف مشبہ بالفعل، "زیداً" اسم، "أسد" خبر، كَأنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهی للاستدراک: "و" حرف عطف، "ھي" ضمیر مرفوع مبتدا، "لام" حرف جار، "الاستدراك" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتة اسم فاعل کا، "ثابتةٌ" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

"أی" حرف تفسیر، "لام" حرف جار، "دَفع" مضاف، التوهم موصوف، "ال" حرف تعریف، "ناشی" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر فاعل، "مِنْ" حرف جار، "الکلام" موصوف، "ال" حرف تعریف، "سابق" اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، ناشی اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، "التوهم" موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل کا، ثابتة بترکیب سابق خبر ہوئی مبتدائے مقدر ھي کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

ولهذا لا تقع إلا بين الجملتين [١] اللتين تكونان [٢] متغايرتين [٣] بالمفهوم، مثل: غاب [٤] زيد لكنَّ بكرا حاضر، و ما جاء نی زید لکن عمرا جاء نی.

وليت [٥] و هي للتمني، مثل: ليت زيدا قائم، أى: أتمنى [٦] قيامه.

(١) قوله: بين الجملتين: جملۂ ماقبل کو مُوهِمَہ اور جملۂ مابعد کو دافعہ کہتے ہیں۔

(٢) قوله: تكونان: یہ ضروری ہے کہ جملہ موہمہ اور دافعہ اثبات ونفی کے اعتبار سے معنیً مختلف ہوں، لفظاً اختلاف ضروری نہیں؛ کیوں کہ ایہام و دفع، معنی کے اعتبار سے ہوتا ہے، اس لیے دونوں میں باعتبار معنی اختلاف ضروری ہے۔ ہوسکتا ہے کہ لفظاً دونوں مثبت ہوں اور معنیً ایک مثبت دوسرا منفی، جیسے: "غاب زيد لكنّ بكرًا حاضرٌ". اس میں دونوں لفظاً مثبت ہیں مگر معنیً مختلف کہ "لكنّ بكراً حاضرٌ" بمعنی لكن بكراً ما غاب ہے۔

(٣) قوله: متغايرتين: یعنی موہمہ اور دافعہ دونوں جملوں میں فی الجملہ تنافی ضروری ہے، تضاد حقیقی لازم نہیں، جیسے اس آیت کریمہ میں: "إنّ الله لذو فضل على الناس ولكن أكثر الناس لا يشكرون"، کہ عدم شکر اور افضال متضاد نہیں، البتہ دونوں میں فی الجملہ تنافی ضرور ہے۔

(٤) قوله: مثل غاب: اس سے توہم ہوا کہ عمرو بھی غائب ہوگا؛ کیوں کہ بوجہ الفت دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس توہم کو دفع کرنے کے لیے متکلم نے کہا: لكن عمراً حاضر۔ دوسری مثال: ضلّت ساعتي لكنّ رِباطَها موجود (میری گھڑی گم ہوگئی لیکن اس کا پٹا موجود ہے۔)

(٥) قوله: وليت وهي للتمني: ۔ لَیتَ کی یا کو کبھی تا سے بدل کر تا میں ادغام کرکے لَتَّ کہتے ہیں۔ تمنّی کے معنی ہیں: کسی چیز کے حصول کی محبت، خواہ حصول ممکن ہو یا نہ ہو۔

(٦) قوله: أى أتمنى قيامه: ۔ بصیغۂ حال تفسیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ معنی انشائی موجود فی الحال ہوتے ہیں۔

ترکیب: "و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "ها" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم، "لا تقع" فعل مضارع منفی، "هي" ضمیر فاعل، "إلا" حرف استثنا، "بين" مضاف، "الجملتين" موصوف، "التين" اسم موصول، "تكونان" فعل ناقص، اس میں الف ضمیر فاعل، "متغايرتين" اسم فاعل، اس میں "هما" پوشیدہ، جس میں "ها" ضمیر فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ۔ "با" حرف جار، "المفهوم" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول فیہ ہوا۔ لا تقع فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "غاب زيدٌ لكنّ بكراً حاضرٌ" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ما جاء نی زیدٌ لکن عمرا جاء نی" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "غاب" فعل، "زیدٌ" فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ لکنّ حرف مشبہ بالفعل، "بكراً" اس کا اسم، "حاضر" اسم فاعل، اس میں هو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"ماجاء" فعل منفی، نون وقایہ کا، "ی" ضمیر مفعول بہ، "زیدٌ" فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ "لكن" حرف مشبہ بالفعل، عمراً اس کا اسم، "جاء" فعل، "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، نون وقایہ کا، "ی" ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، "لکنّ" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهی للتمنی الخ: "و" حرف عطف، "هي" ضمیر مرفوع مبتدا، "لام" حرف جار، "التمنّی" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتة اسم فاعل کا، ثابتة بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "ليت زيداً قائمٌ" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أى" حرف تفسیر، أتمنّى قیامه" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: لیت حرف مشبہ بالفعل، زیداً اس کا اسم، "قائم" اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، لیتَ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ "أتمنّى" فعل مضارع، اس میں أنا ضمیر پوشیدہ فاعل، "قیام" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔

ولعل(١) وهى للترجى،(٢) مثل: لعل السلطان يكرمني. والفرق بين التمنى والترجى أن الأول يستعمل فى الممكنات، كما مر، والممتنعات،(٣) مثل: ليت الشباب يعود. والترجى مخصوص بالممكنات،

(١)قوله: لعل: ـ اس میں چند لُغات اور ہیں: "عَلّ" بحذف لام اول۔ "لَعَنَّ" بتبدیل لام اخیر بنون۔ "عَنَّ" بحذف لام اول وتبدیل لام اخیر بنون۔ "أنَّ" بحذف لام اول وتبدیل عین بالف وتبدیل لام اخیر بنون۔ "لَغَنَّ" بتبدیل عین بغین ولام اخیر بنون۔ "رَغَنَّ" بہ تبدیل لام اول بہ را، وعین مہملہ بغین معجمہ ولام اخیر بنون۔ "رَعَنَّ" بہ تبدیل لام اول بہ را، ولام اخیر بنون۔ "لأنَّ" بتبدیل عین بہمزہ ولام اخیر بنون، "لَعَاءَ" بتبدیل لام اخیر بالف ممدودہ ۔ "لَعَلَتْ" بالحاق تاے ساکنہ در آخر۔ "لَعَلِّ" بکسر لام اخیر۔ "عَلِّ" بحذف لام اول وکسر لام اخیر۔ "عَنِّ" بحذف لام اول وتبدیل لام اخیر بنون مکسورہ۔

(٢)قوله: للترجي: ـ اس کے معنی ہیں: ایسے امر محبوب یا مکروہ کی امید کرنا جس کے حصول پر وثوق نہ ہو۔ امر محبوب کی ترجی، جیسے: "لعلّ السلطان یُکرمنی". اور امر مکروہ کی، جیسے: "لعلّ الرقیبَ حاضرٌ"، اور "لعلّ الساعة قریب"۔ امر محبوب کی ترجی چوں کہ اکثر ہوتی ہے، اس لیے شارح علیہ الرحمہ نے اسی کی مثال پر اکتفا فرمایا۔ لعلّ کا استعمال ایسے امر میں نہ ہوگا جس کا وقوع محال یا ضروری ہو، جیسے: "لعلّ الشباب یعود، یا لعلّ الشمس تغرب"، کہ ترجی کی تعریف سے یہ دونوں مثالیں خارج ہوگئیں؛ کیوں کہ تعریف میں حصول پر عدم وثوق کی قید تھی جس سے مفہوم یہ ہوتا ہے کہ وہ امر ممکن ہو اور اس کے حصول میں تردد ہو۔ لہذا ممکن کی قید سے مثال اول اس لیے خارج ہوگئی کہ وہ امر محال پر مشتمل ہے، اور مثال دوم اس لیے کہ وہ واجب الحصول امر پر مشتمل ہے جس میں تردد نہیں۔

(٣)قوله: والممتنعات: ممتنع عقلی ہو، جیسے معتزلی کا قول: "لیتنا نری الله بأعیننا" و"لیت الذنوب مغفورة"، اس لیے کہ دیدار الٰہی بچشم سر اور بغیر توبہ گناہوں کی مغفرت معتزلہ کے نزدیک عقلاً ممتنع ہے۔ یا ممتنع عادی ہو، جیسے:

أَلاَلیت الشبابَ یعودُ یوماً
فأُخبِرَہ بما فَعَلَ المَشِیبُ

کیوں کہ جوانی کا لوٹنا عادۃً ممتنع ہے۔ اور حضرت زلیخا کی جوانی کا لوٹنا از قبیل خوارق تھا جو امتناع عادی کے منافی نہیں۔

ترکیب: "و" حرف عطف، "هي" ضمیر مبتدا، لام جار، "الترجی" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتة اسم فاعل کا، ثابتة بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل لعل السلطان الخ: "مثل" مضاف، "لعلّ السلطان یکرمنی" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مبتدائے مقدر کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: لعلّ حرف مشبہ بالفعل، "السلطان" اس کا اسم، "یکرمنی" فعل مضارع، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، نون وقایہ کا، "ی" ضمیر منصوب مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، "لعلّ" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: والفرق بین الخ: "و" حرف استیناف، "الفرق" مصدر، "بین" مضاف، "التمنی" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الترجی" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "الفرق" مصدر اپنے مفعول فیہ سے مل کر مبتدا، أنّ حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، الأول معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الترجی" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم، "یُستعمل" فعل مجہول، "ہو" ضمیر نائب فاعل، فی حرف جار، "ال" حرف تعریف، "ممکنات" اسم فاعل صیغہ جمع مونث، اس میں هُنّ پوشیدہ، جس میں "ها" ضمیر فاعل، نون مشدد علامت جمع مونث، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ ("ك" حرف جار، "ما" اسم موصول، "مرّ" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت اسم فاعل مقدر کا، ثابت بترکیب سابق خبر مبتدائے مقدر "هذا" کی، اس میں ها حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا)۔ "و" حرف عطف، "ال" حرف تعریف، "ممتنعات" اسم فاعل، ممکنات کی طرح اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت ہوئی موصوف مقدر الأمور کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، یستعمل فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "مخصوص" اسم مفعول، اس میں ہو ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، "ال" حرف تعریف، "ممکنات" اسم فاعل، اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت ہوئی موصوف مقدر "الأمور" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، مخصوص اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر۔ أنّ کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، أنّ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر، "الفرق" مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل لیت الشباب یعود: ـ "مثل" مضاف، "لیت الشباب یعود" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "لَیتَ" حرف مشبہ بالفعل، "الشباب" اسم، "یعود" فعل، اس میں ہو ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، "لیت" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

فلا يقال[1]: لعل الشباب يعود. وتدخل ما[2] الكافة على جميعها، فتكفها[3] عن العمل، كقوله تعالى: أنما[4] إلهكم إله واحد. وإنما زيد منطلق.

(۱) قوله: فلا يقال:۔ لعلّ جس طرح امر ممتنع میں مستعمل نہیں ہوتا اسی طرح ایسے امر میں بھی مستعمل نہیں ہوتا جس کی امید نہ ہو، تو جو شخص بادشاہ کے اعزاز و اکرام سے کسی بنا پر مایوس ہو چکا ہو وہ یہ نہیں کہہ سکتا: "لعلّ السلطان یکرمنی"۔

(۲) قوله: "ما" الكافة: یہ "کف" بمعنی منع کردن سے ماخوذ ہے، چوں کہ یہ ما ان حروف کو عمل کرنے سے روک دیتا ہے، اس لیے "کافہ" کے نام سے موسوم کیا گیا۔ جمہور کے نزدیک یہ حرف ہے۔ اور ابن درستویہ کے نزدیک نکرہ مبہمہ بمنزلۂ ضمیر شان ہے، تو اسم ہوا، اور جملۂ مابعد اس کی خبر۔ (رضی)

(۳) قوله: فتكفها عن العمل:۔ عمل سے روک دینا اس لیے ہے کہ مائے کافہ کے دخول کی وجہ سے ان کی فعل کے ساتھ مشابہت لفظی ضعیف ہوگئی کہ اب ان کا آخر مبنی بر فتح نہ رہا جیسے کہ قبل دخول تھا، اور مشابہت ہی کی وجہ سے یہ عمل کرتے تھے جو من وجہ فوت ہوگئی، تو عمل میں ضعف آ گیا، پھر حروف مشبہ بالفعل اور ان کے معمولات کے درمیان مائے کافہ کے حائل ہو جانے کی وجہ سے وہ عمل ضعیف بھی باقی نہ رہا، حاصل یہ کہ لحوقِ "ما" من وجہ مشابہت فوت ہونے اور فصل پیدا ہو جانے کا سبب بنا جن کی وجہ سے عمل باطل ہو گیا۔

(۴) قوله: أنما إلٰهكم:۔ یہ مثال أنّ مفتوحہ کی ہے، اور "إنما زيدٌ منطلق" إنّ مکسورہ کی ہے۔ اگر مذکورہ آیت کو بتمامہ ذکر کر دیا جاتا تو دونوں کی مثال ہو جاتی۔ پوری آیت یہ ہے: "قُل إنّمَا يُوحىٰ إليَّ أنّمَا إلٰهُكُمْ إلٰهٌ واحدٌ۔ اس میں اول مکسورہ اور دوم مفتوحہ، اور اول برائے قصر صفت بر موصوف اور دوم برائے قصر موصوف بر صفت ہے۔

ترکیب قوله: فلا يقال: لعل الشباب يعود: "فا" حرف عطف برائے تعقیب یا فصیحہ جو شرط محذوف پر دلالت کرتی ہے۔ یعنی إذا كان الأمر كذلك. لا يقال فعل مجہول، "لعل الشباب يعود" مراد اللفظ نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، یا جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوئی شرط محذوف إذا كان الأمر كذلك کی، إذا ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم، كان فعل ناقص، "الأمر" اسم، "ك" حرف جار، "ذا" اسم اشارہ مجرور، "ل" حرف تبعید، "ك" حرف خطاب، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتًا اسم فاعل کا، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، کان اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: لعل الشباب يعود: چوں کہ یہ استعمال جائز نہیں اس لیے اس قول کے معانی مراد نہیں ہو سکتے، تو اس کے اجزا پر اعراب بھی جاری نہ ہوگا۔ اسی وجہ سے اس کی ترکیب ترک کی جاتی ہے۔

قوله: وتدخل ما. الخ:۔ "و" حرف عطف یا حرف استیناف، "تدخل" فعل، "ما" موصوف، "ال" حرف تعریف، "کافۃ" اسم فاعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، "على" حرف جار، "جميع" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"فا" حرف عطف، "تكفّ" فعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ها" مفعول بہ، "عنْ" حرف جار، "العمل" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، تکفُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"ك" حرف جار، قول مصدر مضاف، "ہ" ضمیر ذوالحال، تعالیٰ فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "أنما إلهكم إله واحد" مراد اللفظ مقولہ، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "إنما زيد منطلق" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت کا، ثابت بترکیب سابق خبر مثالہ مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "أنّ" حرف مشبہ بالفعل مکفوف عن العمل، ما کافۃ، "إله" مضاف، کم میں ك ضمیر مضاف الیہ، "م" علامت جمع، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "إله" موصوف، "واحد" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

إنّ حرف مشبہ بالفعل مکفوف عن العمل، "ما" کافہ، زید مبتدا، منطلق اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

النوع الثالث

ما ولا المشبهتان بليس في النفي والدخول على المبتدأ والخبر، ترفعان[1] الاسم وتنصبان الخبر. وتدخل[2] ما على المعرفة والنكرة، مثل: ما زيد قائما. ولا تدخل[3] لا إلا على النكرة، نحو: لا رجل ظريفا[4]

(۱)**قوله: ترفعان الاسم**:۔ قبیلۂ بنی تمیم کی لغت میں دونوں میں سے کوئی عامل نہیں، اسم وخبر ما ولا کے دخول کے بعد بھی مرفوع بالابتدا رہیں گے، جیسے دخول سے پیشتر تھے۔ اور اہل حجاز کے نزدیک یہ دونوں عامل ہیں۔ قرآن کریم اہل حجاز کی لغت کے مطابق نازل ہوا، جیسے: ما هذا بشراً۔

(۲)**قوله: تدخل "ما" على المعرفة والنكرة**:۔ ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر اس لیے داخل ہوتا ہے کہ لیس سے اس کی مشابہت قوی ہے؛ کیوں کہ لَیس کی طرح ما بھی نفی حال کے واسطے آتا ہے جب کہ نفی حال کے خلاف کوئی قرینہ نہ ہو۔ بخلاف لا کے، کہ لیس سے اس کی مشابہت ضعیف ہے؛ کیوں کہ وہ مطلق نفی کے لیے آتا ہے۔ ما کے اسم و خبر کبھی دونوں معرفہ ہوتے ہیں، جیسے: ما هنَّ أمّهاتكم۔ اور کبھی اسم معرفہ اور خبر نکرہ، جیسے: ما هذا بشراً۔ اور کبھی دونوں نکرہ، جیسے: ما رجل أفضل منك۔

(۳)**قوله: ولا تدخل "لا"**:۔ لا صرف نکرہ پر اس لیے داخل ہوتا ہے کہ نکرہ بوجہ نکارت خفیف ہوتا ہے اور معرفہ بوجہ تعریف قوی، اور لا بوجہ ضعفِ مشابہت عاملِ ضعیف ہے۔ لہذا عامل ضعیف کو خفیف کے ساتھ مخصوص کردیا گیا تاکہ مشابہت ضعیفہ کا حق بھی ادا ہوجائے۔

(۴)**قوله: ظريفاً**:۔ بمعنی زیرک وخوش طبع۔

ترکیب قوله: النوع الثالث الخ:۔ "النوع" موصوف، "الثالث" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "ما" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "لا" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر موصوف، "ال" حرف تعریف، مشبهتان اسم مفعول، اس میں "هما" پوشیدہ جس میں، "ها" ضمیر نائب فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ، "با" حرف جار، "لیس" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "فی" حرف جار، "النفی" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الدخول" مصدر، "علی" حرف جار، "المبتدأ" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الخبر" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، الدخول مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ترفعان الاسم الخ:۔ "ترفعان" فعل مضارع، "الف" ضمیر فاعل، "الاسم" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ "و" حرف عطف، "تنصبان" فعل، "الف" ضمیر فاعل، "الخبر" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وتدخل "ما" الخ۔ "و" حرف عطف، "تدخل" فعل، "ما" فاعل، "علی" حرف جار، "المعرفة" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "النکرہ" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل ما زيد الخ:۔ "مثل" مضاف، "ما زیدٌ قائماً" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "ما" مشابہ بلیس، "زیدٌ" اس کا اسم، "قائماً" اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، ما مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ولا تدخل "لا" الخ:۔ "و" حرف عطف، "لا تدخل" فعل، "لا" فاعل، "إلّا" حرف استثنا، "علی" حرف جار، "النکرۃ" مجرور، جار مجرور مل کر مستثنی مفرغ ہوکر ظرف لغو ہوا، "لا تدخل" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو لا رجل ظريفا:۔ "نحو" مضاف، "لا رجل ظریفاً" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی۔ الخ

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "لا" مشابہ بلیس، "رجل" اسم، "ظریفاً" صفت مشبہ، اس میں "ھو" پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ لا مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

النوع الرابع:

حروف تنصب الاسم فقط[1]

وهي سبعة أحرف: الواو[2] وهي بمعنى مع، نحو: استوى[3] الماء والخشبة. وإلاّ وهي للاستثناء، نحو: جاء نی القوم إلا زیدا.

(۱) قوله: فقط:۔ اس میں "فا" فصیحہ ہے، اور "قط" اسم فعل بمعنی امر حاضر معروف "اِنتَهِ" ہے۔ اگر معنیٰ "الاسم" سے متعلق ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ ان کا عمل اسم کے ساتھ مخصوص ہے، غیر اسم میں عمل نہیں کرتے، تقدیر عبارت یہ ہوگی: "إذا نصبتَ بها الاسمَ فانته عن الإعمال فی غیر الاسم"، اور اگر معنیٰ "تنصبُ" سے متعلق ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ ان حروف کا عمل صرف نصب ہے، نصب اور رفع دونوں نہیں، جس طرح گذشتہ دونوع میں تھا، اور تقدیر عبارت ہوں گی: "إذا جعلتها ناصبة فانتهِ عن جعلها غير ناصبة۔

(۲) قوله: الواو: یہ بمعنی "مع" ہوتا ہے، اس کو واو مصاحبت کہتے ہیں۔ اس کے بعد اسم منصوب مفعول معہ ہوتا ہے۔ یہ واو اصل میں واو عطف ہے، بنظر اختصار مَع کی جگہ لایا گیا ہے۔ مگر اس میں اور واو عطف میں فرق یہ ہے کہ جب "سرتُ أنا و زیدٌ" بواو عطف کہیں، تو زید کی متکلم کے ساتھ سیر میں شرکت مفہوم ہوگی، خواہ دونوں کی سیر کا زمانہ ایک ہو یا ایک نہ ہو۔ اور اگر اس واو کو بمعنی مع قرار دیں اور زید کو منصوب، تو اتحاد زمانہ بھی مفہوم ہوگا۔

(۳) قوله: استوى الماء والخشبة:۔ جس طرح آج کل دریاؤں کے پُل کے کنارے دیوار یا ستون پر پانی کی کمی اور زیادتی معلوم کرنے کے لیے نشانات لگا دیے جاتے ہیں، اسی طرح زمانۂ ماضی میں لکڑی نصب کرکے پانی کی کمی بیشی معلوم کی جاتی تھی۔ تو جب پانی لکڑی کے برابر ہو جاتا، اس وقت کہا جاتا: "استوى الماء والخشبة" ۔ اس سے ظاہر ہوا کہ واو برائے عطف نہیں، ورنہ مقصود فوت ہو جائے گا اور الماء کی الخشبة کے ساتھ برابری میں معیت مفہوم نہ ہوگی۔

ترکیب قوله: النوع الرابع الخ ۔ "النوع" موصوف، "الرابع" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "حروف" موصوف، "تنصب" فعل، اس میں ھي ضمیر پوشیدہ فاعل، "الاسم" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فقط: "فا" فصیحہ جو شرط مقدر کی جزا پر داخل ہوتی ہے، قط اسم فعل بمعنی "اِنتَهِ" فعل امر، اس میں أنتَ پوشیدہ جس میں "أن" ضمیر فاعل اور "ت" علامت خطاب، اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا شرط مقدر "إذا نصبت بها الاسم" کی، "إذا" ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم، "نصبت" فعل، اس میں تا ضمیر بارز فاعل، "با" حرف جار، "ها" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "الاسم" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر شرط، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا حرف استیناف، "ھي" ضمیر مبتدا، "سبعة" ممیز مضاف، "أحرف" تمیز مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، الواو معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "إلا" معطوف، "و" حرف عطف، "یا" معطوف، "و" حرف عطف، "أیا" معطوف، "و" حرف عطف، "ھیا" معطوف، "و" حرف عطف، "أی" معطوف، "و" حرف عطف، الھمزہ موصوف، "ال" حرف تعریف، "مفتوحة" اسم مفعول، "ھي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، الواو معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا استینافیہ ہوا۔ یہ ترکیب بھی ہو سکتی ہے کہ "سبعة أحرف" کو مبدل منہ قرار دیئے بغیر "ھي" مبتدا کی خبر بنا دیں، اور الواو وغیرہ کو مبتدائے محذوف کی خبر قرار دے دیں، اور الواو سے پہلے "أحدھا"، إلاّ سے پہلے "ثانیھا" علی ہذا القیاس "سابعھا" تک مبتدائے مقدر نکالیں۔

قوله: و هي بمعنی مع:۔ "و" حرف عطف یا حرف استیناف، "ھي" ضمیر مبتدا، "با" حرف جار، "معنی" مضاف، "مع" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتة اسم فاعل کا، ثابتة بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا استینافیہ ہوا۔

قوله: نحو استوی الخ: "نحو" مضاف، "استوى الماء والخشبة" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ: "استوی" فعل، "الماء" فاعل، "و" بمعنی مع، "الخشبة" مفعول معہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: و هي للاستثناء:۔ "و" حرف عطف یا حرف استیناف، "ھي" ضمیر مبتدا، "لام" حرف جار، "الاستثناء" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل کا، ثابتة بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا استینافیہ ہوا۔

نحو مضاف، جاء نی القوم إلا زیدًا مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ: "جاء" فعل، "نون" وقایہ کا، "ی" ضمیر مفعول بہ، "القوم" مستثنیٰ منہ، "إلا" حرف استثنا، "زیدا" مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ويا(١) وهى لنداء القريب والبعيد. وأيا(٢) وهيا، وهما لنداء البعيد. وأي والهمزة المفتوحة، وهما لنداء القريب. وهذه الحروف الخمسة تنصب(٣) الاسم إذا كان مضافا(٤) إلى اسم اخر،

(١)**قوله: ويا**۔ اس کی وضع میں تین قول ہیں۔ (١) یہ کہ ندائے بعید کے واسطے موضوع ہے۔ مگر بعید عام ہے حقیقۃً ہو یا حکماً، جیسے سونے والا کہ وہ اگرچہ قریب ہو لیکن سونے کی وجہ سے بعید شمار کیا جاتا ہے۔ (٢) یہ کہ قریب وبعید دونوں کی ندا کے لیے موضوع ہے۔ مصنف نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (٣) یہ کہ قریب وبعید اور متوسط تینوں کے لیے موضوع ہے۔ قاله ابن البرهان كما فى الأشموني۔ اور یہی قول اظہر ہے؛ کیوں کہ تینوں میں استعمال برابر ہوتا ہے۔ کما فی شرح الشرح۔ امام سیوطی علیہ الرحمہ نے جمع الجوامع میں فرمایا: ذكر ابن الخباز عن شيخه أنّ يا للقريب وهو خرق للاجماع۔ تو یہ معتبر قول نہیں کہ "یا" قریب کے لیے موضوع ہے۔ لہٰذا آج کل کے بعض جاہلوں کا یہ قول باطل ٹھہرا کہ یا نبی الله، یا رسول الله بغرض ندا کہنا اس لیے درست نہیں کہ "یا" صرف ندائے قریب کے لیے آتا ہے، اور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہیں جو یہاں سے سینکڑوں میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کا بطلان اس لیے ظاہر ہے کہ "یا" زبان عرب میں قریب کی ندا کے لیے مخصوص نہیں بلکہ جس طرح قریب کے لیے استعمال کرتے ہیں اسی طرح بعید کے لیے بھی۔ دونوں استعمال میں اصلاً فرق نہیں۔

(٢)**قوله: وأيا**۔ اسی طرح "أی" بہمزہ والف ویائے ساکنہ، اور "آ" بہمزہ والف وہمزۂ ساکنہ بھی ندائے بعید کے لیے آتے ہیں۔

(٣)**قوله: تنصب الاسم**۔ منادی کے ناصب میں تین قول ہیں۔ (١) یہ کہ أدعُو یا أنادی فعل مقدر ہے۔ اس قول کو سیبویہ بلکہ جمہور نے اختیار کیا ہے۔ (٢) یہ کہ خود حرف ندا؛ کیوں کہ یہ قائم مقام فعل ہے جو حذف کر دیا گیا اور وہ أدعُو تھا۔ اس قول کے قائل مبرّد ہیں۔ شیخ نے ان کی اتباع کی، چناں چہ شیخ کا قول "هذه الحروف الخمسة تنصب الاسم" اس پر دلیل ہے۔ (٣) یہ کہ حرف ندا اسم فعل بمعنی أدعُو ہے۔ یہ ابوعلی کا مسلک ہے۔ ان تینوں اقوال میں فرق یہ ہے کہ بر قول اول جملہ کے دونوں جز یعنی فعل اور فاعل مقدر ہیں۔ اور بر قول دوم صرف فعل اپنے قائم مقام کے ہونے کے وجہ سے مذکور ہے اور فاعل محذوف، یا حرف ندا میں مستتر تو جملہ کے دونوں جز مذکور ہوئے۔ اور بر قول سوم خود حرف ندا دونوں جز پر مشتمل ہونے کی وجہ سے جملہ ہے۔

(٤)**قوله: إذا كان مضافاً**: مضاف کی دو قسمیں ہیں: حقیقۃً، جیسے: یاعبد الله اور حکماً جو مشابہ مضاف ہو، جیسے: یا طالعا جبلاً۔

ترکیب قوله: وهى لنداء القريب والبعيد۔ "و" حرف عطف یا حرف استیناف، "هي" ضمیر مبتدا، "لام" حرف جار، "نداء" مضاف، "القريب" صفت مشبہ، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الشيء" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف "البعيد" صفت ہوئی موصوف مقدر "الشيء" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتة اسم فاعل کا، ثابتة بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا استینافیہ ہوا۔

قوله: وهما لنداء البعيد الخ۔ "و" حرف عطف یا حرف استیناف، "ها" ضمیر مبتدا، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ، "لام" حرف جار، "نداء" مضاف، "البعيد" صفت مشبہ، "هوَ" ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الشيء" کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتان اسم فاعل کا، اس میں "هما" پوشیدہ، جس میں "ها" ضمیر فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وهما لنداء القريب۔ اس کی ترکیب "وهما لنداء البعيد" کی ترکیب کی طرح ہوگی۔

قوله: وهذه الحروف الخ۔ "و" حرف عطف یا حرف استیناف، "ها" حرف تنبیہ، "ذِه" اسم اشارہ موصوف، "الحروف" صفت اول، الخمسة صفت دوم، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبتدا، یا "ذِه" اسم اشارہ مبدل منہ، اور الحروف موصوف، الخمسة صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مبتدا، اور یہ بھی جائز ہے کہ "ذِه" معطوف علیہ، اور الحروف موصوف اپنی صفت سے مل کر عطف بیان، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مبتدا، "تنصب" فعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الاسم" مفعول بہ، "إذا" ظرف زمان مضاف، "كان" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر اس کا اسم، مضافاً اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر نائب فاعل، "إلى" حرف جار، "اسم" موصوف، "اٰخر" اسم تفضیل، اس میں هو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ، "إذا" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، تنصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

نحو: يا عبد الله، وأيا غلام زيد، وهيا شريف القوم، وأى أفضل القوم، وأعبد الله. وترفع الاسم، إن لم يكن (١) ذلك الاسم مضافاً، مثل: يا زيد، ويا رجل.

(١) قوله: إن لم يكن ذالک الاسم۔ یہاں بھی مراد یہی ہے کہ یہ حروف اسم کو اسی وقت مرفوع کرتے ہیں جب وہ مضاف نہ ہو حقیقۃً نہ حکماً۔ اور جو اسم ایسا ہوگا وہ مفرد ہوگا۔ اور مفرد ہونے کے ساتھ شرط یہ بھی ہے کہ معرفہ بھی ہو، خواہ قبل ندا، یا بعد ندا۔ حاصل یہ کہ اسم پر رفع اس وقت آئے گا جب وہ مفرد معرفہ ہو۔

ترکیب قوله: نحو يا عبد الله: "نحو" مضاف، "يا عبد الله" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أيا غلام زيد" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "هَيَا شريف القوم" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "أى أفضل القوم" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "أعبد الله" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالها مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "یا" حرف ندا قائم مقام أدْعُو کے، أدعُو فعل مضارع، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عَبد" مضاف، اسم جلالت مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادی مفعول بہ، "أدعُو" فعل اپنے فاعل اور منادی مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ "أيا غلام زيد"، اور "هيا شريف القوم"، اور "أى أفضل القوم"، اور "أعبد الله" کی ترکیبیں یا عبد اللہ کی ترکیب کی طرح ہوں گی۔

قوله: وترفع الاسم الخ: "و" حرف عطف، "ترفع" فعل، "هي" ضمیر اس کا فاعل، "الاسم" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزائے مقدم، "إن" حرف شرط، "لم يكن" نفی جحد بلم، "ذا" اسم اشارہ موصوف، "ل" حرف تبعید، "ك" حرف خطاب، "الاسم" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم، "مضافاً" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط مؤخر، شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "يا زيد" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "يا رجل" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "یا" حرف ندا قائم مقام "أدعُو" کے، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "زيد" منادی مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور منادی مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"يا رجل" کی ترکیب بھی اسی طرح ہوگی۔

النوع الخامس:[1]

حروف تنصب الفعل المضارع. وهي[2] أربعة أحرف: أن[3] و لن و كي و إذن.
فأن[4] للاستقبال وإن دخلت[5] على الماضي، نحو: أسلمت أن أدخل الجنة، وأن[6] دخلت الجنة. وتسمى هذه مصدرية.

(۱)قوله: النوع الخامس: اس نوع میں نواصبِ فعل کا ذکر ہے، اور نوع چہارم میں نواصب اسم کا ذکر تھا۔ چوں کہ فعل مرتبہ میں اسم سے کم ہے، اسی وجہ سے اس کے نواصب کو ذکر میں موخر کیا۔

(۲)قوله: وهي أربعة. کوفیہ کے نزدیک چھ اور ہیں۔(۱) حتی (۲) لام کئ (۳) لام جحود (۴) فا جو امر، نہی، استفہام، نفی، تمنّی، عرض کے بعد واقع ہو۔ (۵) واو جو ان چھ میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو (٦) أو جو إلی أنْ یا إلّا أن کے معنی میں ہو، اور جمہور کے نزدیک یہ خود ناصب نہیں بلکہ ان کے بعد أنْ ناصب مقدر ہوتا ہے۔

(۳)قوله: ان۔ یہ حرف مشبہ بالفعل أنَّ سے لفظی و معنوی مشابہت رکھنے کی وجہ سے عمل کرتا ہے، لفظی مشابہت أن مخففہ از أنَّ سے تخفیف میں ہوتی ہے، اور معنوی بایں طور کہ وہ اپنے مابعد کو بتاویل مصدر کر دیتا ہے، اور یہ بھی۔

(۴) قوله: فان للاستقبال ۔ اس کو حرف مصدری کہتے ہیں؛ کیوں کہ مابعد کو مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے، اسی لیے فعل غیر متصرّف پر داخل نہیں ہوتا؛ کیوں کہ اس کے لیے مصدر نہیں۔

(۵)قوله: وإن دخلت ۔ یعنی أن کے مضارع پر داخل ہو کر بمعنی مستقبل کر دینے اور ماضی پر داخل ہونے میں تنافی نہیں ہے

(٦)قوله: وأن دخلت الخ ۔ مراد "أن أدخُلَ" ہے۔ مضارع کو بصیغۂ ماضی تعبیر کرنے کی یہاں دو وجہیں ہیں۔(۱) فال نیک (۲) مرغوب الوقوع کو بمنزلہ واقع قرار دینا۔

ترکیب قوله: النوع الخامس الخ ۔ "النوع" موصوف، "الخامس" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "حروف" موصوف، "تنصب" فعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الفعل" موصوف، "المضارع" بترکیب معلوم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله: وهی أربعة الخ ۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "هي" ضمیر مبتدا، "أربعة" ممیز مضاف، "أحرف" تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، "أنْ" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "لَنْ" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "كَيْ" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "إذَنْ" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: فأن للاستقبال الخ ۔ "فا" برائے تفصیل، "أن" مبتدا، "لام" حرف جار، "الاستقبال" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ ذو الحال، "و" حالیہ، "إنْ" وصلیہ، "دخلتْ" فعل، "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "على" حرف جار، "الماضی" بترکیب معلوم صفت موصوف مقدر "الفعل" کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو أسلمت أن أدخل الخ ۔ "نحو" مضاف، "أسلمت أن أدخل الجنة" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أن دخلت الجنة" بتقدیر أسلمت مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "أسلمت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "أنْ" ناصبہ موصول حرفی، "أدخل" فعل، اس میں أنا ضمیر پوشیدہ فاعل، "الجنة" مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور لام حرف جار مقدر کا، جار مجرور مل کر ظرف لغو، یا موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر منصوب بنزع الخافض مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو یا مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أنْ" ناصبہ موصول حرفی، "دخلتُ" فعل، اس میں "تا" ضمیر بارز فاعل، "الجنة" مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر مجرور لام حرف جار مقدر کا، لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "أسلمت" مقدر کا، یا موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر منصوب بنزع الخافض مفعول بہ "أسلمت" فعل مقدر کا، أسلمت فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر یا مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف استیناف، تسمّی فعل، "ها" حرف تنبیہ، "ذہ" اسم اشارہ نائب فاعل، "مصدریہ" اسم منسوب، اس میں هي ضمیر نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر "أنْ" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

ولن[1] لتأكيد نفى المستقبل، مثل: لَنْ ترانى. وأصلها[2] لا أن عند الخليل، فحذفت الهمزة تخفيفا،[3] فصارت لَان. ثم حذفت الألف لالتقاء الساكنين، فبقيت لَنْ.

وكي للسببية، أى: يكون ما قبلها سببا لما بعدها، مثل: أسلمت كي أدخل الجنة، فإن الإسلام سبب[4] لدخول الجنة.

(۱) قوله: ولن ـ زمخشری کا مختار قول یہ ہے کہ "لَا" فعل کی نفی کا افادہ کرتا ہے، اور جب فعل کی نفی کی تاکید منظور ہو تو لَن لاتے ہیں۔ اسی کو شیخ نے اختیار کیا ہے۔

(۲) قوله: وأصلها لا أن ـ لن کی اصل میں اختلاف ہے: سیبویہ اور جمہور کے نزدیک اپنی اصل پر ہے، کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ فرّا کے نزدیک اصل میں لَا تھا، جیسے: لَمْ کہ یہ بھی اصل میں لَا تھا، اوّل میں الف نون سے بدلا تو لَنْ ہو گیا، اور دوم میں الف میم سے بدلا تو لَمْ ہو گیا۔ مگر یہ قول ضعیف ہے۔ اور خلیل اور کسائی کے نزدیک اس کی اصل لَا اَنْ ہے، جیسا کہ کتاب میں مذکور ہے۔

(۳) قوله: تخفيفاً ـ یعنی بغیر کسی قیاسی سبب کے۔

(۴) قوله: سبب ـ یہاں سبب سے مراد سبب ظاہری ہے؛ کیوں کہ دخول جنت کے لیے اسلام سبب ظاہری ہے، سبب حقیقی نہیں؛ کیوں کہ سبب حقیقی مؤثر حقیقی کو کہتے ہیں اور مؤثر حقیقی باری تعالیٰ ہے۔

ترکیب قوله: ولن لتأكيد الخ ـ "و" حرف استیناف، "لَنْ" مراد اللفظ مبتدا، لام حرف جار، "تاکید" مضاف، "نفی" مضاف الیہ مضاف، "المستقبل" اسم فاعل بترکیب معلوم موصوف مقدر "الفعل" کی صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "نفی" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "تاکید" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتة اسم فاعل کا، ثابتة اسم فاعل بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔
"مثل" مضاف، "لَنْ ترانی" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "لَنْ ترا" نفی تاکید مستقبل، اس میں "أنتَ" پوشیدہ، جس میں أن ضمیر فاعل، "تَ" علامت خطاب، نون وقایہ کا، "ی" ضمیر منصوب مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وأصلها لا أن:ـ "و" حرف عطف یا حرف استیناف، "أصل" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "لَا أنْ" مراد اللفظ خبر، "عند" مضاف، "الخليل" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا اس نسبت کا جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے۔ مبتدا اپنی خبر اور نسبت کے مفعول فیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ، معطوفہ ہوا۔

قوله: فحذفت الخ ـ "فا" برائے تفصیل، "حُذِفت" فعل مجہول، "الهمزة" نائب فاعل، "تخفيفاً" مفعول لہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔
"فا" حرف عطف برائے تفریع "صارت" فعل ناقص، "هي" ضمیر پوشیدہ اسم، "لَانْ" مراد اللفظ خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
"ثم" حرف عطف، "حُذِفت" فعل ماضی مجہول، "الألف" نائب فاعل، "لام" حرف جار، "التقاء" مضاف، "الساكنين" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔
"فا" حرف عطف، "بَقِيَتْ" فعل، "لَنْ" مراد اللفظ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وکی للسببية الخ: ـ "و" حرف عطف، "کَیْ" مراد اللفظ مبتدا، لام حرف جار، "السببية" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتة مقدر کا، ثابتة بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ "أیْ" حرف تفسیر، "يكون" فعل ناقص، "ما" اسم موصول، "قبل" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "ثَبَتَ" فعل مقدر کا، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر اسم ہوا فعل ناقص کا، "سبباً" موصوف، "لام" حرف جار، "ما بعدها" یہ "ما قبلها" کی طرح مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتاً" اسم فاعل مقدر کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسّرہ ہوا۔

قوله: مثل أسلمت کی أدخل الجنة الخ:ـ "مثل" مضاف، "أسلمت کَیْ أدخل الجنة" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی، الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:ـ "أسلمت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ "کَیْ" حرف ناصب، "أدخل" فعل، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الجنّة" مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ معلّلہ ہوا۔
"فا" حرف تعلیل، "إنّ" حرف مشبّہ بالفعل، "الإسلام" اسم، "سبب" موصوف، لام حرف جار، "دخول" مضاف، "الجنة" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتٌ اسم فاعل مقدر کا، ثابتٌ بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، إنّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معلّلہ ہوا۔

وإذن [۱] للجواب [۲] والجزاء، وهو [۳] لا يتحقق إلا في الزمان المستقبل، فهي لا تدخل إلا على الفعل المستقبل، مثل: إذن تدخل الجنة، في جواب من قال: أسلمت.

(۱) **قوله: إذن** — یہ جمہور کے نزدیک حرف ہے ۔ اور بعض کے نزدیک اسم ہے۔حرف ہونے کی تقدیر پرصحیح یہ ہے کہ یہ بسیط ہے ،خود ناصب ہے،اس کے بعد اَن مقدر نہیں ہوتا۔ إذَن کی کتابت میں اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک بالف "إذاً" لکھا جاتا ہے،اور مازنی ومبرّد کے نزدیک بنون "إذَنْ" ۔

۲) **قوله: للجواب والجزاء:**۔ إذَنْ کے برائے جواب ہونے کا معنی یہ ہے کہ ایسے کلام میں واقع ہوتا ہے جو دوسرے کلام کا جواب ہو، ابتدائی کلام میں نہیں آتا۔ اور برائے جزا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے مدخول کا مضمون دوسرے کلام کے مضمون کی جزا اور مکافات ہو۔ یہاں جزا بمعنی لغوی ہے، اصطلاحی نہیں۔

(۳) **قوله: وهو لا يتحقق** :۔ ضمیر ھو کا مرجع عملِ إذَنْ ہے جو ماقبل سے مفہوم ہوتا ہے، لہٰذا عبارت کا مفہوم یہ ہوگا کہ عملِ إذَن اسی وقت متحقق ہوگا جب اس کے مدخول فعل مضارع سے زمانۂ استقبال مراد ہو۔ اور اگر زمانۂ حال مراد ہو تو فعل مضارع پر بجائے نصب رفع واجب ہوگا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ ضمیر ھو کا مرجع "الجواب و الجزاء" بتاویل کلّ واحد یا بتاویل المجموع من حیث المجموع ہو۔

ترکیب قوله: وإذن للجواب الخ:۔"و" حرف عطف یا حرف استیناف، "إذَنْ" مراد اللفظ مبتدا، "لام" حرف جار، "الجواب" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الجزاء" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وهو لا يتحقق الخ:۔ "و" حرف عطف، "هو" ضمیر مبتدا، "لا يتحقق" فعل مضارع منفی، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، "إلّا" حرف استثنا، "فی" حرف جار، "الزمان" موصوف، "ال" حرف تعریف، "مستقبل" اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف لغو ہوا۔ "لا يتحقق "فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

اعتراض :۔ جار مجرور اِسم نہیں، اور مستثنیٰ اسم ہی ہوتا ہے، پھر جار مجرور کو مستثنیٰ کہنا کس طرح درست ہوگا؟۔

جواب:۔ مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے، مگر یہاں پر مستثنیٰ حقیقت میں مجرور ہے جو مفعول بہ غیر صریح اور اسم ہے۔ البتہ ترکیب میں اسی طرح تعبیر کرتے ہیں جیسے مذکور ہوا۔ ایسے تمام مقامات پر اسی طرح سمجھنا چاہیے۔

قوله: فهي لا تدخل الخ ۔ "فا" حرف عطف برائے تفریع، "هي" ضمیر مبتدا، "لا تدخل" فعل با فاعل، "إلّا" حرف استثنا، "علی" حرف جار، "الفعل" موصوف، "ال" حرف تعریف، "مستقبل" اسم فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل إذن تدخل الجنة الخ:۔"مثل" مضاف، "إذن تدخل الجنة" مراد اللفظ ذو الحال مجرور تقدیراً، "فی" حرف جار، "جواب" مضاف، "مَنْ" اسم موصول، "قال" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "أسلمت" مراد اللفظ ہو کر مقولہ، قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتاً اسم فاعل کا، ثابتاً بترکیب سابق حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ:۔ "إذَن" حرف ناصب، "تدخل" فعل با فاعل، "الجنة" مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أسلمت" فعل، اس میں "تا" ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

النوع السادس:

حروف تجزم الفعل المضارع. وهي[1] خمسة أحرف: لم و لما و ولام الأمر ولا النهي[2] وإن للشرط والجزاء.

فلم[3] تجعل المضارع ماضيا منفيا، مثل: لم يضرب، بمعنى: ما ضرب[4].

(۱) قوله: وهي خمسة:۔ لم، لمّا، لام امر اور لائے نہی یہ چاروں ایک فعل کو جزم دیتے ہیں اور إن شرطیہ دو فعل کو جزم دیتا ہے۔

(۲) قوله: ولا النهي:۔ لائے نافیہ اور لائے زائدہ سے احتراز ہے؛ کیوں کہ یہ دونوں جازم نہیں ہوتے۔ جیسے: لا يضرب. لا أُقسم بيوم القيمة.

(۳) قوله: فلم تجعل:۔ یعنی لم مضارع کو بمعنی ماضی منفی کر دیتا ہے۔ یہی مذہب جمہور ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ لفظ مضارع کو لفظ ماضی منفی کر دیتا ہے، جیسا کہ بعض نحویوں نے کہا ہے۔

(۴) قوله: بمعنى ما ضرب:۔ سیبویہ کے کلام سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ جس طرح قد اثبات میں تقریب کا افادہ کرتا ہے، اسی طرح "ما" نفی میں تقریب کا افادہ کرتا ہے، بخلاف "لَم" کہ وہ زمانۂ گذشتہ میں انتفائے فعل پر دلالت کرتا ہے، عام ازیں کہ انتفائے فعل زمانۂ گذشتہ قریب میں ہو یا بعید میں۔ پس "لَم" اور "مَا" زمانۂ گذشتہ میں انتفائے فعل پر دلالت کرنے میں متفق ہیں، تقریب نفی کے اعتبار سے مختلف، کہ "ما" تقریب نفی کا افادہ کرتا ہے، اور لَم نہیں کرتا۔ حاصل یہ کہ زمانۂ گذشتہ میں انتفائے فعل پر دلالت مَا اور لَم میں مشترک فیہ، اور تقریب نفی پر دلالت مختلف فیہ۔ لہذا معلوم ہوا کہ شارح رحمہ اللہ کے قول بمعنی "ما ضرب" سے مقصود معنی مشترک فیہ ہے، اور مراد یہ ہے کہ "لم يضرب" زمانۂ گذشتہ میں انتفائے ضرب پر دلالت کرنے کے اعتبار سے بمعنی ما ضَرَبَ ہے۔

ترکیب قوله: النوع السادس:۔ "النوع" موصوف، "السادس" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "حروف" موصوف، "تجزم" فعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الفعل" موصوف، "ال" حرف تعریف، مضارع بترکیب معلوم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهي خمسة أحرف الخ:۔ "و" حرف استیناف، "هي" ضمیر مبتدا، "خمسة" ممیز مضاف، "أحرف" تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، "لَم" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "لمّا" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "لام" مضاف، "الأمر" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، "و" حرف عطف، "لا" مضاف، "النهي" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، "و" حرف عطف، إن مراد اللفظ ذو الحال، "لام" حرف جار، الشرط معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الجزاء" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتةً مقدر کا، ثابتة بترکیب سابق حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر معطوف، لَم معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر خبر، هي مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ یہاں بھی لَم کو أحدها، اور لمّا کو ثانيها، اور لام الأمر کو ثالثها، اور لا النهي کو رابعها، اور إن للشرط والجزاء کو خامسها کی خبر قرار دے سکتے ہیں۔

قوله: فلم تجعل الخ:۔ "فا" برائے تفصیل، "لَم" مراد اللفظ مبتدا، "تجعل" فعل مضارع، اس میں هي ضمیر پوشیدہ فاعل، "المضارع" مفعول بہ اول، "ماضيًا" موصوف، "منفيًا" اسم مفعول، اس میں هو ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصّلہ ہوا۔

قوله: مثل لم يضرب الخ:۔ مثل مضاف، "لم يضرب" مراد اللفظ ذو الحال، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "ما ضرب" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتًا اسم فاعل کا، ثابتًا بترکیب سابق حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "لم يضرب" فعل مضارع مجزوم، اس میں هو ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ما ضرب فعل، اس میں هو ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ولما مثل لم، لكنها مختصة بالاستغراق،[1] مثل: لما يضرب زيد، أي: ما ضرب[2] زيد في شيء من الأزمنة الماضية.

ولام[3] الأمر وهي لطلب الفعل[4]، إما عن الفاعل الغائب، مثل: ليضرب. أو عن الفاعل المتكلم،[5] مثل: لأضرب ولنضرب.

(۱)**قوله: بالاستغراق**:۔ یعنی وقت انتفا سے وقت تکلم تک استمرار نفی کے افادہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اسی وجہ سے اس کا فائے تعقیب کے بعد آنا جائز نہیں، بخلاف لَم کہ اس کا آنا جائز ہے، جیسا کہ عرب کہتے ہیں: "قُمتُ فلم تقُم". اور قمتُ فلمّا تقُم نہیں کہتے۔

(۲)**قوله: أي ما ضرب زيد**: ۔یعنی وقت انتفا سے وقت تکلم تک ہر زمانہ میں ضرب منتفی رہی، بخلاف "لَم یضرب" کہ یہ ضرب کی مطلق نفی پر دلالت کرتا ہے، انتفا کا استمرار وقت تکلم تک اس کے مدلول میں داخل نہیں۔ اسی لیے کبھی استمرار کے ساتھ پایا جاتا ہے، کبھی بغیر استمرار۔

(۳)**قوله: ولام الأمر**:۔ یہ لام مکسور ہوتا ہے اور بر لغت سلیم مفتوح۔ "واو" اور "فا" اور "ثُمّ" کے بعد ساکن ہو جاتا ہے، جیسے: فَلْيَسْتَجِيبُوْا لِيْ، اور وَلْيُؤمِنُوا بِي، اور ثُمّ لْيَقْضُوْا میں۔ یہ لام اس لیے مکسور ہوتا ہے تاکہ اس میں اور لام ابتدا میں فرق ہو جائے جو مضارع پر داخل ہوتا ہے، یا اس لیے کہ اسے لام جارہ سے مشابہت ہے، تو جیسے وہ مکسور اسی طرح یہ بھی مکسور۔

(۴)**قوله: لطلب الفعل**:۔ یعنی وہ فعل جس پر لام داخل ہے، اس لیے جائز ہے کہ فعلِ ترک ہو، جیسے: لِیَترُك۔

(۵)**قوله: عن الفاعل المتكلم**:۔ اس صورت میں لام کا دخول بہت قلیل ہے؛ کیوں کہ انسان کا خود کو حکم دینا بہت کم ہوتا ہے، متکلم خواہ واحد ہو، جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول: "قوموا فلأ صلّ لكم۔" خواہ مع الغیر، جیسے: "وَ لْنحمل خطاياكم۔"

ترکیب قوله: ولما مثل لم الخ:۔ "وَ" حرف عطف یا حرف استیناف، "لَمّا" مراد اللفظ مبتدا، "مثل" مضاف، "لَم" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

لکنّ حرف مشبہ بالفعل، "ها" ضمیر منصوب اسم، "مُختصّة" اسم مفعول، اس میں "هي" ضمیر نائب فاعل، "با" حرف جار، "الاستغراق" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل لما يضرب الخ:۔مثل مضاف، "لما يضرب زيدٌ" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "ما ضرب زيدٌ الخ" مراد اللفظ عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: ۔ لَمّا یضرب فعل مضارع منفی، "زید" فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ما ضربَ" فعل ماضی منفی، "زید" فاعل، "في" حرف جار، "شيءٍ" موصوف، "مِنْ" حرف جار، "الأزمنة" موصوف، "ال" بمعنی التی اسم موصول، "ماضية" اسم فاعل، اس میں هي ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، ثابت بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، ما ضرب فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ولام الأمر الخ:۔ "وَ" حرف عطف، "لام" مضاف، "الأمر" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے اول، "وَ" زائدہ، "هي" ضمیر مبتدائے دوم، "لام" حرف جار، "طلب" مصدر مضاف، "الفعل" مضاف الیہ، إمّا حرف تردید، "عن" حرف جار، الفاعل الغائب بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، عن حرف جار، "الفاعل المتكلم" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "أو" حرف عطف، "عن" حرف جار، "المفعول الغائب" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "أو" حرف عطف، "عن" حرف جار، "المفعول المخاطب" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "أو" حرف عطف، "عن" حرف جار، "المفعول المتكلم" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرف لغو، "طلب" مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق خبر، "هي" مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل ليضرب الخ:۔ مثل مضاف، "لیضرِب" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: لِیضرِبْ فعل امر بااللام، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ: بقیہ مثالوں کی ترکیب بھی اسی طرح کریں، مراد اللفظ کے اعتبار سے ہو یا مراد المعنی کے اعتبار سے۔ صرف اتنا فرق ہوگا کہ فعل مجہول میں ضمیر نائب فاعل ہوگی اور معروف میں فاعل۔

أو عن المفعول الغائب،[1] مثل: ليضرب. أو عن المفعول المخاطب، مثل: لتضرب. أو عن المفعول المتكلم، مثل: لأضرب ولنضرب.

ولا النهي وهي ضد لام الأمر، أى: لطلب[2] ترك الفعل، إما عن الفاعل الغائب أو المخاطب أو المتكلم،[3] مثل: لايضرب، ولا تضرب، ولا أضرب، ولا نضرب.

وإن[4] وهي تدخل[5] على الجملتين،

---

(1)قوله: أو عن المفعول الغائب :- **سوال**: فعل فاعل سے صادر ہوتا ہے تو مفعول سے طلب کرنے کا کوئی معنی نہیں۔ **جواب**: مراد فعل سے یہاں معنی مصدری ہے، خواہ مبنی للفاعل ہو یا مبنی للمفعول۔ لِيَضْرِبْ زيدٌ میں مطلوب ضرب بمعنی ضاربیت ہے، اور لِيُضْرَبْ زيدٌ میں مطلوب ضرب بمعنی مضروبیت ہے اور یہ درحقیقت طلب ضرب، فاعل محذوف سے ہے، یعنی: لِيَضْرِبه أحدٌ کوئی اسے مارے۔ اور جب کوئی اسے مارے گا تو وہ مضروب ہوگا۔ اس سے عدول کیا تاکہ یہ معلوم ہو کہ غرض اصلی اس کا مضروب ہونا ہے کسی کا مارنا مقصود اصلی نہیں، اگرچہ ایک دوسرے کے بغیر متحقق نہ ہوگا، مقصود کے اعتبار سے دونوں باتوں میں بیّن فرق ہے۔

سوال: أو عن الفاعل المخاطب کیوں نہیں کہا؟ جیسے ایک قراءت میں ہے: فبذٰلك فلتفرحوا، اور حدیث میں ہے: لتأخذوا مصافكم۔

جواب: فاعل مخاطب پر لام کا دخول اقل قلیل ہے، اسی لیے ترک کر دیا۔

(2)قوله: لطلب ترك الفعل :- اور بعض نے کہا کہ برائے طلب عدم فعل ہوتا ہے۔ مراد فعل سے وہ فعل ہے جس پر لَا داخل کیا جائے، اگرچہ وہ فعل ترک ہو۔ پس اگر فعل ترک پر داخل کیا گیا تو برائے طلب ترک الترک ہوگا۔ اور لائے نہی تصرف میں لام امر سے عام ہے؛ کیوں کہ یہ مضارع کے تمام صیغوں پر داخل ہو کر عمل کرتا ہے، بخلاف لام امر کہ وہ حاضر کے چھ صیغوں پر داخل ہی نہیں ہوتا، چہ جائے کہ عمل کرے۔ اسی لیے شارح علیہ الرحمہ نے اس کے عموم کو "إمّا عن الفاعل الغائب الخ" سے بیان فرمایا ہے۔

(3)قوله: أو المتكلم :- یہ لام امر کی طرح قلیل ہے۔

(4)قوله: وإن :- یہ کلمات شرط میں اصل ہے، اسی لیے قرینہ کے وقت شعر میں اس کی شرط وجزا دونوں کا حذف کرنا جائز ہے، جیسے:

قالتْ بناتُ العَمِّ یا سلمیٰ وإن كان فقيرًا مُعْدِمًا قالتْ وإنْ

دوسرے "إن" کی شرط "كان فقيرًا معدمًا" اور جزا "رضيتُه" بصیغۂ متکلم محذوف ہے، اور اول کی صرف جزا محذوف ہے اور وہ یہی ہے، مگر بصیغۂ مخاطبہ۔ اور صرف شرط کا حذف نثر میں بھی جائز ہے، جب کہ شرط منفی بہ لا ہو، جیسے: "ايتني وإلّا أضربك"، أي: وإن لا تأتِني أضربكَ۔ اور شعر میں بدرجۂ اولی، جیسے:

فَطَلِّقْها فلستَ لها بكُفوءٍ وإلّا يَعْلُ مفرقَكَ الحُسامُ

بلکہ "لا" موجود ہو تو شرط وجزا دونوں کا حذف جائز ہے، جیسے کافیہ کی مفعول فیہ کی بحث میں ہے: "و ظرف المكان إن كان مبهما قُبِلَ ذلك وإلّا فلا"، أي: إن لا يكن مبهما لا يُقْبَلُ ذلك۔

(5)قوله: وهي تدخل على الجملتين - "إن" چوں کہ شرط وجزا کا طالب ہے، اس لیے دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ مگر جب إن پر کوئی ایسا جملہ مقدم ہو جو جزا سے بے نیاز کر دے تو اس کے بعد صرف شرط ہوتی ہے۔ جیسے أضرب إن ضربتني، کہ اس میں أضرب بصریہ کے نزدیک جزا نہیں؛ کیوں کہ شرط صدر کلام کی مقتضی ہے، جزا قرار دینے سے اس کی صدارت جاتی رہے گی۔ بلکہ أضرب جزا پر دال اور اس کا عوض ہے۔ ایسی صورت میں بصریہ جزا مقدر نہیں نکالتے؛ کیوں کہ مقدم بے نیاز کرتا ہے۔ اور کوفیہ کے نزدیک أضرب جزا ہے، بوجہ تقدم مجزوم نہیں، اور اس پر فا جزائیہ بھی نہیں آتی؛ کیوں کہ ان دونوں باتوں کے لیے تاخیر شرط ہے۔

ترکیب قوله: ولا النهي الخ:- "و" حرف عطف یا حرف استیناف، "لا" مضاف، "النهي" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے اول، "و" زائدہ، "هي" مبتدائے دوم، "ضد" مضاف، "لام" مضاف الیہ مضاف، الأمر مضاف الیہ، "لام" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "ضد" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

أی حرف تفسیر، لام حرف جار، طلب مصدر مضاف، "ترك" مضاف الیہ مضاف، "الفعل" مضاف الیہ، ترك مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا طلب مضاف کا، "إمّا" حرف تردید، "عن" حرف جار، "الفاعل" موصوف، "الغائب" بترکیب معلوم معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "المخاطب" بترکیب معلوم معطوف، "أو" حرف عطف، "المتكلم" بترکیب معلوم معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر صفت، "الفاعل" موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، طلب مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" کا، ثابتة بترکیب سابق خبر مبتدائے محذوف "هي" کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

قوله: مثل لا يضرب: "مثل" مضاف، لا يضرب مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، لا تضرب مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، لا أضرب مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "لا نضرب" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی۔ الخ

برتقدیر ارادۂ معنی:- "لا يضرب" فعل نہی، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ وقس البواقي على هذا۔

قوله: وإن وهي الخ:- "و" حرف عطف یا حرف استیناف، "إن" مراد اللفظ مبتدائے اول، "و" حرف زائد، "هي" ضمیر مبتدائے دوم، "تدخل" فعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "على" حرف جار، الجملتين مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

والجملة الأولى تكون فعلية، والثانية قد تكون فعلية[1] وقد تكون اسمية.[2] وتسمى الأولى شرطا والثانية جزاءً. فإن كان الشرط والجزاء أو الشرط[3] وحده فعلا مضارعا، فتجزمه[4] إن على سبيل الوجوب، مثل: إن تضرب[5] أضرب،

(۱) قوله: فعلية:۔ جیسے: و إِنْ يَنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ۔

(۲) قوله: اسمية: جیسے و إن تُصِبْهُم سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيْهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ۔

(۳) قوله: أو الشرط :۔ اور جزا ماضی ہو، یا امر، یا نہی، یا دعا، یا جملہ اسمیہ۔

(۴) قوله: فتجزمه:۔ یعنی فعل مضارع کو إن علی سبیل الوجوب لفظا جزم دیتا ہے، جب کہ اس کے آخر میں نون جمع مونث اور شروع میں "لَمْ" نہ ہو؛ کیوں کہ پہلی تقدیر پر مضارع مبنی ہے، تو جزم لفظا نہ ہوگا، اور بر تقدیر ثانی عمل جزم لفظا لَمْ کی وجہ سے ہے۔ واضح رہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ لفظا جزم مراد ہو اور اگر لفظا یا محلاً عام مراد ہو تو جزم کا یہ حکم ان شرط و جزا کو بھی شامل ہوگا جو ماضی ہوں، کہ وہ بھی محلاً مجزوم ہوتی ہیں۔

(۵) قوله: إن تضرب أضرب :۔ پہلی مثال قسم اول کی ہے، یعنی شرط و جزا دونوں مضارع ہوں، اور دوسری، قسم ثانی کی، یعنی شرط مضارع اور جزا ماضی۔ اس قسم ثانی کو قبیح قرار دیا گیا ہے؛ کیوں کہ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ کلمۂ شرط کی اَبْعَد یعنی جزا میں معنوی تاثیر ہو کہ ماضی کو بمعنی مستقبل کردے، اور اقرب یعنی شرط میں نہ ہو۔ یا اس لیے کہ اس صورت میں بظاہر مستقبل کا ماضی کے لیے سبب ہونا لازم آتا ہے؛ کیوں کہ شرط سبب ہوتی ہے جزا کے واسطے، حالاں کہ معاملہ برعکس ہے کہ ماضی سبب ہوتا ہے مستقبل کے لیے۔ فتذکر۔

ترکیب قوله: والجملة الأولىٰ الخ:۔ "و" حرف عطف، "الجملة" موصوف، "الأولى" اسم تفضیل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "تكون" فعل ناقص، اس میں "هي" ضمیر اس کا اسم، "فعلية" اسم منسوب، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

والثانية قد تكون الخ:۔ "و" حرف عطف، "الثانية" صفت موصوف مقدر "الجملة" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "قد" برائے تقلیل، "تكون" فعل ناقص، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ اس کا اسم، "فعلية" اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "تكون" فعل ناقص، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ اس کا اسم، "اسمية" اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وتسمى الأولىٰ شرطاً الخ:۔ "و" حرف عطف، "تسمّى" فعل مجہول، "الأولى" اسم تفضیل، اس میں هي ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر "الجملة" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الثانية" صفت موصوف مقدر الجملة کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل، "شرطاً" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "جزاءً" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، تسمّى فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فإن كان الشرط والجزاء الخ:۔ "فا" برائے تفصیل، "إنْ" حرف شرط، "كان" فعل ناقص، "الشرط" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الجزاء" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ، "أوْ" حرف عطف، "الشرط" ذو الحال، "وحد" مضاف، "ه" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر کان کا اسم، "فعلاً" موصوف، مضارعًا بترکیب معلوم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر کان کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "فا" جزائیہ، "تجزم" فعل، "ه" ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، "إن" مراد اللفظ فاعل، "على" حرف جار، "سبيل" مضاف، "الوجوب" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجروم مل کر ظرف لغو، "تجزم" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

قوله: مثل إن تضرب أضرب الخ:۔ مثل مضاف، "إن تضرب أضرب" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، إن تضرب ضربت مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "إن تضرب فزيد ضارب" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "إنْ" حرف شرط، تضرب فعل مضارع، اس میں أنت پوشیدہ، جس میں أن ضمیر فاعل، "تَ" علامت خطاب، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "أضرب" فعل، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

وإن تضرب ضربت، وإن تضرب[1] فزيد ضارب. وإن كان الجزاء وحده فعلا مضارعا، فتجزمه على سبيل الجواز، نحو: إن ضربت أضرب[2].

(۱) قوله: إن تضرب فزيد ضارب: یہ جزا کے جملہ اسمیہ ہونے کی مثال ہے۔ اور امر کی مثال، جیسے: إنْ تلقَه فاكرمه. اور نہی کی، جیسے: إن تلقه فلا تُهِنْه. اور دعا کی، جیسے: إنْ تكرمني فيرحمك الله. اور استفہام، جیسے: إن تتركنا فمَنْ يرحمُنا۔

(۲) قوله: إن ضربت أضرب: اس میں جزم اور رفع دونوں جائز ہیں، وجہ جزم یہ کہ جازم موجود اور مانع مفقود، یہ اکثر و متفق علیہ ہے۔ اور وجہ رفع یہ کہ صورت ھذا میں کلمہ شرط و جزا کے درمیان ماضی حائل ہوگئی جس کی وجہ سے کلمۂ شرط کے عمل میں ضعف پیدا ہوگیا، تو جب اس نے شرط میں لفظاً عمل نہیں کیا حالاں کہ وہ قریب تھی تو جزا میں کیوں کر کرے گا جب کہ وہ بعید ہے، جازم کا عمل تو یوں منتفی ہوا، اور ناصب کوئی ہے نہیں تو مضارع مرفوع ہی رہا۔

ترکیب:۔ "إنْ" حرف شرط، "تضرب" بترکیب سابق شرط، ضربتُ فعل، اس میں "تا" ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"إنْ" حرف شرط، تضرب بترکیب سابق شرط، "فا" جزائیہ، زید مبتدا، "ضاربٌ" اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: وإن كان الجزاء الخ:۔ "و" حرف عطف، "إنْ" حرف شرط، "كان" فعل ناقص، "الجزاء" ذو الحال، "وحده" بترکیب اضافی حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر اسم، "فعلاً" موصوف، "مضارعاً" بترکیب معلوم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "فا" جزائیہ، "تجزم" فعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ہ" ضمیر منصوب مفعول بہ، "على" حرف جار، "سبيل" مضاف، "الجواز" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو إن ضربت أضرب الخ:۔ "نحو" مضاف، "إن ضربت أضرب" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "إنْ" حرف شرط، "ضربتَ" فعل، اس میں "تا" ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "أضرب" فعل، اس میں أنا ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فائدہ: شرط و جزا کے عامل میں اختلاف ہے: سیرافی کے نزدیک دونوں میں کلمۂ شرط عامل ہے، جیسے مبتدا اور خبر میں ابتدا۔ خلیل اور مبرّد کے نزدیک شرط میں کلمۂ شرط، اور جزا میں شرط اور کلمۂ شرط دونوں، جیسے ابتدا عامل ہوتی ہے مبتدا میں، پھر دونوں خبر میں ۔ اور اخفش کے نزدیک شرط میں کلمۂ شرط اور جزا میں شرط، جیسے مبتدا میں ابتدا اور خبر میں مبتدا ۔ اور کوفیہ کے نزدیک شرط مجزوم بکلمۂ شرط اور جزا مجزوم بجوار، جیسے آیت وضو میں ایک قراءت پر "أرجُلكم" مجرور بجوار ہے ۔ اور مازنی کے نزدیک شرط و جزا دونوں مبنی بر سکون ہیں۔

النوع السابع:

أسماء[1] تجزم الفعل المضارع حال[2] كونها مشتملة على معنى إن. وتدخل على الفعلين[3] ويكون الفعل الأول سببا للفعل الثاني. ويسمى الأول شرطا والثاني جزاءً. فإن كان[4] الفعلان مضارعين، أو كان الأول مضارعا دون الثاني، فالجزم واجب في المضارع.

(۱) **قوله: أسماءٌ** :۔ اس نوع میں مذکورہ کلمات جازمہ میں إذما بھی ہے جس کے اسم اور حرف ہونے میں نحوی مختلف ہیں، بعض کے نزدیک اسم اور بعض کے نزدیک حرف ہے ۔ شارح علیہ الرحمہ نے قول اول اختیار کیا ہے۔ اسی لیے سب کو اسما سے تعبیر کیا ہے۔

(۲) **قوله: حال کونها:** اگر اِن کے معنی پر مشتمل نہ ہوں تو عمل نہ کریں گے، جیسے أكرمت من جاءنی میں مَن عامل نہیں؛ کیوں کہ معنیٔ اِنْ پر مشتمل نہیں۔

(۳) **قوله: وتدخل على الفعلين: سوال:** شارح علیہ الرحمہ نے دخول علی الفعلین پر کیوں اقتصار کیا جس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ان اسما کی شرط و جزا دونوں ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوتی ہیں، حالاں کہ ایسا نہیں، بلکہ جزا کبھی جملہ اسمیہ بھی ہوتی ہے، جیسے: "من قتل مومنًا متعمدا فجزاء ہ جهنم"۔

جواب: چوں کہ اِنْ کی بحث میں جزا کا جملہ اسمیہ ہونا بیان کر چکے ہیں اور اِنْ عمل میں ان اسما کی اصل ہے، اور حکم اصل فرع کے لیے بھی ثابت ہوتا ہے، لہٰذا دوبارہ تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہ رہی۔

(۴) **قوله: فإن كان الفعلان الخ:**۔ یہ کلام شرط و جزا کی چار صورتوں پر مشتمل ہے۔ "فإن كان الفعلان مضارعين" ایک صورت پر، اور وہ یہ ہے کہ شرط و جزا دونوں مضارع ہوں۔ "أو كان الأوّل مضارعًا دون الثانی" تین صورتوں پر (۱) شرط مضارع اور جزا ماضی ہو۔ (۲) شرط مضارع اور جزا امر ہو۔ (۳) شرط مضارع اور جزا نہی ہو۔ ان چاروں صورتوں میں مضارع پر جزم واجب ہے؛ کیوں کہ اسمائے مذکورہ "اِنْ" شرطیہ کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے عمل جزم کے مقتضی ہیں، اور مضارع میں عمل لفظی قبول کرنے کی صلاحیت موجود اور موانع معدوم، تو جزم لفظًا واجب۔ البتہ ماضی اور امر مبنی ہونے کی وجہ سے لفظی عمل کے قبول کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ لہٰذا دوسری اور تیسری صورت میں جزا محلًا مجزوم ہوگی، اور چوتھی صورت میں جزا لائے نہی سے لفظًا مجزوم ہوتی ہے، اور ان اسما سے محلًا۔

ترکیب قوله: النوع السابع الخ:۔ "النوع" موصوف، "السابع" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "أسماء" موصوف، "تجزم" فعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الفعل" موصوف، "المضارع" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، حال مضاف "کون" مصدر مضاف الیہ مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، "مشتملةً" اسم فاعل، اس میں هي ضمیر پوشیدہ فاعل، "على" حرف جار، "معنی" مضاف، "اِنْ" مراد اللفظ مضاف الیہ، معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، کون مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ (اسم) اور خبر سے مل کر مضاف الیہ، حال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، تجزم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وتدخل على الفعلين:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "تدخل" فعل، "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "على" حرف جار، "الفعلين" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: ويكون الفعل الأول الخ:۔ "و" حرف عطف، "یکون" فعل ناقص، "الفعل" موصوف، "الأول" اسم تفضیل، اس میں "هوَ" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم، "سببًا" موصوف، "لام" حرف جار، "الفعل" موصوف، "الثانی" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتًا" مقدر کا، ثابتًا بترکیب سابق صفت، "سببًا" موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: ويسمى الأول:۔ "و" حرف عطف، "یسمی" فعل مجہول، "الأول" بترکیب سابق صفت موصوف مقدر الفعل کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الثانی" صفت موصوف مقدر "الفعل" کی۔ موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل، "شرطًا" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، جزاءً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فإن كان الفعلان الخ:۔ "فا" حرف تفصیل، "اِنْ" حرف شرط، "کان" فعل ناقص، "الفعلان" اس کا اسم، "مضارعین" خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "کان" فعل ناقص، "الأوّل" اسم تفضیل بترکیب سابق صفت موصوف مقدر الفعل کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم، "مضارعًا" خبر، "دونَ" مضاف، "الثاني" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط، "فا" جزائیہ، "الجزم" مبتدا، "واجب" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فی" حرف جار، "المضارع" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، واجب اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "الجزم" مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

وهي تسعة أسماء: مَنْ و ما وأيّ[١] ومتى وأينما وأنّى ومهما و حيثما وإذما.

فمن[٢] وهو لا يستعمل إلا في ذوي العقول،[٣] نحو: من يكرمني أكرمه، أي: إن يكرمني زيد أكرمه، وإن يكرمني عمرو أكرمه.

---

(١) قوله: وأيّ:۔ اسی طرح أيّة برائے مونث۔ مصنف نے بوجہ شرافت مذکر کے بیان پر اکتفا کیا، یا اس لیے ذکر نہیں کیا کہ اس کے ثبوت میں کلام ہے کہ عامۂ کتب میں اسمائے جوازم کی فہرست میں ایٌ کو شمار کیا ہے اور أيّة کا کوئی تذکرہ نہیں کیا، اور ایسے مقام پر سکوت دلیل نفی ہوتا ہے۔ لیکن زیر بحث اسمائے موصولات، کافیہ اور اس کی شرح غایۃ التحقیق میں ہے: "و أي: للمذكر بمعنى الذي، و أيّة للمونث بمعنى التي"۔

(٢) قوله: فمن:۔ لفظ 'مَنْ' اگر چہ مفرد مذکر ہے، مگر مثنی، مجموع اور مونث کی بھی صلاحیت اس میں موجود ہے۔ اسی لیے مثنی مراد لینے کی تقدیر پر ضمیر تثنیہ کا لوٹانا، اور مجموع مراد لینے کی تقدیر پر ضمیر جمع کا لوٹانا، اور مونث مراد لینے کی تقدیر پر ضمیر مونث کا لوٹانا، باعتبار رعایت معنی درست ہوتا ہے۔ لیکن رعایت لفظ استعمال میں اکثر ہے۔ جیسے: "وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحاً يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَداً" میں "خالدين" بصیغۂ جمع رعایت معنی کی بنا پر ہے، اور "يؤمن" و"يعمل" بصیغۂ مفرد اور "يدخله" بضمیر مفرد رعایت لفظ پر مبنی ہے۔ اسی طرح اسم اشارہ کا إفراد باعتبار لفظ، اور جمعیت باعتبار معنی ہوتی ہے۔

(٣) قوله: ذوي العقول:۔ عقول عقل بمعنی علم کی جمع ہے۔ اب لفظ ذوی العقول باری تعالی کو بھی شامل ہوگا، اور اگر عقل بمعنی قوت درّاکہ کی جمع ہو، جس میں اشیا کی صورتیں منتقش ہوتی ہیں، تو باری تعالی کو شامل نہ ہوگا کہ وہ ایسی قوت سے پاک ہے۔ اور لفظ مَنْ لا یعقل کے لیے بطور حقیقت نہیں آتا، البتہ مقام تغلیب میں لا یعقل کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے: "من تشتر أشتر، أي: إن تشتر غلامًا أشتر غلامًا، و إن تشتر فرسًا أشتر فرسًا۔ اور تغلیب از قبیل مجاز ہے۔

ترکیب قوله: وهي تسعة أسماء الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "هي" ضمیر مبتدا، "تسعة" ممیّز مضاف، "أسماء" تمیز مضاف الیہ، ممیّز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، "مَنْ" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ما" مراد اللفظ معطوف۔ اسی طرح إذما تک سبھی مراد اللفظ معطوف ہوں گے۔ معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر خبر، "هي" مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

سابق کی طرح یہاں بھی یہ ترکیب کی جاسکتی ہے کہ مَنْ کو "احدها" اور "ما" کو "ثانيها"، اور "أيّ" کو "ثالثها"، اور "متى" کو "رابعها"، اور "أينما" کو "خامسها"، اور "أنّى" کو "سادسها"، اور "مهما" کو "سابعها"، اور "حيثما" کو "ثامنها"، اور "إذما" کو "تاسعها" مبتدائے مقدر کی خبر قرار دیں۔

قوله: فمن وهو الخ:۔ "ف" حرف تفصیل، "مَنْ" مبتدائے اول، "و" زائدہ، "هو" مبتدائے دوم، "لا يستعمل" فعل مضارع منفی، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "إلا" حرف استثنا، "في" حرف جار، "ذوي" مضاف، "العقول" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنی مفرغ ہو کر ظرف لغو، "لا يستعمل" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: نحو من يكرمني الخ:۔ "نحو" مضاف، "مَن يكرمني أكرمه" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "إن يكرمني زيدٌ أكرمه" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "إن يكرمني عمرو أكرمه" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "مَنْ" شرطیہ مبتدا، "يكرم" فعل، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، "ن" وقایہ کا، "ي" ضمیر منصوب مفعول بہ، "يكرم" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط، "أكرم" فعل مضارع، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ہ" ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر، "من" مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"إن" حرف شرط، "يكرم" فعل مضارع، "ن" وقایہ کا، "ي" ضمیر منصوب مفعول بہ، "زيدٌ" فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "أكرم" فعل مضارع، "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ہ" ضمیر منصوب مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"إن يكرمني عمرو أكرمه" کی ترکیب بھی اسی طرح کریں۔

وما[1] وهو لا يستعمل[2] إلا في غير ذوى العقول غالبا، نحو: ما تشتر أشتر، أى: إن تشتر الفرس أشتر الفرس، وإن تشتر الثوب أشتر الثوب.

وأي[3] وهو لا يستعمل إلا في ذوى العقول.[4]

(١)قوله: وما:۔ باعتبار لفظ، مفرد و مذکر اور باعتبار معنی، مثنی و مجموع و مونث کی صلاحیت "مَن" کی طرح اس میں بھی موجود ہے۔

(٢)قوله: وهو لا يستعمل الخ:۔ یعنی کلمہ "مَا" اکثر غیر ذی علم میں مستعمل ہوتا ہے، اور کبھی مجہول الماہیۃ میں استعمال کیا جاتا ہے ۔ جیسے: "ما تشتر أشتر"۔ مجہول الماہیۃ کا امتیاز بقرینۂ مقام ہوگا۔ اور بعض نحویوں نے کہا ہے کہ زمانیہ بھی آتا ہے، جیسے: ''فما استقاموا لكم فاستقيموا لهم۔" (ترجمہ: تو جب تک وہ تمھارے لیے عہد پر قائم رہیں، تم ان کے لیے قائم رہو۔) "مَا" استفہامیہ بھی ہوتا ہے، جیسے: "ما تلك بيمينك يا موسى" اور موصولہ بھی، جیسے: "وَالسَّماء وَ ما بَنَاهَا" (ترجمہ: اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم) اور موصوفہ بھی، جیسے: "الكلام ما تضمّن كلمتين بالإسناد"۔

(٣)قوله: وأيّ:۔ بفتح ہمزہ و تشدید یا، اسمائے شرط میں صرف یہی معرب ہے، باقی سب مبنی ہیں، وجہ اعراب یہ ہے کہ اس کی اضافت مفرد کی طرف لازم ہے اور التزام إضافت إلى المفرد اسم متمکن کے خواص سے ہے، تو یہ اسم متمکن ہوا، اور اسم متمکن معرب ہے، تو "أيّ" معرب ہوا۔ "أیّ" چند قسم پر ہے: (١) شرطیہ، جیسے: کتاب کی مثال ۔ (٢) استفہامیہ، جیسے: أيهم أخوك۔ (٣) موصولہ، جیسے: "ثم لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ أَيُّهُم أَشَدُّ على الرَّحْمٰنِ عِتِياً"۔ (ترجمہ: پھر ہم ہر گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بے باک ہوگا۔) (٤) موصوفہ، جیسے: يا أيها النبي۔ (٥) وصفیہ، جیسے: مررت برجل، أيِّ رجلٍ، أى: كاملٍ في الرّجوليّة۔

(٤)قوله: إلا في ذوى العقول:۔ اس کے استعمال کا ذوی العقول میں حصر نہیں؛ کیوں کہ غیر ذو العقول میں بھی شائع ہے۔ جیسے: أيما الأجلَين قضيتُ فلا عُدْوَان عَلَيَّ، كذا في شرح الشرح ، لیکن کافیہ کی عبارت "و أى وأيّة كمَنْ" سے مفہوم ہوتا ہے کہ مَن کی طرح یہ بھی ذوی العقول میں حقیقت ہے۔ تو غیر ذوی العقول میں "مَن" کی طرح اس کا استعمال بھی مجازی ہوا، لہٰذا قول مذکور میں حصر باعتبار حقیقت ہے، اور پیش کردہ مثال میں استعمال بطور مجاز ہے۔ والله تعالىٰ أعلم۔

ترکیب قوله: وما وهو لا يستعمل الخ:۔ "و" حرف عطف، "ما" مراد اللفظ مبتدائے اول، "و" زائدہ، "هو" ضمیر منفصل مبتدائے دوم، "لا يستعمل" فعل مضارع مجہول، "هو" ضمیر نائب فاعل، "إلّا" حرف استثنا، "في" حرف جار، "غير" مضاف، "ذوى" مضاف الیہ مضاف، "العقول" مضاف الیہ، "ذوى" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا غیر مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنی مفرغ ہو کر ظرف لغو، "غالباً" اسم فاعل، اس میں هو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت "استعمالاً" یا "زماناً" موصوف مقدر کی، "استعمالاً" موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق، یا "زمانًا" موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول فیہ، "لا يستعمل" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول مطلق یا مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو ما تشتر أشتر الخ:۔ "نحو" مضاف، "ما تشتر أشتر" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أى" حرف تفسیر، "إن تشتر الفرس أشتر الفرس" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "إن تشتر الثوب أشتر الثوب" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "مَا" اسم شرط مفعول بہ مقدم، "تشتر" فعل مضارع، اس میں أنت پوشیدہ، جس میں "أنْ" ضمیر فاعل، "ت" علامت خطاب، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ "أشتر" فعل، "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"إنْ" حرف شرط، "تشتر" فعل مضارع، اس میں أنت پوشیدہ، جس میں "أنْ" ضمیر فاعل، "ت" علامت خطاب، "الفرس" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "أشتر" فعل مضارع، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الفرس" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"إنْ تشتر الثوب أشتر الثوب" کی ترکیب بھی اسی طرح کریں۔

قوله: وأيّ الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "أیّ" مبتدائے اول، "و" زائدہ، "هو" مبتدائے دوم، "لا يستعمل" فعل مضارع مجہول، اس میں هو ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "إلّا" حرف استثنا، "في" حرف جار، "ذوى" مضاف، "العقول" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنی مفرغ ہو کر ظرف لغو، "لا يستعمل" فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

وتلزمه[1] الإضافة، مثل: أيهم يضربني أضربه، أي: إن يضربني زيد أضربه، وإن يضربني عمرو أضربه.

و متى[2] وهو للزمان، مثل: متى تذهب أذهب، أي: إن تذهب اليوم أذهب اليوم، وإن تذهب غدا أذهب غدا.

وأينما وهو للمكان،[3]

(۱) قوله: وتلزمه الإضافة :۔ اگر مضاف الیہ نکرہ ہے، تو لفظ "أيّ" بمنزلۂ لفظ "کل" ہوگا ۔ جیسے: "أيّ رجل" بمعنی "کل رجل"، و"أيّ رجلين" بمعنی "کل رجلين"، اور "أيّ رجال" بمعنی "کل رجال"۔ اور اگر مضاف الیہ معرفہ ہے، تو لفظ "أيّ" بمعنی "بعض من الرجال"، لیکن لفظ "ما" سے ملنے کے وقت اضافت سے مستثنی ہوجاتا ہے، جیسے آیت کریمہ: "أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ"۔

(۲) قوله: متى :۔ ظرفیت کی بنا پر منصوب ہوکر مستعمل ہوتا ہے، اور کبھی استفہامیہ بھی آتا ہے ۔ جیسے: متى نصر الله ۔

(۳) قوله: وهو للمكان :۔ بتقدیر مضاف، أی: "لاستغراق المكان"، یعنی برائے استغراق آتا ہے، اور مائے زائدہ سے ملنے کے وقت استغراق وابہام کی تاکید ہوجاتی ہے، جیسے: "أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ"۔ یہ استفہامیہ نہیں آتا۔

ترکیب قوله: وتلزمه الإضافة:۔ "و" حرف عطف، "تلزم" فعل مضارع، "ہ" ضمیر منصوب مفعول بہ، "الإضافة" فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل أيهم يضربني الخ:۔ "مثل" مضاف، "أيهم يضربني أضربه" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "إن يضربني زيد أضربه" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "إن يضربني عمرو أضربه" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "أی" مضاف، "هُم" میں "ها" ضمیر مجرور، مضاف الیہ، "م" علامت جمع، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "يضرب" فعل مضارع، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ن" وقایہ کا، "يا" ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، "أضرب" فعل مضارع، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ہ" ضمیر منصوب مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

"إن" حرف شرط، "يضرب" فعل مضارع، "ن" وقایہ کا، "يا" ضمیر منصوب مفعول بہ، "زيد" فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، "أضرب" فعل مضارع، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ہ" ضمیر منصوب مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ "إن يضربني عمرو أضربه" کی ترکیب بھی اسی طرح کریں۔

قوله: ومتى الخ:۔ "و" حرف عطف، "متى" مراد اللفظ مبتدائے اول، "و" زائدہ، "هو" ضمیر مبتدائے دوم، "لام" حرف جار، "الزمان" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتٌ اسم فاعل کا، ثابتٌ بترکیب سابق خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "متى تذهب أذهب" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "إن تذهب اليوم أذهب اليوم" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "إن تذهب غدًا أذهب غدًا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، "مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "متى" اسم شرط مفعول فیہ مقدم، "تذهب" فعل مضارع، اس میں أنتَ پوشیدہ، جس میں "أنْ" ضمیر فاعل، "ت" علامت خطاب، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، "أذهب" فعل مضارع، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"إن" حرف شرط، "تذهب" فعل، "أنت" فاعل، "اليوم" مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، "أذهب" فعل، "أنا" فاعل، "اليوم" مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"إنْ" حرف شرط، "تذهب" فعل مضارع، اس میں "أنتَ" بطریق سابق فاعل، "غدًا" مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، "أذهب" فعل مضارع، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "غدًا" مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: وأينما الخ:۔ "و" حرف عطف، "أَيْنَمَا" مراد اللفظ مبتدائے اول، "و" زائدہ، "هو" ضمیر مبتدائے دوم، "لام" حرف جار، "المكان" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتٌ اسم فاعل کا، ثابتٌ بترکیب سابق خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

مثل: أينما تمش أمش، أي: إن تمش إلى المسجد أمش إلى المسجد، وإن تمش إلى السوق أمش الى السوق.

وأنّى[١] وهو أيضاً[٢] للمكان، مثل: أنى تكن أكن، أي: إن تكن في البلدة أكن في البلدة، وإن تكن في البادية أكن في البادية.

(١) **قوله: وأنّیٰ:**۔ جیسے: أنی شرطیہ آتا ہے، اسی طرح استفہامیہ بھی، اس وقت کبھی بمعنی "من أین" ہوتا ہے، جیسے: "أني لك هذا"، اور کبھی بمعنی "کیف"، جیسے: "أنی یوفکون"، اور کبھی بمعنی "متی"، جیسے: "فاتوا حرثکم أنی شئتم"۔

(٢) **قوله: أیضاً:**۔ "اض" فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے۔ اس کے استعمال کے لیے دو شرطیں ہیں: (١) یہ کہ استعمال ان دو چیزوں میں ہو جو کسی حکم میں مشترک ہوں۔ جیسے: یہاں پر "أنیٰ" اور "أینما" دو چیزیں ہیں، اور برائے مکان ہونے میں اشتراک ہے۔ (٢) یہ کہ بیان حکم میں ہر ایک کا دوسرے سے استغنا ممکن ہو، جیسے: یہاں پر کہ "أنیٰ" اپنے بیان حکم میں "أینما" کا، اور "أینما" اپنے بیان حکم میں "أنیٰ" کا محتاج نہیں۔

ترکیب قوله: مثل أينما تمش الخ:۔ "مثل" مضاف، "أینما تمشِ أمشِ" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "إنْ تمش إلی المسجد أمشِ إلی المسجد" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "إنْ تمش إلی السوق أمش إلی السوق" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، "مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "أینما" اسم شرط مفعول فیہ مقدم، "تمشِ" فعل مضارع، اس میں "أنت" پوشیدہ، جس میں "أنْ" ضمیر فاعل، "ت" علامت خطاب، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "أمش" فعل مضارع، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"إنْ" حرف شرط، "تمش" فعل مضارع، اس میں "أنتَ" بطریق سابق فاعل، "إلی" حرف جار، "المسجد" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "تمش" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "أمشِ" فعل مضارع، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "إلی" حرف جار، "المسجد" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"إن تمش إلى السوق أمش إلى السوق" کی ترکیب بھی اسی طرح کریں۔

قوله: وأنّیٰ وهو أیضاً الخ:۔ "و" حرف عطف، "أنیٰ" مراد اللفظ مبتدائے اول، "و" زائدہ، "هو" ضمیر مبتدائے دوم، "لام" حرف جار، "المکان" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"أیضاً" مفعول مطلق، "اض" فعل مقدر کا (جس کی تقدیر سماعاً واجب ہے) "اض" فعل ماضی معروف، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔

قوله: مثل أنی تکن أکن الخ:۔ "مثل" مضاف، "أنی تکن أکن" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "إن تکن فی البلدة أکن فی البلدة" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "إن تکن فی البادیة أکن فی البادیة" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "أنیٰ" اسم شرط مفعول فیہ مقدم، "تکن" فعل مضارع تام، بمعنی "تثبت"، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "أکن" فعل مضارع تام، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"إنْ" حرف شرط، "تکن" فعل مضارع تام، اس میں "أنتَ" بطریق سابق فاعل، "في" حرف جار، "البلدة" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "أکن" فعل مضارع تام، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فی" حرف جار، "البلدة" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"إن تکن فی البادیة الخ" کی ترکیب بھی اسی طرح کریں۔

ومهما[١] وهو للزمان، مثل: مهما تذهب أذهب، أي: إن تذهب اليوم أذهب اليوم. وإن تذهب غدا أذهب غدا. وحيثما[٢] وهو للمكان،[٣] مثل: حيثما تقعد أقعد، أي: إن تقعد في القرية أقعد في القرية، وإن تقعد في البلدة أقعد في البلدة. وإذما[٤] وهو يستعمل[٥] في غير ذوي العقول،

(١) قوله: مهما:۔ اس میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا بسیط ہے، مرکب نہیں، یہی صحیح ہے۔ یہ ابوحیان کا قول ہے۔ اور بعض نے کہا کہ اس کی اصل "مَامَا" ہے۔ پہلا "ما" شرطیہ ہے، دوسرا زائدہ۔ جیسے "أين" اور "حيث" کے آخر میں آتا ہے، تو "أينما" اور "حيثما" ہوجاتا ہے۔ دو مثل کا پے در پے آنا مکروہ ہے، اس لیے اول "ما" کے الف کو "ہ" سے بدل دیا ہے۔ یہ قول بصریین اور خلیل کا ہے۔ اور کوفیہ نے کہا کہ اصل میں "مَهْ" بمعنی "اكفف" ہے، اس پر "ما" زائد کیا گیا تو معنیٔ شرط پیدا ہوگیا۔ سیبویہ نے اسے جائز قرار دیا۔ زجاج نے کہا کہ "مه" اور مائے شرطیہ سے مرکب ہے، "مَهْ" بمعنیٔ "اكفف" ہے، کلام سابق کا رد ہے، گویا مخاطب نے کہا: "لا تقدر على ما أفعل"، تو متکلم نے کہا: "مَهْ" أي: "اكفف ما تفعل أفعل"۔ "مهما" اکثر بمعنی "ما" شرطیہ برائے غیر ذوی العقول آتا ہے۔ جیسے: "مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ"۔ ترجمہ: تم کیسی بھی نشانی لے کر ہمارے پاس آؤ کہ ہم پر اس سے جادو کرو، ہم کسی طرح تم پر ایمان لانے والے نہیں۔ اور کبھی بمعنی "متى"، جیسے: مثال کتاب۔

(٢) قوله: وحيثما:۔ اس میں "ما" کافہ ہے، جو مضاف ہونے سے روکتا ہے، اسی طرح "إذما" میں ۔ مائے کافہ کے لحوق سے یہ دونوں إن شرطیہ سے زیادہ مشابہ ہوجاتے ہیں؛ کیوں کہ اضافت سے ان کا ابہام دور ہوجاتا ہے۔ اور عدم اضافت سے اِن کے معنی میں ابہام پیدا ہوتا ہے، جو إن شرطیہ کے ساتھ مزید مشابہت پیدا کردیتا ہے کہ وہ بھی احتمال وجود وعدم کے اعتبار سے افادۂ ابہام کرتا ہے۔ تعلیق میں مشابہت تھی، اب ابہام میں مزید ہوگئی، چوں کہ یہ دونوں لازم الاضافۃ ہیں، اس لیے ما کافہ ہے، اور "أين" اور "متى" لازم الاضافۃ نہیں؛ لہذا ان سے لاحق ہونے والا "ما" کافہ نہیں، بلکہ زائدہ ہے۔

(٣) قوله: للمكان:۔ اخفش کے نزدیک کبھی زمان کے لیے بھی آتا ہے۔

(٤) قوله: وإذما:۔ یہ اور "حيثما" بمنزلہ "متى" اور "أين" ہیں۔ فرق یہ ہے کہ یہ دونوں بغیر "ما" سے ملے ہوئے شرط کے لیے مستعمل نہیں ہوتے؛ کیوں کے لازم الاضافۃ ہیں، اور اضافت معنیٔ شرط کے منافی ہے؛ کیوں کہ معنیٔ شرط مقتضی ابہام ہے، اور اضافت ابہام کو زائل کرتی ہے۔ اور جب مائے کافہ لاحق ہوکر اضافت سے روک دیتا ہے، تو شرط کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے۔

(٤) قوله: وإذما ۔ مثل "إن" حرف شرط ہے، سیبویہ کے نزدیک، یہ بروزن "فِعلی" مفرد ہے، مرکب نہیں۔ جیسے: "مهما" بروزن "فَعلی"۔ اور بعض کے نزدیک اس کی اصل "إن ما" ہے، اس میں "إن" حرف شرط، اور "ما" زائدہ ہے، نون ذال سے بدل گیا، اس قول پر مرکب ہوا۔ مبرد اور ابن سراج نے کہا کہ یہ "إذ" ظرفیہ ہے، اور اپنی اسمیت پر باقی ہے، اس کے آخر میں مائے کافہ آگیا، جس نے اس کو شرط کے لیے صالح بنادیا، اور بمعنی مستقبل کرکے فعل مضارع کا جازم بنادیا۔

(٥) قوله: وهو يستعمل الخ:۔ "إذما" ظرف زمان متضمن معنیٔ شرط ہوتا ہے، اور مصنف اس کو ظرف زمان قرار نہیں دیتے، غیر ذوی العقول کے لیے بتاتے ہیں، جس کا کتب متداولہ میں اصلاً کوئی ذکر نہیں، شاید کاتب سے سہو واقع ہوا کہ اس نے "مهما" کی جگہ "إذما" تحریر کردیا کہ وہ غیر ذوی العقول کے لیے بھی آتا ہے۔ اور "إذما" کی جگہ "مهما" لکھدیا کہ یہ ظرف زمان کے لیے آتا ہے ۔ پس یہاں پر "مهما" ہونا چاہیے تھا، اور ماقبل میں "إذما"۔ والله تعالى أعلم۔

ترکیب قوله: ومهما الخ:۔ "و" حرف عطف، "مهما" مراد اللفظ مبتداے اول، "و" زائدہ، "هو" مبتداے دوم، "لام" حرف جار، "الزمان" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت اسم فاعل مقدر کا، ثابت بترکیب سابق خبر، مبتداے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتداے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل مهما تذهب الخ:۔ "مثل" مضاف، "مهما تذهب أذهب" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "إن تذهب اليوم أذهب اليوم" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "إن تذهب غداً أذهب غداً" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "مهما" اسم شرط مفعول فیہ مقدم، "تذهب" فعل مضارع، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، "أذهب" فعل مضارع، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ بقیہ ترکیبوں کو ماسبق پر قیاس کریں۔

قوله: وحيثما:۔ ان تمام جملوں کی ترکیبیں خواہ مراد اللفظ کے اعتبار سے ہوں، یا مراد المعنی کے اعتبار سے پہلے کی ترکیبوں پر قیاس کرکے کریں۔

قوله: وإذما الخ ۔ "و" حرف عطف، "إذما" مراد اللفظ مبتدائے اول، "و" زائدہ، "هو" ضمیر مبتدائے دوم، "يستعمل" فعل مضارع مجہول، "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "في" حرف جار، "غير" مضاف، "ذوي" مضاف الیہ مضاف، "العقول" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا "غير" مضاف کا، "غير" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، "يستعمل" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

مثل: إذ ما تفعل أفعل، أي: إن تفعل الخياطة أفعل الخياطة ،وإن تفعل الزراعة أفعل الزراعة.
وإن كان الفعل الثاني مضارعا دون الأول، فالوجهان في المضارع: الجزم والرفع،[1] مثل إذما كتبت أكتب.

(۱) **قوله: والرفع:** ـ کیوں کہ مضارع اور کلمۂ شرط کے درمیان ماضی کے حائل ہونے کی وجہ سے کلمۂ شرط کا عمل ضعیف ہوگیا، کہ جب شرط میں لفظاً عمل نہیں کیا، جو قریب تھی، تو جزا میں کیسے کرے گا، حالاں کہ وہ بعید ہے۔

ترکیب قوله: مثل إذما تفعل أفعل: "مثل" مضاف، "إذما تفعل أفعل" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، أی، حرف تفسیر، "إن تفعل الخیاطة أفعل الخیاطة" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "إن تفعل الزراعة أفعل الزراعة" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثالہ" مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "إذما" اسم شرط مفعول بہ مقدم برقول مصنف، اور برقول تحقیق مفعول فیہ مقدم، "تفعل" فعل، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ، یا مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، "أفعل" فعل، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"إن" حرف شرط، "تفعل" فعل، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "الخیاطة" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، "أفعل" فعل، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الخیاطة" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"إن تفعل الزراعة أفعل الزراعة" کی ترکیب بھی اسی طرح کریں۔

قوله: وإن كان الفعل الثاني الخ: ـ "و" حرف عطف، "إن" حرف شرط، "کان" فعل ناقص، "الفعل" موصوف، "الثانی" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم، "مضارعا" خبر، "دون" مضاف، "الأول" اسم تفضیل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الفعل" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "دون" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل ناقص اپنی اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، "فا" جزائیہ، "الوجھان" مبتدا، "فی" حرف جار، "المضارع" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتان" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "ھما" پوشیدہ، جس میں "ھا" ضمیر فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

"الجزم" خبر مبتدائے مقدر "أحدھما" کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "الرفع" خبر مبتدائے مقدر "ثانیھما" کی، "ثانی" مضاف، "ھما" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

یہ ترکیب بھی ہوسکتی ہے کہ "الوجھان" کو مبدل منہ قرار دیں، اور "الجزم" معطوف علیہ، اور "الرفع" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مبتدا ہوا۔

قوله: مثل إذما كتبت الخ: ـ "مثل" مضاف، "إذما کتبت أکتب" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثالہ" مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: ـ "إذما" اسم شرط مفعول فیہ، یا مفعول بہ مقدم، "کتبت" فعل، اس میں "تا" ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ، یا مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، "أکتب" فعل مضارع، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

النوع الثامن:

أسماء تنصب الأسماء النكرات[١] على التمييز.[٢]

الأول لفظ عشر أو عشرون أو ثلثون أو أربعون أو خمسون أو ستون أوسبعون أو ثمانون أوتسعون، إذا رُكّب[٣] مع أحد أو اثنين أو ثلث أو أربع أو خمس أو ستّ أوسبع أوثمان أو تسع. وهى أربعة أسماء:

(١) قوله: النكرات:ـ بکسر کاف نکرۃ کی جمع ہے جس کا معنیٰ لغت میں غیر معروف ہے، جیسے طَلَبة بمعنی مطلوب۔ اور نحویوں کی اصطلاح میں اس اسم کو کہتے ہیں جو غیر معین کے لیے موضوع ہو۔

(٢) قوله:على التميز:ـ دو یا کے ساتھ باب تفعیل کا مصدر ہے۔ اہل فارس ایک یا کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ لغت میں تمیز بمعنیٰ ''جدا کردن'' ہے۔ اور اصطلاح میں وہ اسم جو ذات مقدرہ یا مذکورہ سے اس ابہام کو دور کرے جو معنیٰ موضوع میں ہو۔ عبارت کا مفہوم یہ ہوگا کہ نوع ثامن وہ اسما ہیں جو اسمائے نکرہ کو ان کے تمیز ہونے کی بنا پر نصب کرتے ہیں۔

(٣) قوله:إذاركب الخ :احسن یہ تھا مصنف لفظ عشر پر اختصار کرتے لفظ عشرون اور اس کے نظائر ثلثون وغیرہ کو ذکر نہ کرتے؛ کیوں کہ یہاں پر عوامل سماعیہ کا بیان ہو رہا ہے، اور عشرون وغیرہ عوامل سماعیہ سے نہیں بلکہ قیاسیہ سے ہیں؛ اس لئے کہ ان کے ساتھ نون مشابہ بنون جمع پیوستہ ہے جس کے لحوق سے اسم کی تمامیت ہوتی ہے، تو یہ سب اسم تام ہوئے اور اسم تام کا شمار عوامل قیاسیہ سے ہے۔ اور لفظ أحد، اثنان، ثلث وغیرہ کے ساتھ ان کی ترکیب اسم تام ہونے سے ان کو خارج نہیں کرتی تو جس طرح بدون ترکیب اسم تام ہیں اسی طرح ترکیب کے ساتھ بھی۔

ترکیب قوله:النوع الثامن الخ:ـ "النوع" موصوف، "الثامن" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "أسماء" موصوف، "تنصب" فعل مضارع، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الأسماء" موصوف، "النكرات" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، "على" حرف جار، "التمييز" مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهى أربعة أسماء:ـ "و" حرف عطف یا استیناف، "هی" ضمیر مبتدا، "أربعة" ممیِّز مضاف، "أسماء" تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله:الأول الخ:ـ "الأول" اسم تفضیل، اس میں "هو" پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "لفظ" مضاف، "عشر" معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "عشرون" معطوف، (اسی طرح ما بعد)۔ معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، "لفظ" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله:إذا ركب الخ:ـ "إذا" ظرف زمان مضاف، "رکب" فعل ماضی مجہول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "مع" مضاف، "أحد" معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "اثنین" معطوف، (اسی طرح ما بعد)۔ معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، "مع" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، رُكّب فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ، "إذا" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر "هذا" مقدر کی، "ها" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فإن كان المُمَيّزُ مذكراً، فطريق التركيب فی لفظ أحد واثنان مع عشر أن تقول: أحد عشررجلا[١]، واثناعشررجلا[٢]، بتذكير الجزئين، وإن كان مؤنثا، فتقول: إحدیٰ عشرة امرأة، واثنتا عشرة امرأة، بتأنيث الجزئين.

(١)قوله:أحد عشر رجلا:۔ أحد عشر سے تسعة عشر تک کی تمیز مفرداور منصوب ہوتی ہے۔

(٢)قوله:اثنا عشر رجلا: جمہورنحات کا مذہب یہ ہے کہ اس کا جزواول بوجہ ظہوراختلاف معرب ہے۔ جیسے:جاء نی اثنا عشر رجلا، رأیت اثنی عشر رجلا، کہ جزواول کا آخر بحالت رفع الف تھااور بحالت نصب یاہوگیا۔ وجہ یہ ہے کہ اثنان نون کے حذف کے بعد گویاعشر کی طرف مضاف ہوگیا؛ اس لئے کہ حذف نون مثنیٰ غیر اضافت میں معہود نہیں،تو یہ حکما مضاف ہوا،اور مضاف ہونا موجب بنانہیں تو معرب رہا۔ اورابن درستویہ نے کہا:اثنا عشر کا جزواول الف ویاپر مبنی ہے،جیسے اس کے نظائر ثلث عشر وغیرہ کا جزواول مبنی ہوتا ہے، اور یہ اختلاف کہ بحالت رفع اثناعشر اور بحالت نصب وجر اثنی عشر ہے توایسا ہی ہے،جیسے: الّذان الّذین، کہ یہ اختلاف باختلاف عوامل نہیں جومعرب میں ہوتا ہے، بلکہ الّذان اور هذان برائے تثنیہ مرفوع موضوع ہیں،اور الّذَین وهذَین برائے تثنیہ منصوب ومجرور۔ ہاں!معرب کی صورت میں ضرورواقع ہیں مگر معرب نہیں،اسی طرح اثنا برائے تثنیہ مرفوع اوراثنی برائے تثنیہ منصوب ومجرورموضوع ہیں۔

ترکیب قوله: فإن كان المميّز الخ:۔"فا" حرف تفصیل، "إنْ" حرف شرط، "کان" فعل ناقص، "الممیز" اس کا اسم، "مذکرا" اسم مفعول،اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل،اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کرشبہ جملہ اسمیہ ہوکرخبر،فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکرشرط،"فا" جزائیہ، "طریق" مضاف،"الترکیب" مصدر، "فی" حرف جار، "لفظ" مضاف، "أحد" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "اثنان" معطوف مجرور محلا ،یا تقدیرا،معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمجرور، جاراپنے مجرور سے مل کرظرف لغو، "مع" مضاف، "عشر" مضاف الیہ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمفعول فیہ،"الترکیب" مصدراپنے ظرف لغواور مفعول فیہ سے مل کرمضاف الیہ، "طریق" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمبتدا، "أنْ" ناصبہ موصول حرفی، "تقول "فعل مضارع،اس میں "أنتَ" ضمیر پوشیدہ، جس میں "أنْ" ضمیر فاعل، "ت" علامت خطاب، "أحد عشر رجلا" حکایت معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "اثنا عشر رجلا" حکایت معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کرذوالحال، "با" حرف جار، "تذکیر" مصدرمضاف، "الجزئین" مضاف الیہ مجرورلفظاً مفعول بہ منصوب معنیً، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جاراپنے مجرور سے مل کرظرف مستقر ہوا "ثابتین "اسم فاعل مقدرکا،اس میں "ھما" ضمیر پوشیدہ فاعل،اسم فاعل اپنے فاعل اورظرف مستقر سے مل کرشبہ جملہ اسمیہ ہوکرحال،ذوالحال اپنے حال سے مل کرمراداللفظ ہوکرمقولہ، "تقول" فعل اپنے فاعل اورمقولہ سے مل کرجملہ فعلیہ خبریہ ہوکرصلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کربتاویل مفردہوکرخبر، "طریق " مبتدااپنی خبر سے مل کرجملہ اسمیہ ہوکرجزا،شرط اپنی جزا سے مل کرجملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

قوله:وإن كان مؤنثاالخ:۔ "و" حرف عطف، "إن "حرف شرط، "کان" فعل ناقص،اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ اس کا اسم، "مؤنثا" اسم مفعول،اس میں "ھو" پوشیدہ نائب فاعل،اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کرشبہ جملہ اسمیہ ہوکرخبر،فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکرشرط، "فا" جزائیہ، "تقول" فعل مضارع،اس میں "أنت" پوشیدہ ضمیر فاعل، "إحدی عشرة امرأة" حکایت معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "اثنتاعشرة امرأة" حکایت معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، "با" حرف جار، "تأنیث "مصدرمضاف، "الجزئین" مضاف الیہ مجرورلفظا مفعول بہ منصوب معنیً،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمجرور، جاراپنے مجرور سے مل کرظرف مستقر ہوا "ثابتین "اسم فاعل مقدرکا،اس میں "ھما" پوشیدہ فاعل،اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کرشبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کرمراد اللفظ ہوکرمقولہ، تقول فعل اپنے فاعل اورمقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا،شرط اپنی جزا سے مل کرجملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

وطريق تركيب غيرهما[1] إلى تسع مع عشر أن تقول في المذكر: ثلاثة عشر رجلا، وأربعة عشر رجلا إلى تسعة عشر رجلا، بتأنيث[2] الجزء الأول وتذكير[3] الجزء الثاني، وفي المؤنث: ثلث عشرة امرأة، وأربع عشرة امرأة إلى تسع عشرة امرأة، بتذكير الجزء الأول وتأنيث الجزء الثاني.

(۱) قوله: غيرهما:۔ غیر سے مراد از ثلث تا تسع ہے اور یہی حکم لفظ "بضع" و "بضعة" کا ہے، جو بکسر با اور بعض کے نزدیک بفتح با بمعنی پارہ یا عدد ہے، ان کا اطلاق تین سے نو تک ہوتا ہے۔ جب ان کی ترکیب عشر کے ساتھ ہوگی، تو یہ بھی نصب دیں گے، جیسے: بضعة عشر رجلا وبضع عشرة امرأة۔

(۲) قوله: بتأنيث الجزء الأول:۔ جزو اول سے مراد از ثلثة تا تسعة ہے۔ یہ بعد ترکیب اسی حال پر رہے جس پر قبل ترکیب تھے یعنی "تا" کے ساتھ؛ کیوں کہ از ثلثة تا تسعة جب بدون ترکیب مستعمل ہوں تو مذکر کے لیے مؤنث یعنی "تا" کے ساتھ آتے ہیں اور مؤنث کے لیے مذکر یعنی بدون "تا"۔ نحویوں کی پیش کردہ مشہور تر دلیل اس دعوی پر یہ ہے کہ اس صورت میں معدود جماعت ہوتی ہے اور جماعت مؤنث ہے اس لیے "تا" لاحق کرتے ہیں۔ اور مذکر چوں کہ مؤنث سے سابق ہے، لہذا اس نے علامت کو قبول کر لیا اور مؤنث میں اس علامت کو ترک کر دیا تا کہ دونوں میں فرق ہو جائے کہ ترک علامت بھی علامت ہے۔

(۳) قوله: وتذكير الجزء الثاني:۔ بایں طور کہ اسی حال پر رکھا گیا جس پر قبل ترکیب تھا یعنی بغیر تا۔ اگر جزو ثانی کو مؤنث لایا جائے تو اس کلمہ میں جو حکماً کلمۂ واحدہ کی منزل میں ہے ایک جنس کی دو علامت تانیث کا اجتماع لازم آئے گا جو عرب کے نزدیک مکروہ ہے، بخلاف إحدى عشرة کہ اس میں دو علامت تانیث ضرور ہیں مگر ایک جنس کی نہیں، اول میں الف مقصورہ ہے اور دوم میں "تا"، اور بخلاف اثنتا عشرة کہ "اثنتا" کی "تا" "ثنتان" کی "تا" پر محمول ہے جو "یا" کے عوض ہے؛ کیوں کہ یہ "ثنی" سے ماخوذ ہے، پس "اثنتا" کی "تا" خالص تانیث کے لیے نہ ہوئی اور عشرة کی خالص تانیث کے لیے ہے تو اتحاد جنسیت بکمالہ مفقود ہو گیا۔

ترکیب قوله: وطريق تركيب الخ: "و" حرف عطف، "طريق" مضاف، "تركيب" مصدر مضاف الیہ مضاف، "غير" مضاف الیہ مضاف، "هما" ضمیر مضاف الیہ، "غير" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذو الحال، "إلى" حرف جار، "تسع" مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "منتهيا" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "مع" مضاف، "عشر" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "تركيب" مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ، "طريق" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ "أن" ناصبہ موصول حرفی، "تقول" فعل مضارع، اس میں "أنت" ضمیر پوشیدہ فاعل، "في" حرف جار، "ال" حرف تعریف، "مذكر" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "في" حرف جار، "ال" حرف تعریف، "مؤنث" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو، "ثلثة عشر رجلا" حکایت معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "اربعة عشر رجلا" حکایت معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذو الحال، "إلى" حرف جار، "تسعة عشر رجلا" حکایت مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "منتهيين" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هما" ضمیر بطریق سابق پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال اول، "با" حرف جار، "تأنيث" مصدر مضاف، "الجزء" موصوف، "الأول" اسم تفضیل، اس میں "هو" ضمیر فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "تأنيث" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "تذكير" مصدر مضاف، "الجزء الثاني" بترکیب توصیفی مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتين" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هما" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال دوم، ذو الحال اپنے دونوں احوال مترادفہ سے مل کر معطوف علیہ، (فائدہ:۔ جب ایک ذو الحال سے دو یا دو سے زیادہ حال ہوں تو ان کو احوال مترادفہ کہتے ہیں۔ اور اگر حال دوم کو حال اول کی ضمیر سے حال قرار دیں تو دونوں کو احوال متداخلہ کہیں گے) "و" حرف عطف، "ثلث عشرة امرأة" حکایت معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أربع عشرة امرأة" حکایت معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذو الحال، "إلى" حرف جار، "تسع عشرة امرأة" حکایت مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "منتهيين" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هما" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال اول، "با" حرف جار، "تذكير" مصدر مضاف، "الجزء الأول" بترکیب توصیفی مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "تأنيث" مصدر مضاف، "الجزء الثاني" بترکیب توصیفی مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتين" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هما" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال دوم، ذو الحال اپنے دونوں احوال مترادفہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مقولہ، "تقول" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

وأما طريق التركيب في الواحد والاثنين إلى تسع مع عشرون وأخواته إلى تسعين على سبيل[1] العطف، فإن كان المُميّز مذكرا، فتقول في تركيب الواحد والاثنين لا في غيرهما: أحد وعشرون رجلا، واثنان وعشرون رجلا، بتذكير[2] الجزء الأول. وإن كان المميز مؤنثا، فتقول: إحدى وعشرون امرأة، واثنتان وعشرون امرأة، بتأنيث الجزء الأول.

(۱) قوله: على سبيل العطف :۔ عقود یعنی عشرون سے تسعون تک کی دہائیوں کا اکائیوں پر عطف کیا جائے گا، جیسے: أحد وعشرون و اثنان وعشرون الخ۔

(۲) قوله: بتذكير الجزء الأول : اور جزو دوم میں مذکر و مؤنث یکساں ہیں، ایسا نہیں کہ مذکر کے لیے "تا" لاحق کر کے استعمال کریں اور مؤنث کے لیے بدون "تا"، بلکہ دونوں کے لیے عشرون استعمال کریں گے، جیسے: لفظ مأة اور ألف دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ترکیب قوله: وأما طريق التركيب الخ۔ "و" حرف استیناف، "أمّا" حرف شرط، (یوجد شيء) شرط محذوف، "طريق" مضاف، "التركيب" مصدر، "في" حرف جار، "الواحد" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الاثنين" معطوف، "وَمَا زَادَعَلَيْهِمَا" مقدر، جس میں "و" حرف عطف، "ما" اسم موصول، "زاد" فعل ماضی، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ ذوالحال، "إلى" حرف جار، "تسع" مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "منتهيا" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، "على" حرف جار، "هما" ضمیر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، "زاد" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف، "الواحد" معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو، "مع" مضاف، "عشرون" حکایت معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أخوات" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال، "إلى" حرف جار، "تسعين" مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "منتهية" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هي" کی ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "التركيب" مصدر اپنے ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ، "طريق" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "على" حرف جار، "سبيل" مضاف، "العطف" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط محذوف (یوجد شيء) اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا

قوله: فإن كان المميز مذكرا الخ: "فا" حرف تفصیل، "إن" حرف شرط، "كان" فعل ناقص، "المميز" اس کا اسم، "مذكرا" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "فا" جزائیہ، "تقول" فعل مضارع، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "في" حرف جار، "تركيب" مصدر مضاف، "الواحد" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الاثنين" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، "تركيب" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ، "لا" حرف عطف، "في" حرف جار، "غير" مضاف، "هما" ضمیر بطریق سابق مضاف الیہ، "غير" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو، "أحد وعشرون رجلا" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "اثنان وعشرون رجلا" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، "با" حرف جار، "تذكير" مصدر مضاف، "الجزء" موصوف، "الأول" اسم تفضیل، اسم تفضیل بترکیب سابق صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ، "تذكير" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتين" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هما" بطریق سابق فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مقولہ، "تقول" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

قوله: وإن كان المميّز مؤنثا الخ۔ "و" حرف عطف، "إن" حرف شرط، "كان" فعل ناقص، "المميز" اس کا اسم، "مؤنثا" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "فا" جزائیہ، "تقول" فعل، اس میں "أنتَ" ضمیر پوشیدہ فاعل، "إحدى وعشرون امرأة" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "اثنتان وعشرون امرأة" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، "با" حرف جار، "تأنيث" مصدر مضاف، "الجزء" موصوف، "الأول" اسم تفضیل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتين" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هما" پوشیدہ ضمیر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مقولہ، تقول فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

وفي تركيب غير الواحد[1] والاثنين إلى تسع مع عشرين تقول في المميز المذكر: ثلثة وعشرون رجلا، وأربعة وعشرون رجلا، بتأنيث الجزء الأول، وفي المميز المؤنث: ثلث وعشرون امرأة، وأربع وعشرون امرأة، بتذكير الجزء الأول. وعلى هذا القياس[2] إلى تسع وتسعين.

والثاني كم[3]. معناه[4] عدد مبهم.

(١) **قوله:غير الواحد:ـ** وہ غیر ثلث سے تسع تک ہے۔

فائدہ:۔مخفی نہ رہے کہ واحد اور اثنان واثنین مذکر کے لیے آتے ہیں، اور إحدی واثنتان واثنتین مؤنث کے لیے، اوران کی تمیز نہیں آتی۔ ''واحد رجل'' و''اثنان رجلین'' یا إحدیٰ امرأة واثنتان امرأتین نہیں کہا جاتا؛ کیوں کہ ان کی تمیز خود مقصود پر دلالت کرتی ہے اور عدد کے ساتھ جمع نہیں ہوتی، بلکہ اہل عرب اسی کے ذکر پر کفایت کرتے ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے: ''رجل ورجلان'' اور ''امرأة وامرأتان''۔ اور ثلثة تا عشرة برائے مذکر اور ثلث تا عشر برائے مؤنث کی تمیز جب کہ یہ مرکب ہوں مجموع اور مجرور ہوتی ہے۔ مجرور تو اس لیے کہ عدد تمیز کی جانب مضاف ہوتا ہے تو تمیز مضاف الیہ ہوئی اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔ اور مجموع اس لیے کہ تمیز کو عدد کے ساتھ مطابقت رہے؛ کیوں کہ ثلثة تا عشرة آحاد میں سے ہر ایک میں مصداق جمع محقق ہے جو کم سے کم تین ہوتا ہے۔

(٢) **قوله:وعلى هذا القياس الخ:ـ** یعنی جس طرح مذکر کی تمیز کے وقت ''ثلثة وعشرون رجلا'' میں جزو اول مقرون بالتاء ہوتا ہے، اور مؤنث کی تمیز کے وقت مقرون بالتاء نہیں ہوتا، جیسے: ''ثلث وعشرون امرأة''، اور آحاد عقود پر مقدم کی جاتی ہیں، اسی طرح ان کے بعد آنے والی آحاد کا حکم ہے کہ مذکر کی تمیز میں مقرون بالتاء ہوں گی اور مؤنث کی تمیز میں مقرون بالتاء نہ ہوں گی اور عقود پر مقدم ذکر کی جائیں گی۔

(٣) **قوله:كم الخ:** یہ بر مذہب صحیح مفرد ہے۔ اور بعض نے کہا کہ کاف تشبیہ اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے، بنظر تخفیف الف کو ساقط کر کے میم کو ساکن کر دیا۔

(٤) **قوله:معناه عدد مبهم:** یعنی عدد غیر معین پر بغیر قلت وکثرت کی قید کے دلالت کرتا ہے۔

ترکیب قوله:وفي تركيب: ''و'' حرف عطف یا استیناف، ''فی'' حرف جار، ''ترکیب'' مصدر مضاف، ''غیر'' مضاف الیہ مضاف، ''الواحد'' معطوف علیہ، ''و'' حرف عطف، ''الاثنین'' معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال، ''إلی'' حرف جار، ''تسع'' مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ''منتهیا'' اسم فاعل مقدر کا، اس میں ''هو'' ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، ''مع'' مضاف، ''عشرین'' مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، ترکیب مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم، ''تقول'' فعل، اس میں ''أنت'' پوشیدہ فاعل، ''فی'' حرف جار، ''الممیز'' موصوف، ''المذکر'' صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ، ''و'' حرف عطف، ''فی'' حرف جار، ''الممیز'' موصوف، ''المؤنث'' صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو مؤخر، ''ثلثة وعشرون رجلا'' معطوف علیہ، ''و'' حرف عطف، ''أربعة وعشرون رجلا'' معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، ''با'' حرف جار، ''تأنیث'' مصدر مضاف، ''الجزء'' موصوف، ''الأول'' بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، تأنیث مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ''ثابتین'' اسم فاعل مقدر کا، اس میں ''هما'' پوشیدہ بطریق سابق فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ، ''و'' حرف عطف، ''ثلث وعشرون امرأة'' معطوف علیہ، ''و'' حرف عطف، ''أربع وعشرون امرأة'' معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، ''با'' حرف جار، ''تذکیر'' مضاف، ''الجزء'' موصوف، ''الأول'' بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، ''تذکیر'' مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ''ثابتین'' اسم فاعل مقدر کا، اس میں ''هما'' پوشیدہ بطریق سابق فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مقولہ، تقول فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم اور مؤخر اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله:وعلى هذا القياس الخ: ''و'' حرف عطف یا استیناف، ''علی'' حرف جار، ''هذا'' میں ''ها'' حرف تنبیہ، ''ذا'' اسم اشارہ، ''ما ذکر فی ثلث وعشرون'' مشار الیہ مقدر، اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ''ثابت'' اسم فاعل مقدر کا، ''ثابت'' بترکیب سابق خبر مقدم، ''القیاس'' مصدر، ''إلی'' حرف جار، ''تسع'' معطوف علیہ، ''و'' حرف عطف، ''تسعین'' معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو، القیاس مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله:والثاني الخ: ''و'' حرف عطف یا استیناف، ''الثانی'' مبتدا، ''کم'' مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔
''معنی'' مضاف، ''ہ'' ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، ''عدد'' موصوف، ''مبهم'' اسم مفعول، اس میں ''هو'' پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

-وهو [1] على نوعين: أحدهما استفهامية، إن كان متضمناً لمعنى **الاستفهام**. وهو ينصب **التمييز**، مثل: كم رجلا ضربته.

والثاني خبرية،[2] إن لم يكن متضمناً لمعنى **الاستفهام**. وهو ينصب [3] **المميز**، إن كان بينهما فاصلة، مثل: كم عندي رجلاً.

(1) **قوله: وهو على نوعين الخ** :۔ ایک استفہامیہ، دوسرا خبریہ، ان میں سے ہر ایک عدد اور معدود دونوں پر دلالت کرتا ہے، لیکن استفہامیہ اس عدد پر دلالت کرتا ہے جو متکلم کے نزدیک مبہم ہے اور اس کے ظن میں مخاطب کو معلوم ہے اور کبھی متکلم کو بھی معلوم ہوتا ہے۔ اور خبریہ اس عدد پر دلالت کرتا ہے، جو مخاطب کے نزدیک مبہم ہو اور متکلم کو کبھی معلوم ہوتا ہے اور کبھی معلوم نہیں ہوتا، اور معدود دونوں میں مخاطب کے نزدیک مجہول ہوتا ہے، اسی لیے تمیز کی طرف ضرورت پڑتی ہے جو معدود کو بیان کرے۔

(2) **قوله: خبرية** :۔ یہ عدد کثیر کے معنی میں ہوتا ہے، اس کو وہ شخص استعمال کرتا ہے، جس کو کسی چیز کی کثرت بتانا مقصود ہو۔

(3) **قوله: وهو ينصب المميز إن كان بينهما فاصلة** :۔ وجہ یہ ہے کہ اس وقت کم خبریہ استفہامیہ پر محمول ہوتا ہے؛ کیوں کہ کم خبریہ اور اس کی تمیز میں فاصلہ ہونے کی تقدیر پر اضافت ممکن نہیں، لہذا اجر جو اضافت کا اثر ہے حاصل نہ ہوگا۔

ترکیب قوله: وهو على نوعين الخ: "و" حرف عطف یا استیناف، "ہو" ضمیر مبتدا، "علی" حرف جار، "نوعین" مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت اسم فاعل مقدر کا، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"أحد" مضاف، "هما" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "استفهامية" اسم منسوب، اس میں "هي" کی ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ مستانفہ ہوا۔

"إن" حرف شرط، "كان" فعل ناقص، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ اسم، "متضمنا" اسم فاعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، معنی "مضاف، "الاستفهام" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اس کی جزا "فهو استفهامية" محذوف، شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: وهو ينصب التمييز الخ: "و" حرف عطف یا استیناف، "ہو" ضمیر مبتدا، "ینصب" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "التمييز" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "كم رجلا ضربته" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "کم" استفہامیہ ممیز، "رجلا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا، "ضربت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "ہ" ضمیر منصوب مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: والثاني خبرية الخ :۔ "و" حرف عطف، "الثاني" مبتدا، "خبرية" اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"إن" حرف شرط "لم يكن" نفی جحد بلم فعل ناقص، اس میں "ہو" ضمیر اس کا اسم، "متضمنا" اسم فاعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "معنی" مضاف، "الاستفهام" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اس کی جزا "فهو خبرية" محذوف، شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "ہو" ضمیر مبتدا، "ینصب" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ال" حرف تعریف، "ممیز" اسم فاعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ کر صفت ہوئی موصوف مقدر "اللفظ" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، ینصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"إن" حرف شرط، "كان" فعل تام، "بين" مضاف، "هما" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "فاصلة" اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "كلمة" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر فاعل، فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اس کی جزا "ينصب المميز" محذوف، شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "كم عندي رجلا" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی۔

برتقدیر ارادۂ معنی :۔ "کم" خبریہ ممیز، "رجلا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا، "عند" مضاف، "ی" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وإن لم تكن بينهما فاصلة، فمميزه[1] مجرور بالإضافة إليه، مثل: كم رجل[2] ضربت، وكم غلمان[3] اشتريت.

والثالث كأيّن. وهو مركب من كاف التشبيه وأيّ.[4] لكن المراد[5] منه عدد مبهم، لا المعنى التركيبي، مثل: كأين رجلا لقيت.

(۱) قوله: فمميزه: کبھی مفرد ہوتا ہے، جیسے: ماۃ اور مافوق کا، اور کبھی مجموع، جیسے: عشرۃ اور مادون کا، اور دونوں تقدیر پر مجرور ہوتا ہے۔

(۲) قوله: كم رجل ضربت:۔ یہ تمیز مفرد کی مثال ہے۔

(۳) قوله: كم غلمان اشتريت:۔ یہ تمیز جمع کی مثال ہے۔ غلمان، غلام کی جمع ہے جس کا معنی بچہ ہے، وقت ولادت سے جوانی آنے تک اس کا اطلاق ہے، اور بندہ مملوک پر اس کا اطلاق مجازاً ہوتا ہے۔

(۴) قوله: وأيّ:۔ یعنی أيّ منون سے مرکب ہے جو انقطاع اضافت سے غایتِ ابہام میں ہو جاتا ہے، لیکن ہر دو جزو کے انفرادی معنی محو ہو گئے اور مجموعہ اسم واحد ہو گیا۔ چوں کہ تنوین کو ترکیب میں داخل قرار دیا گیا اس لیے نون اصلی کے مشابہ ہو گئی، اس لیے مصحف شریف میں بصورت نون لکھی جاتی ہے، جیسے کہ: من وعن۔ اور وقف بھی نون پر کرتے ہیں۔

(۵) لكن المراد منه:۔ یعنی کأین سے کم خبریہ کی طرح عدد مبہم مراد ہوتا ہے، لہذا ابہام تمیز کی طرف احتیاج میں، مبنی ہونے، صدارت کلام چاہنے میں اور افادۂ تکثیر میں کم خبریہ کی طرح ہوگا۔

ترکیب قوله: وإن لم تكن بينهما فاصلة الخ:۔ "و" حرف عطف، "إن" حرف شرط، "لم تكن" نفی جحد بلم فعل تام، "بين" مضاف، "هما" ضمیر مجرور مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "فاصلة" فاعل، فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "فا" جزائیہ، "مميز" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "مجرور" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، "الإضافة" مصدر، "إلى" حرف جار، "ہ" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، إضافة مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، "مجرور" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "كم رجل ضربت" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "كم غلمان اشتريت" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "كم" ممیز مضاف، "رجل" تمیز مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم، "ضربت" فعل، اس میں "تا" ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"كم" ممیز مضاف، "غلمان" تمیز مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم، "اشتريت" فعل، اس میں "تا" ضمیر بارز اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: والثالث كأين الخ: "و" حرف عطف یا استیناف، "الثالث" مبتدا، "كأين" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "هو" ضمیر مبتدا، "مركب" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "من" حرف جار، "كاف" مضاف، "التشبيه" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أي" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"لكن" حرف مشبہ بالفعل، "ال" بمعنی الذی اسم موصول، "مراد" اسم مفعول، اسم میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "من" حرف جار، "ہ" ضمیر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر اسم، "عدد" موصوف، "مبهم" اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، "لا" حرف عطف، "المعنى" موصوف، "التركيبي" اسم منسوب، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، لكن اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "كأين رجلا لقيت" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "كأين" اسم کنایہ ممیز، "رجلا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ مقدم، "لقيت" فعل، اس میں "تا" ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وقد يكون متضمنا[1] لمعنى الاستفهام، نحو: كاين رجلا عندك.

والرابع كذا. وهو مركب[2] من كاف التشبيه وذا اسم الإشارة. ولكن المراد منه عدد[3] مبهم. ولا يكون متضمنا لمعنى الاستفهام، مثل: عندی کذا رجلا۔

(۱) قوله: وقد يكون متضمنا الخ:۔ یعنی کاین استفہامیہ بقلت آتا ہے۔ ابن قتیبہ وابن عصفور وابن مالک کے سوا کسی نے اس کا اثبات نہیں کیا۔ اور یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے اس قول سے استدلال کرتے ہیں جو آپ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "كاين تقرء سورة الأحزاب اية"، یعنی آپ سورۂ احزاب کو کتنی آیتیں شمار کرتے ہیں۔ کہ اس ارشاد میں کاین استفہامیہ ہے اور تقرء بمعنی تعد ہے۔ اس کے خبریہ اور استفہامیہ ہونے کی شناخت یہ ہے کہ اس کے بعد اگر صیغۂ تکلم آئے تو خبریہ ہوگا اور صیغۂ خطاب آئے تو استفہامیہ ہوگا۔

(۲) قوله: مركب من كاف التشبيه: جب کاف اور "ذا" مرکب ہوئے تو کاف کا حکم جو مدخول کو جر دینا تھا متغیر ہوگیا اور تشبیہ کا معنی زائل ہوگیا، جیسے کاین میں۔ اور ذا کا حکم جو اشارہ تھا وہ بھی متغیر ہوگیا، اسی سبب سے مذکر و مؤنث دونوں میں یکساں استعمال ہوتا ہے۔

(۳) قوله: عدد مبهم:۔ اور کبھی غیر عدد سے کنایہ ہوتا ہے، جیسے حدیث شریف میں آیا ہے: "يقال للعبد يوم القيامة: أتذكر يوم كذا وكذا، فعلت كذا وكذا۔

ترکیب قوله: وقد يكون متضمنا الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "قد" برائے تقلیل، "يكون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر اس کا اسم، "متضمنا" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "معنى" مضاف، "الاستفهام" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "كاين رجلا عندك" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "كاين" اسم کنایہ ممیز، "رجلا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا، "عند" مضاف، "ك" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: والرابع كذا الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "الرابع" مبتدا، "كذا" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "هو" ضمیر مبتدا، "مركب" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "من" حرف جار، "كاف" مضاف، "التشبيه" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ذا" مراد اللفظ موصوف، "اسم" مضاف، "الإشارة" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، "مركب" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" اعتراضیہ، "لكن" حرف مشبہ بالفعل، "ال" بمعنی الذی اسم موصول، "مراد" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "من" حرف جار، "ه" ضمیر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر لکن کا اسم، "عدد" موصوف، "مبهم" بترکیب معلوم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، لکن اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ اعتراضیہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "لا يكون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اس کا اسم، "متضمنا" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "معنى" مضاف، "الاستفهام" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "عندی کذا رجلا" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "عند" مضاف، "ی" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم، "كذا" اسم کنایہ ممیز، "رجلا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے موخر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

النوع التاسع:

أسماء تسمى أسماء[١] الأفعال. وإنما سميت بأسماء الأفعال؛ لأن معانيها أفعال.[٢]
وهي تسعة[٣]: ستة منها موضوعة للأمر الحاضر، وتنصب الاسم على المفعولية. أحدها
رُوَيدَ؛[٤] فإنه موضوع لأمهل.[٥] وهو يقع في أول الكلام،[٦]

(١) قوله: أسماء الأفعال: نحویوں کی عادت ہے کہ جو لفظ از روئے معنی دوسرے کسی لفظ کے ساتھ ملتبس ہو، مگر لفظی احکام میں مختلف، تو اس کو دوسرے لفظ کے ساتھ بزیادت لفظ اسم موسوم کرتے ہیں۔ جیسے: مصدر اور اسم مصدر، جمع اور اسم جمع، صفت اور اسم صفت، اسی قبیل سے اسماء الافعال کا تسمیہ بھی ہے۔

(٢) قوله :أفعال:۔ یعنی بعض بمعنی "أمر"، اور بعض بمعنی "ماضی" ہوتے ہیں۔

(٣) قوله:وهي تسعة:۔ یہ تعداد شیخ عبد القاہر کے مسلک پر ہے، ورنہ اسمائے افعال اس عدد میں محصور نہیں۔

(٤) قوله:روید:۔ یہ دراصل "إرواد" مصدر کی بعد حذف زوائد تصغیر ترخیم ہے۔ یہ بروقت معنی مصدری مفعول بہ کی طرف مضاف بھی ہوتا ہے، جیسے: "رُوَیدَ زیدٍ، أی: أرْوِدْ زیدا رویدا"۔ اور اسم فعل ہونے کی تقدیر پر واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مونث سب میں یکساں مستعمل ہوتا ہے۔

(٥) قوله:لأمهل:۔ اور کبھی مصدر اور کبھی اسم فاعل اور کبھی حال کے معنی میں آتا ہے ۔ لیکن یہ معانی مقصود بالبیان نہیں، بلکہ مقصود بالبیان صرف "روید" بمعنی "أمهل" ہے۔ اسی لیے مصنف نے دوسرے معانی کا ذکر ترک کر دیا۔

(٦) قوله :في أول الكلام:۔ اس مسئلہ میں بصریہ اور کوفیہ کا اختلاف ہے: بصریہ کے نزدیک بوجہ ضعف عمل کسی اسم فعل کے معمول کی تقدیم جائز نہیں۔ اور کوفیہ کے نزدیک چونکہ ان کی مشابہت فعل کے ساتھ قوی ہے، اس لیے ہر اسم فعل پر اس کا معمول مقدم ہوسکتا ہے۔

ترکیب قوله:النوع التاسع الخ. "النوع" موصوف، "التاسع" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "أسماء" موصوف، "تسمی" فعل مجہول، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "أسماء" مضاف، "الأفعال" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف، یا استیناف، "إنما" ادات قصر، "سمیت" فعل مجہول، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ اس کا نائب فاعل، "با" حرف جار زائد، "أسماء" مضاف، "الأفعال" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، "لام" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "معانی" مضاف، "ها" ضمیر مجرور مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، "أفعال" خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، یا استیناف، "هی" ضمیر مبتدا، "تسعة" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"ستة" موصوف، "من" حرف جار، "ها" ضمیر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق صفت، "ستة" موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "موضوعة" اسم مفعول، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "لام" حرف جار، "الأمر" موصوف، "ال" حرف تعریف، "حاضر" اسم فاعل بترکیب معلوم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "موضوعة" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، یا استیناف، "تنصب" فعل، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، "الاسم" مفعول بہ، "علی" حرف جار، "المفعولية" مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: أحدها رویدالخ. "أحد" مضاف، "ها" ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "روید" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

"فا" برائے تفصیل، "إن" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اس کا اسم، "موضوع" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "لام" حرف جار، "أمهل" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "إن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

"و" حرف عطف، یا استیناف، "هو" ضمیر مبتدا، "یقع" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فی" حرف جار، "أول" مضاف، "الکلام" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

مثل: رويد زيدا، أي: أمهل زيدا. وثانيها بله،[1] فإنه موضوع لدع، مثل: بله زيداً، أي: دع زيدا. وثالثها دونك؛[2] فإنه موضوع لخذ، مثل: دونك زيداً، أي: خذ زيدا. و رابعها عليک؛[3] فإنه موضوع لالزم،[4]

(۱) **قوله:بله:**۔ "روید" کی طرح یہ بھی واحد، تثنیہ، جمع، مذکر ومونث میں یکساں مستعمل ہوتا ہے۔ اور "روید" کی طرح مصدر مضاف بمفعول بہ ہوتا ہے، جیسے: "بَلْهَ زيدٍ، أي: اترك زيدا"۔

(۲) **قوله:دونک:** بمعنی "خذ" ہے، اور اسی کا عمل کرتا ہے۔ اصل میں ظرف لازم الاضافۃ ہے۔ یہاں پر کاف ضمیر کی طرف مضاف ہے، لیکن ترکیبی معنی مراد نہیں، اس کے باوجود ضمیر خطاب، مخاطب کے اختلاف سے مختلف ہوتی ہے۔ جیسے: دونكَ ودونكما ودونكم ودونكِ ودونكما ودونكنّ" ایسے ہی "عليك" تا "عليكن"۔ اور اسی طرح "عندك" اور "لديك" بھی ہیں۔

(۳) **قوله:علیک:** "علی" حرف جار اور کاف خطاب سے مرکب ہے، لیکن ترکیبی معنی مراد نہیں، کبھی اس کے مفعول پر "با" زائدہ آتی ہے، جیسے: "عليك بزيد"۔

(۴) **قوله:لالزم:**۔ "لزوم" بمعنی چسپیدن سے ماخوذ ہے، یا "إلزام" بمعنی واجب گردانیدن سے۔ بر تقدیر اول، باسقاط الف پڑھا جائے گا۔ اور بر تقدیر ثانی، باثبات الف۔

ترکیب: "مثل" مضاف، "رويد زيدا" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "أمهل زيدا" مراد اللفظ عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "رويد" اسم فعل بمعنی "أمهل"، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "زيدا" مفعول بہ، اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اور بعض نحوی اس کی ترکیب اس طرح کرتے ہیں۔ "رويد" اسم فعل، "زيدا" مفعول بہ، اسم فعل اپنے مفعول بہ سے مل کر مبتدا، اس میں "أنت" پوشیدہ جس میں "أن" ضمیر قائم مقام خبر، مبتدا اپنی قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح تمام اسماء افعال میں ۔امام سیوطی علیہ الرحمہ نے "الأشباه والنظائر النحوية" میں فرمایا: "هو الصحيح"۔

"أمهل" فعل امر، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "زيدا" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله:وثانيها بله الخ۔ "و" حرف عطف، "ثانی" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "بله" مراد اللفظ خبر الخ۔

"فا" برائے تفصیل، "إن" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اس کا اسم، "موضوع" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "لام" حرف جار، "دع" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "إن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "بله زيدا" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "دع زيدا" مراد اللفظ عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "بله" اسم فعل بمعنی "دع" امر حاضر، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "زيدا" مفعول بہ، اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

"دع" فعل امر، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "زيدا" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله:وثالثها دونک: "و" حرف عطف، "ثالث" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "دونك" مراد اللفظ خبر الخ۔

"فا" برائے تفصیل، "إن" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اس کا اسم، "موضوع" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "لام" حرف جار، "خذ" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "إن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "دونك زيدا" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "خذ زيدا" مراد اللفظ عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "دونك" اسم فعل بمعنی "خذ" امر حاضر، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "زيدا" مفعول بہ، اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

"خذ" فعل امر، اس میں "أنت" پوشیدہ بطریق سابق فاعل، "زيدا" مفعول بہ، فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله:ورابعها علیک الخ۔ "و" حرف عطف، "رابعها" بترکیب اضافی مبتدا، "عليك" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"فا" حرف تفصیل، "إن" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اس کا اسم، "موضوع" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "لام" حرف جار، "الزم" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "إن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

مثل: عليك زيدا، أى: الزم زيدا. وخامسها حَيَّهل؛[1] فإنه موضوع لائتِ، مثل: حيهل الصلوة، أى: ايت الصلوة. وسادسها هَا؛[2] فإنه موضوع لخُذ، مثل: هَا زيداً، أى: خُذ زيداً. وقدجاء فيه ثلث لغات: هَأْ[3] ـ بسكون الهمزة ـ وهاءِ[4] ـ بزيادة الهمزة المكسورة ـ وهاءَ[5] ـ بزيادة الهمزة المفتوحة ـ

(۱) قوله: حيهل: ـ "حيَّ" اور "هل" سے مرکب ہے، بمعنی "ائت"، اور کبھی صرف "حيَّ"، بمعنی "أقبل" مستعمل ہوتا ہے ـ اس وقت متعدی بہ علی ہوتا ہے ـ جیسے موذن کا قول: "حيَّ على الصلوة"۔

(۲) قوله: ها: ـ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مونث سب کے لیے یکساں مستعمل ہوتا ہے۔

(۳) قوله: هأ بسكون الهمزة: ـ بروزن خَف جوصیغۂ امر ہے، اصل میں "هَا" تھا، الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے ساقط ہوا تو "هَأْ" رہ گیا۔ اس کے چھ صیغے آتے ہیں: "هَا، هَاءَا، هَاءُوا، هَائي، هَاءَا، هَأنَ جیسے: خَفْ، خَافَا، خَافُوا، خَافِي، خَافَا، خَفْنَ۔

(۴) قوله: هاءِ بزيادة الهمزة المكسورة: یہ بمعنی هات بولا جاتا ہے۔ اس کے بھی چھ صیغے آتے ہیں: "هاءِ، هائيا، هاءوا، هائى، هائيا، هائين"، جیسے: "رامِ، راميا، راموا، رامى، راميا، رامين". ان تمام صیغوں میں "هات" کی 'تا' کی جگہ ہمزہ ہے۔

(۵) قوله: هاءَ بزيادة الهمزة المفتوحة: ـ اس کے بھی چھ صیغے بایں طور آتے ہیں: "هاءَ، هاءُما، هَاؤُم، هاءِ، هَاؤُما، هاؤنَ". اس میں ہمزہ کاف کی جگہ ہے، جیسے "هاكَ" ـ آیت کریمہ "هَاؤُمُ اقرَءُوا كتابيه" اسی قبیل سے ہے۔

ترکیب: "مثل" مضاف، "عليك زيدا" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أى" حرف تفسیر، "الزم زيدا" عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، "مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "عليك" اسم فعل بمعنی امر حاضر "خذ"، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "زيدا" مفعول بہ، اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

"الزم" فعل امر، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "زيدا" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: وخامسها حيهل الخ: "و" حرف عطف، "خامسها" بترکیب اضافی مبتدا، "حيهل" مراد اللفظ خبر الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "حيهل" اسم فعل بمعنی امر حاضر "ايت"، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "الصلوة" مفعول بہ، اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

"ايت" فعل امر، اس میں "أنت" ضمیر پوشیدہ بطریق سابق فاعل، "الصلوة" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: وسادسها ها الخ. "و" حرف عطف، "سادسها" بترکیب اضافی مبتدا، "ها" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ھدایت: "فإنه موضوع لخذ" اور "مثل ها زيدا" کی ترکیب ماسبق کی طرح ہوگی۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "ها" اسم فعل بمعنی امر حاضر "خذ"، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "زيدا" مفعول بہ، اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

"خذ" فعل امر، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "زيدا" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: وقد جاء فيه الخ. "و" حرف عطف یا استیناف، "قد" حرف تحقیق، "جاء" فعل، "فى" حرف جار، "ہ" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "ثلث" ممیز مضاف، "لغات" تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"هأ" مراد اللفظ ذوالحال، "با" حرف جار، "سکون" مضاف، "الهمزة" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ "أعنى" فعل مقدر کا، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "هاء" مراد اللفظ ذوالحال، "با" حرف جار، "زيادة" مضاف، "الهمزة" موصوف، "ال" حرف تعریف، "مكسورة" اسم مفعول، اس میں "هى" ضمیر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ "أعنى" مقدر کا، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ "وهاء بزيادة الهمزة المفتوحة" کی ترکیب ماسبق کی طرح ہوگی۔

ولا بد لهذه الأسماء من فاعل.[1] وفاعلها ضمير المخاطب المستتر فيها.

وثلاثة منها موضوعة للفعل الماضي، وترفع الاسم بالفاعلية. أحدها هيهات؛[2] فإنه موضوع لبَعُدَ، مثل: هيهات[3] زيد، أي: بعد زيد. وثانيها سرعان؛[4] فإنه موضوع لسرع، مثل: سرعان زيد، أي: سرع زيد.

(۱) **قوله: من فاعل**:۔ اس لیے کہ یہ بمعنی افعال ہیں اور فعل بدون فاعل تمام نہیں ہوتا۔ اور مصنف نہ تو حذف فاعل کے قائل ہیں کہ وہ ممتنع ہے اور نہ اس بات کے قائل ہیں کہ "دونك" اور "عليك" میں کاف مرفوع ہے اور بجائے فاعل ہے، جیسا کہ فرا قائل ہیں، بلکہ مصنف کے نزدیک فاعل وہ ضمیر مخاطب ہوگی جو ان افعال میں مستتر ہوگی۔

(۲) **قوله: هيهات**:۔ اس کی "ت" میں ضم وفتح اور کسر تینوں حرکتیں آتی ہیں۔ اور کبھی اس کی ھائے اول ہمزہ سے بدل جاتی ہے تو "أيهات" بحرکات ثلاثہ آتا ہے۔ کل چھ لغتیں ہوئیں۔ اور کبھی تنوین کے ساتھ آتے ہیں اور کبھی بغیر تنوین ۔ تو اب بارہ ہوئیں۔ اور کبھی "ت" حذف کردیتے ہیں تو هَيُها اور أيُها بولتے ہیں۔ تو یہ ہوئے کل چودہ ۔ اور کبھی أيُها سے کاف لاحق ہوتا ہے تو أيُهاك کہتے ہیں ۔ اور کبھی أيُها کو منوّن پڑھتے ہیں، اور کبھی أيُهانَ اور أيُهانِ کہتے ہیں۔ یہ کل اٹھارہ لغات ہوئیں۔

(۳) **قوله: هيهات زيد**:۔ دراصل هَيْهَيَتَ تھا، یائے دوم متحرک اور ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل گئی، "هيهات" ہوگیا۔ اور کبھی "ت" کو ساکن بھی پڑھتے ہیں۔

(۴) **قوله: سرعان**:۔ سین پر حرکات ثلاثہ، مگر فتح مشہور ہے، اور "را" پر سکون اور نون پر فتح۔

ترکیب قوله: ولا بد لهذه الأسماء الخ۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "لا" برائے نفی جنس، "بد" اس کا اسم، "لام" حرف جار، "ها" حرف تنبیہ، "ذہ" اسم اشارہ موصوف، "الأسماء" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر اول، "من" حرف جار، "فاعل" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر دوم، لائے نفی جنس اپنے اسم اور ہر دو خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "فاعلها" بترکیب اضافی مبتدا، "ضمیر" مضاف، "ال" حرف تعریف، "مخاطب" اسم مفعول، (جو بوجہ عدم اعتماد عامل نہیں) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، "ال" حرف تعریف، "مستتر" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فيها" جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وثلثة منها موضوعة الخ۔ "و" حرف عطف، "ثلثة" موصوف، "منها" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "موضوعة" اسم مفعول، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "لام" حرف جار، "الفعل" موصوف، "الماضی" بترکیب معلوم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "ترفع" فعل، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الاسم" مفعول بہ، "با" حرف جار، "الفاعلية" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"أحدها" بترکیب اضافی مبتدا، "هيهات" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

"فا" برائے تفصیل، "إنّ" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اس کا اسم، "موضوع" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "لام" حرف جار، "بعد" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "إنّ" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: مثل هيهات زيد الخ: "مثل" مضاف، "هيهات زيد" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "بعد زيد" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "هيهات" اسم فعل بمعنی "بعد"، "زيد" فاعل، اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"بعد" فعل، "زيد" فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وثانيها سرعان الخ: "و" حرف عطف، "ثانيها" بترکیب اضافی مبتدا، "سرعان" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"فا" حرف تفصیل، "إن" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اس کا اسم، "موضوع" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "لام" حرف جار، "سَرُعَ" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "إن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "سرعان زيد" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "سرع زيد" مراد اللفظ عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "سرعان" اسم فعل بمعنی سرع، "زيد" فاعل، اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"سرع" فعل، "زيد" فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وثالثها شتان؛[1] فإنّه موضوع لافترق، مثل: شتان زيد وعمرو، أي: افترق زيد وعمرو.

(١) قوله: شتان :ـ شین پر فتح اور تا مشدد اور نون پر فتح، اور کبھی کسرہ بھی آتا ہے۔ یہ افترق کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے، دو اسم پر داخل ہوتا ہے؛ کیوں کہ افتراق کے لیے دو اسم ضروری ہیں۔

ترکیب: "و" حرف عطف، "ثالثها" بترکیب اضافی مبتدا، "شتان" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"فا" حرف تفصیل، "إن" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اس کا اسم، "موضوع" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ اس کا نائب فاعل، "لام" حرف جار، "افترق" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "إن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "شتان زید وعمرو" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "افترق زید وعمرو" مراد اللفظ عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: ـ "شتان" اسم فعل بمعنی افترق، "زید" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "عمرو" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"افترق" فعل، "زید" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "عمرو" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



النوع العاشر:

الأفعال[1] الناقصة. وإنما سميت ناقصة؛ لأنها لا تكون بمجرد الفاعل كلاما تاما، فلا تخلو عن نقصان. وهي تدخل على الجملة[2] الاسمية، أي: المبتدأ والخبر، فترفع الجزء الأول منها،

(١) **قوله: الأفعال الناقصة:** ـ وہ افعال ہیں جن کی وضع اس لیے ہے کہ فاعل کے لیے ایسی صفت ثابت کریں جو ان کے مصدر سے مغایرت رکھتی ہو، جیسے: "كان زيد جالسا". اس مثال میں "كان" زید کے لیے صفتِ جلوس ثابت کرتا ہے جو اس کے مصدر کے مغایر ہے۔

(٢) **قوله: على الجملة الاسمية:** ـ یہاں پر جملہ اسمیہ، فعلیہ کے مقابل ذکر کیا گیا ہے، یعنی فعلیہ پر یہ افعال داخل نہیں ہوتے، بلکہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں؛ کیوں کہ وہ جملہ اسمیہ جس کا مبتدا واجب الحذف ہو، جیسے: "الحمدُ للهِ الحميدُ" یا واجب التصدیر ہو، جیسے اسمائے استفہام وشرط اور کم خبریہ یا مقرون بلام ابتدا ہو، یا وہ جملہ اسمیہ جس میں مبتدا کی خبر طلبی ہو، ان سب پر افعال ناقصہ داخل نہیں ہوتے۔

ترکیب قوله: النوع العاشر الخ: ـ "النوع" موصوف، "العاشر" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "الأفعال" موصوف، "الناقصة" بترکیب معلوم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف، یا استیناف، "إنما" اداۃ قصر، "سميت" فعل، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "ناقصة" بترکیب معلوم مفعول بہ، "لام" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ها" ضمیر اسم، "لا تكون" فعل مضارع، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ ذوالحال، "با" حرف جار، "مجرد" مضاف، "الفاعل" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسم، "كلاما" موصوف، "تاما" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "لا تخلو" فعل مضارع، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عن" حرف جار، "نقصان" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوئی شرط محذوف "إذا لم تكن بمجرد الفاعل كلاما تاما" کی، "إذا" مفعول فیہ مقدم، "لم تكن" فعل ناقص، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ ذوالحال، (باقی ترکیب حسب سابق) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "هی" ضمیر مبتدا، "تدخل" فعل، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "على" حرف جار، "الجملة" موصوف، "الاسمية" اسم منسوب، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "المبتدأ" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الخبر" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: فترفع الجزء الأول الخ: ـ "فا" حرف تفصیل، "ترفع" فعل، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الجزء" موصوف، "الأول" اسم تفضیل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، "من" حرف جار، "ها" ضمیر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

ويسمى اسمها، وتنصب الجزء الثاني منها، ويسمى خبرها. وهي [1] ثلثة عشر فعلا:
الأول كَانَ. وهي قد تكون [2] زائدة، مثل: إن من أفضلهم كان زيدا. وحينئذ لا تعمل.

(۱) **قوله:وهي ثلثة عشر فعلا:۔** ملحقات ان کے علاوہ ہیں، چنانچہ صار کے ملحقات یہ ہیں: (۱) اض (۲) رجع (۳) عاد (۴) استحال (۵) قعد، لیکن بمعنی صار ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ قعد کی خبر کے شروع میں کأن ہو (۶) ارتد (۷) تحول (۸) حار۔ اور مازال کے ملحقات یہ ہیں: ما دنی، ما رام جب کہ یہ دونوں کان دائما کذا کے معنی میں ہوں۔ اور أصبح کے ملحقات یہ ہیں: غدا، راح جب اول کان في الغداة كذا کے معنی میں ہو اور دوم کان فی الرواح کذا کے معنی میں ہو۔ واضح رہے کہ یہ ملحقات سماعی ہیں، قیاسی نہیں؛ اس لیے کہ انتقل بمعنی تحول ہے، اس کے باوجود صار سے ملحق نہیں، اسی طرح ما انفصل اور ما فارق بمعنی ما انفك ہیں، لیکن ملحقات سے نہیں، اسی لیے ان سب کا استعمال افعال ناقصہ کی طرح نہیں ہوتا۔

(۲) **قوله:وهي قد تكون زائدة:۔** یعنی کان کبھی زائد ہوتا ہے کہ اس کا عدم معنی مقصود کے لیے مخل نہیں ہوتا، لیکن زائد وسط کلام میں ہوتا ہے، اول میں نہیں۔ زائدہ دو قسم پر ہے: (۱) وہ کہ کسی معنی کا افادہ نہ کرے، جیسے: كيف نكلم من كان في المهد صبيا. (۲) وہ کہ صرف زمانہ کا افادہ کرے، اسم وخبر کا طالب نہ ہو، جیسے: کتاب کی مثال۔

ترکیب: "و" حرف عطف یا استیناف، "یسمی" فعل مضارع، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "اسم" مضاف، "ہا" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "تنصب" فعل، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الجزء" موصوف، "الثانی" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، "منہا" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ "ویسمی خبرھا" کی ترکیب "ویسمی اسمہا" کی ترکیب کی طرح ہوگی۔

قوله:وهي ثلثة عشر فعلا:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "ھی" ضمیر مبتدا، "ثلثة عشر" ممیز، "فعلا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"الأول" اسم تفضیل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الفعل" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "کان" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "ھی" ضمیر مبتدا، "قد" برائے تقلیل، "تکون" فعل ناقص، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ اس کا اسم، "زائدة" اسم فاعل، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "إن من أفضلهم كان زيدا" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مبتدائے مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "إن" حرف مشبہ بالفعل، "من" حرف جار، "أفضل" اسم تفضیل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر مضاف، "ہم" میں "ہا" ضمیر مضاف الیہ، "م" علامت جمع، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت ہوئی موصوف مقدر "رجال" یا "الرجال" کی، (موصوف مقدر کی تعریف وتنکیر کا اختلاف اس پر مبنی ہے کہ اسم تفضیل کی اضافت، اضافت لفظیہ ہوتی ہے یا معنویہ) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر مقدم، "کان" زائدہ، "زیدا" "إن" کا اسم موخر، إن اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یہ ترکیب اس وقت ہوگی جب "من" برائے تبعیض ہو اور معنی یہ ہوگا کہ بیشک زید قوم کے فاضل ترین لوگوں میں سے تھا۔ اور جب "من" برائے زیادت ہو تو معنی یہ ہوگا کہ بیشک زید ان سے فاضل تر تھا۔ اور ترکیب پوری یوں ہوگی: "إن" حرف مشبہ بالفعل، "من" حرف جار زائد، "أفضل" اسم تفضیل مضاف، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اور "ہم" میں "ہا" ضمیر مجرور مضاف الیہ، "م" علامت جمع، أفضل اسم تفضیل مضاف اپنے مضاف الیہ اور فاعل سے مل کر خبر مقدم، "کان" "زائد"، "زیدا" اسم موخر، "إنّ" حرف مشبہ بالفعل، اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف "حین" مضاف "إذ" ظرف زمان مضاف الیہ مضاف، تنوین (ــٍـ) مضاف الیہ محذوف کا عوض جو "کانت زائدة" ہے، "إذ" مضاف عوض مضاف الیہ محذوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا "حین" مضاف کا، حین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم، (یا حین مبدل منہ، إذ عوض مضاف الیہ سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مفعول فیہ) "لا تعمل" فعل مضارع، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

وقد تكون غير زائدة، وهی تجئ علی معنيين: ناقصة وتامة. فالناقصة تجیء علی معنيين: أحدهما أن يثبت خبرها لاسمها في الزمان الماضی، سواء کان[1] ممکن الانقطاع،[2] مثل: کان زيد قائما. أوممتنع الانقطاع،[3] مثل: کان الله عليما حکيما.

(۱) قوله:سواء کان الخ:۔ اس عبارت سے دوقول کے رد کی طرف اشارہ ہے: (۱) یہ کہ بعض نے یہ کہا کہ کان استمرار پر دلالت کرتا ہے، یعنی اس کی خبر اسم کے لیے جمیع ازمنۂ ماضیہ میں ثابت ہوتی ہے، لہذا یہ لم یزل کے مرادف ہے، جیسے: "کان الله سميعا بصيرا". (۲) یہ کہ بعض نے کہا کہ کان انقطاع کا مقتضی ہے، یعنی اس بات کا کہ زمانۂ ماضی میں خبر کا ثبوت اسم کے لیے تھا، پھر منتفی ہوگیا۔ وجہ رد یہ ہے کہ کان کامدلول باعتبار وضع صرف مطلق ثبوت ہے۔ تمام ازمنۂ ماضیہ میں استمرار یا زمانۂ ماضی میں انقطاع اس کامدلول وضعی نہیں، قرائن خارجیہ سے ان کا اعتبار ہوتا ہے، جیسے: آیت کریمہ میں سمیع وبصیر کی نسبت اسم جلالت کی طرف قرینۂ استمرار ہے۔

(۲)قوله:ممکن الانقطاع الخ:۔ یعنی ثبوت خبر برائے اسم زمانۂ حال تک نہیں بلکہ زمانہ ماضی میں منقطع ہوگیا ہے، جیسے: ''کان الشيخ شابا''کہ ثبوت شباب برائے شیخ زمانۂ تکلم تک مستمر نہیں۔

(۳)قوله:ممتنع الانقطاع:۔ یعنی خبر کا ثبوت اسم کے لیے مستمر ہے، اس پر کبھی عدم طاری نہیں ہوا۔ اسی قبیل سے وہ کان ہے جو صفات باری میں مستعمل ہوتا ہے، جیسے: کان الله عليما حکيما۔

ترکیب قوله: وقد تکون غير زائدة الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "قد" برائے تقلیل، "تکون" فعل ناقص، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ اسم، "غير "مضاف، "زائدة" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "هی" ضمیر مبتدا، "تجئ" فعل مضارع، "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "علی" حرف جار، "معنيين" مبدل منہ، "ناقصة" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "تامة" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اورظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: فالناقصة الخ:۔ "فا" حرف تفصیل، "الناقصة" صفت موصوف مقدر "کان" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "تجئ" فعل مضارع، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "علی" حرف جار، "معنيين" مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

"أحد" مضاف، "هما" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "يثبت" فعل مضارع، "خبر" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، "لام" حرف جار، "اسم" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو اول، "فی" حرف جار، "الزمان" موصوف، "ال" حرف تعریف، "ماضی" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم، فعل مضارع اپنے فاعل اوردونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

"سواء" اسم مصدر، بمعنی مستو خبر مقدم، "کان" فعل ناقص، "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "ممکن" اسم فاعل مضاف، "الانقطاع" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "ممتنع" اسم فاعل مضاف، "الانقطاع" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "کان زيد قائما" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر "مثاله" مقدر کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "کان" فعل ناقص، "زيد" اسم، "قائما" بترکیب سابق خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "کان الله عليما حکيما" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "کان" فعل ناقص، "الله" اسم جلالت اسم، "عليما" صفت مشبہ، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر اول، "حکيما" عليما کی طرح خبر دوم، فعل ناقص اپنے اسم اوردونوں خبروں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وثانيهما[1] أن يكون بمعنى صار، مثل: كان الفقير غنيا، أى: صار الفقير غنيا. والتامة تتم بفاعلها، فلا تحتاج إلى الخبر، فلا تكون ناقصة، وحينئذ تكون بمعنى ثبت،[2] مثل: كان زيد، أى: ثبت زيد.

(۱) قوله: وثانيهما الخ: یہ معنی بہ نسبت اول قلیل ہے۔ اس عبارت میں مسامحہ ہے؛ کیوں کہ ثانیھما کی ضمیر کا مرجع "معنیین" ہے، اور أن یکون میں ضمیر اسم ثانیھما کی طرف راجع ہے۔ اس تقدیر پر عبارت کا معنی یہ ہوا کہ کان کا دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ معنی، صار کے معنی میں ہو۔ یہ درست نہیں؛ اس لیے کہ صار کے معنی میں کان ہوتا ہے نہ کہ کان کا معنیٔ ثانی۔ یہ مسامحہ اس طرح دور ہو سکتا ہے کہ أن یکون کو مصدر حینی قرار دیں یعنی اس سے پیشتر لفظ "وقت" مقدر مانیں اور أن یکون میں ضمیرِ اسم، کان کی طرف راجع ہو، اب تقدیر عبارت یہ ہوگی: "ثانيهما ثابت وقت أن يكون بمعنى صار". یعنی کان کا دوسرا معنی اس وقت حاصل ہوتا ہے جب کان بمعنی صار ہو، اور یہ معنی درست ہے۔

(۲) قوله: بمعنى ثبت:۔ جیسے: كان الله ولا شيء معه". اور کبھی بمعنی حدث آتا ہے، جیسے:

إذا كان الشتاء فادفئوني

فإن الشيخ يهدمه الشتاء

اور کبھی بمعنی حضر آتا ہے، جیسے آیت کریمہ: وإن كان ذو عسرة فنظرة إلى ميسرة. ان جگہوں پر کان خبر سے مستغنی ہے؛ کیوں کہ معنی اور زمانہ دونوں پر دلالت کرتا ہے، لہذا تامہ ہوا۔

ترکیب قوله: وثانيهما الخ: "و" حرف عطف، "ثانی" مضاف، "هما" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "أن" موصول حرفی، "یکون" فعل ناقص، اس میں "هو" کی ضمیر پوشیدہ اسم، "با" حرف جار، "معنی" مضاف، "صار" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "كان الفقير غنيا" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أى" حرف تفسیر، "صار الفقير غنيا" مراد اللفظ عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مقدر کی۔ الخ

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "كان" فعل ناقص، "ال" حرف تعریف، "فقير" صفت مشبہ، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر "الرجل" کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم، "غنيا" صفت مشبہ، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"صار" فعل ناقص، "الفقير" بترکیب سابق صفت موصوف مقدر الرجل کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر اسم، "غنيا" بترکیب سابق خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "التامة" صفت موصوف مقدر "كان" کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "تتم" فعل مضارع، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "با" حرف جار، "فاعل" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"فا" حرف عطف برائے تعقیب، "لا تحتاج" فعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "إلى" حرف جار، "الخبر" مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"فا" حرف عطف برائے تعقیب، "لا تكون" فعل ناقص، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ اس کا اسم، "ناقصة" خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "حين" مضاف، "إذ" مضاف الیہ مضاف، تنوین "ٍ" عوض مضاف الیہ محذوف، "إذ" مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "حين" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم، "تكون" فعل ناقص، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ اسم، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "ثبت" مراد اللفظ مضاف الیہ، معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "كان زيد" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أى" حرف تفسیر، "ثبت زيد" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "كان" فعل تام، "زيد" فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ثبت" فعل، "زيد" فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

والثاني صار. وهي للانتقال، أي: لانتقال الاسم من حقيقة[1] إلى حقيقة أخرىٰ، نحو: صار الطين خزفا. أو من صفة إلى صفة أخرى، مثل: صار[2] زيد غنيا. وقد تكون تامة[3] بمعنى الانتقال من مكان إلى مكان اٰخر، وحينئذ تتعدى بإلى، نحو: صار زيد من بلد إلى بلد.

(۱) قوله: من حقيقة:۔ حقیقت وہ ہے کہ نفس الامر میں بغیر فرض فارض اور بدون اعتبار معتبر متحقق ہو۔

(۲) قوله: صار زيد غنيا:۔ یعنی زید حال فلاکت سے حال تونگری کی طرف منتقل ہوا، بغیر اس کے کہ اس کی حقیقت متبدل ہو۔

(۳) قوله: وقد تكون تامة:۔ اور کبھی تامہ ہوتا ہے اور یہ قلیل ہے۔ اس وقت لفظ "صار" فاعل پر تمام ہو جاتا ہے، خبر کی احتیاج نہیں رہتی۔ اس وقت اپنے معنیٰ اصلی یعنی انتقال میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور ناقصہ اس وقت ہوتا ہے جب انتقال مخصوص کے لیے مستعمل ہو۔ ناقصہ کی علامت یہ ہے کہ اس کی خبر کا وجود بعد عدم ہوتا ہے، جیسے: "صار الطين خزفا" میں، کہ اولاً حقیقت خزف طین سے معدوم تھی، عدم کے بعد وجود میں آئی۔

ترکیب قوله: والثانی صار الخ:۔ "و" حرف عطف، "الثانی" اسم منقوص مبتدا، "صار" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "هی" ضمیر مبتدا، "لام" حرف جار، "الانتقال" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"أی" حرف تفسیر، "لام" حرف جار، "انتقال" مصدر مضاف، "الاسم" مضاف الیہ، "من" حرف جار، "حقیقة" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "من" حرف جار، "صفة" مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو اول، "إلی" حرف جار، "حقیقة" موصوف، "أخری" اسم تفضیل مونث، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "إلی" حرف جار، "صفة" موصوف، "أخری" بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو دوم، انتقال مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق خبر مبتدائے محذوف "هی" کی، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

قوله: نحو صار الطين خزفا:۔ "نحو" مضاف، "صار الطين خزفا" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی الخ......

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "صار" فعل ناقص، "الطين" اسم، "خزفا" خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل صار زيد غنيا:۔ "مثل" مضاف، "صار زيد غنيا" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی۔

"صار زيد غنيا" کی ترکیب "صار الطين خزفا" کی ترکیب کی طرح ہوگی، مگر واضح رہے کہ "غنيا" صفت مشبہ ہے جو اپنے فاعل سے مل کر خبر ہوگا۔

قوله: وقد تكون تامة:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "قد" برائے تقلیل، "تکون" فعل ناقص، "هی" ضمیر پوشیدہ اسم، "تامة" اسم فاعل، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر اول، "با" حرف جار، "معنی" اسم مقصور مضاف، "الانتقال" مصدر، "من" حرف جار، "مکان" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "إلی" حرف جار، "مکان" موصوف، "اٰخر" اسم تفضیل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم، "الانتقال" مصدر اپنے دونوں ظرف لغو سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق خبر دوم، "تکون" فعل ناقص اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وحينئذ تتعدى بإلى:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "حین" مبدل منہ، "إذ" ظرف زمان مضاف، تنوین "ءً" عوض مضاف الیہ محذوف، ("کانت بمعنی الانتقال")، "إذ" مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مفعول فیہ مقدم، "تتعدی" فعل، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "با" حرف جار، "إلیٰ" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "صار زيد من بلد إلى بلد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "صار" فعل تام، "زید" فاعل، "من" حرف جار، "بلد" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "إلی" حرف جار، "بلد" مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم، فعل تام اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

والثالث أصبح. والرابع أضحى. والخامس أمسى. فهذه[1] الثلاثة لاقتران مضمون الجملة بأوقاتها التى هى الصباح والضحىٰ والمساء، نحو: أصبح زيد غنيا. معناه: حصل غناه فى وقت الصباح. ونحو: أضحى زيد حاكما. معناه: حصل الحكومة فى وقت الضحى. ونحو: أمسى زيد قاريا. معناه: حصل قرائته فى وقت المساء. وهذه الثلاثة قد تكون بمعنى صار، مثل: أصبح الفقير غنيا،[2]

(۱) قوله: فهذه الثلثة الخ:۔ یہ تینوں فعل تامہ اور ناقصہ دونوں ہوتے ہیں۔ تامہ کی تفصیل آگے آئیگی۔ ناقصہ کے دو معانی یہاں بیان کیے گئے ہیں: (۱) یہ کہ أصبح، أضحى، أمسى جن اوقات پر اپنے مادہ کے اعتبار سے دلالت کرتے ہیں، مضمون جملہ ان کے ساتھ مقترن ہے، اور وہ اوقات صباح، ضحیٰ اور مساء ہیں۔ مصنف نے اس معنی کو اپنے قول سے بیان فرمایا ہے۔ (۲) یہ کہ بمعنی "صار" ہوں، یعنی برائے انتقال، جس میں ان اوقات کا اعتبار نہیں جن پر ان افعال کا مادہ دلالت کرتا ہے۔ البتہ وہ اوقات ضرور معتبر ہیں، جن پر یہ افعال اپنی ہیأت کے اعتبار سے دلالت کرتے ہیں، یعنی أصبح میں زمانہ گزشتہ اور یصبح میں حال یا آئندہ۔

(۲) قوله: أصبح الفقير غنيا:۔ یعنی فقیر صفت غنا کے ساتھ متصف ہو گیا اور یہ اتصاف وقت صبح کے ساتھ مقید نہیں۔ اسی طرح "أمسى زيد كاتبا" کے معنی ہیں کہ زید کتابت کے ساتھ متصف ہو گیا اور یہ اتصاف وقت مساء کے ساتھ مقید نہیں، ایسے ہی "أضحى المظلم منيرا" کے معنی ہیں کہ تاریک روشنی کے ساتھ متصف ہو گیا اور یہ اتصاف وقت ضحیٰ کے ساتھ مقید نہیں۔

ترکیب قوله: والثالث أصبح الخ:۔ "و" حرف عطف، "الثالث" مبتدا، "أصبح" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ "و" حرف عطف، "الرابع" مبتدا، "أضحى" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ "و" حرف عطف، "الخامس" مبتدا، "أمسى" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فهذه الثلثة الخ:۔ "فا" حرف تفصیل، "ها" حرف تنبیہ، "ذه" اسم اشارہ موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ، "الثلثة" صفت یا بدل یا عطف بیان، موصوف اپنی صفت سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر، یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مبتدا، "لام" حرف جار، "اقتران" مصدر مضاف، "مضمون" مضاف الیہ مضاف، "الجملة" مضاف الیہ، "مضمون" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "با" حرف جار، "أوقاتها" بترکیب اضافی موصوف، "التى" اسم موصول، "هى" ضمیر مبتدا، "الصباح" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الضحى" معطوف، "و" حرف عطف، "المساء" معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو، "اقتران" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

نحو أصبح زيد غنيا الخ:۔ "نحو" مضاف، "أصبح زيد غنيا" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی الخ.

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "أصبح" فعل ناقص، "زيد" اسم، "غنيا" صفت مشبہ، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"معنى" اسم مقصور مضاف، "ه" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "حصل غناه فى وقت الصباح" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "حصل" فعل، "غناه" بترکیب اضافی فاعل، "فى" حرف جار، "وقت" مضاف، "الصباح" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ھدایت: "نحو أصبح زيد غنيا ـ إلى قوله ـ في وقت الصباح" کی ترکیب کے انداز پر "نحو أضحى زيد حاكما ـ إلى قوله ـ فى وقت المساء" کی ترکیب ہوگی۔

قوله: وهذه الثلثة قد تكون بمعنى صار الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "ها" حرف تنبیہ، "ذه" اسم اشارہ موصوف، "الثلثة" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "قد" برائے تقلیل، "تكون" فعل ناقص، اس میں "هى" ضمیر پوشیدہ اسم، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "صار" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "أصبح الفقير غنيا" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أمسى زيد كاتبا" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "أضحى المظلم منيرا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ...

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "أصبح" فعل ناقص، "ال" حرف تعریف، "فقير" صفت مشبہ، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الرجل" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر اسم، "غنيا" صفت مشبہ، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وأمسى زيد كاتبا، وأضحى المظلم[1] منيرا. وقد تكون تامة،[2] مثل: أصبح زيد، بمعنى: دخل زيد في الصباح. وأمسى عمرو، أي: دخل عمرو في المساء. وأضحى بكر، أي: دخل بكر في الضحى.

والسادس ظل.[3] والسابع بات. وهما لاقتران مضمون الجملة[4] بالنهار والليل،

(۱) قوله: أضحى المظلم منيرا:۔ "المُظلِم" بمعنی تاریک یا تاریک کنندہ اور "منیر" بمعنی روشن یا روشن کنندہ؛ کیوں کہ إظلام اور إنارة لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہیں۔

(۲) قوله: وقد تكون تامة:۔ اور جب تامہ ہوتے ہیں تو خبر نہیں چاہتے اور اس وقت أصبح بمعنی كان في الصبح كذا اور أضحى بمعنی كان في الضحى كذا اور أمسى بمعنی كان في المساء كذا نہیں ہوتا، بلکہ اول بمعنی دخل في الصباح اور دوم بمعنی دخل في الضحى اور سوم بمعنی دخل في المساء ہوتا ہے۔ جیسے: أصبحنا والحمد لله وأمسينا والملك لله. أي: دخلنا في الصباح ودخلنا في المساء. اور اسی قبیل سے یہ آیت ہے: فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون۔

(۳) قوله: ظل:۔ باب سمع سے آتا ہے ۔ اور بات کا مصدر بيتوتة ہے یا بيت یا بيات، اور مضارع يبيت آتا ہے، جیسے: باع يبيع یا يَبَاتُ، جیسے: خاف يخاف، مشہور قول کی بنا پر یہ دونوں فعل افعال ناقصہ سے ہیں

(۴) قوله: لاقتران مضمون الجملة:۔ نیز مضمون جملہ کے مقترن ہونے کا افادہ کرتے ہیں اس زمانے کے ساتھ جس پر ان کی ہیأت دلالت کرتی ہے ۔ یعنی ظل زمانۂ ماضی کا افادہ کرتا ہے اور يظل حال یا استقبال کا۔

ترکیب: "أمسى" فعل ناقص، "زید" اسم، "کاتبا" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أضحى" فعل ناقص، "ال" حرف تعریف، "مظلم" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الشیٔ" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر اسم، "منیرا" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وقد تكون تامة الخ:۔ "و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "تکون" فعل ناقص، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ اسم، "تامة" خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "أصبح زید" مراد اللفظ ذو الحال، "با" حرف جار، "معنی" مضاف، "دخل زید فی الصباح" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أمسى عمرو" مراد اللفظ معطوف علیہ، یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "دخل عمر فی المساء" مراد اللفظ عطف بیان، یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر معطوف، "و" حرف عطف، "أضحى بکر" بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، "مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثالہ" مبتدائے مقدر کی الخ.

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "أصبح" فعل تام، "زید" فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ "دخل" فعل، "زید" فاعل، "فی" حرف جار، "الصباح" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ بقیہ جملوں کی ترکیب سابقہ ترکیب کی طرح ہوگی۔

قوله: والسادس ظل الخ: "و" حرف عطف، "السادس" مبتدا، "ظل" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ "و" حرف عطف، "السابع" مبتدا، "بات" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "ھما" بطریق سابق مبتدا، "لام" حرف جار، "اقتران" مصدر مضاف، "مضمون" مضاف الیہ مضاف، "الجملة" مضاف الیہ، مضمون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "با" حرف جار، "النھار" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "اللیل" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اقتران مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتان" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "ھما" بترکیب سابق فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

نحو: ظل زيد كاتبا، أى: حصل كتابته فى النهار.[١] وبات زيد نائما، أى: حصل نومه فى الليل.[٢] وقد تكونان بمعنى صار،[٣] مثل: ظل[٤] الصبى بالغا، وبات[٥] الشاب شيخا.

والثامن مادام. وهى[٦] لتوقيت شىء بمدة ثبوت خبرها لاسمها،

(١) قوله:فى النهار :ـ أى: فى جميع النهار.
(٢) قوله:فى الليل :ـ أى: فى جميع الليل.
(٣) قوله:بمعنى صار :ـ اس وقت معنیٔ لیل ونہار سے مجرد ہوتے ہیں۔
(٤) قوله:مثل ظل الصبى بالغا: اور اسی قبیل سے یہ آیت کریمہ ہے: "وإذا بشر أحدهم بالأنثى ظل وجهه مسودا". أى: صار ذا سواد. کیوں کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ ان کا چہرا دن میں سیاہ ہوجاتا ہے کہ اس کے وقت کا اعتبار لازم آئے۔
(٥) قوله:بات الشابُ شيخا:ـ اسی قبیل سے یہ حدیث شریف ہے: "إذا استيقظ أحدكم من نومه فليغسل يده قبل أن يدخلها فى وضوئه فإن أحدكم لا يدرى أين باتت يده"؛ کیوں کہ غسل یدین کا حکم ہر اس شخص کے لیے ہے جو سو کر اٹھے خواہ رات میں یا دن میں۔
فائدہ:۔ انسان جب تک شکم مادر میں ہے اسے جنین کہتے ہیں، اور بعد پیدائش زمانۂ شیر خوارگی تک طفل، بعد ازاں بلوغ سے پہلے تک صبی، پھر چالیس سال تک شاب، پھر ساٹھ سال تک کہل، پھر آخری عمر تک شیخ۔
(٦) **قوله:وهى لتوقيت شئ بمدة**:ـ یعنی اپنے اسم کے لیے ثبوت خبر کی مدت کے ساتھ کسی چیز کے وقت کی تعیین کے لیے آتا ہے، اس طرح کہ مدت مذکورہ اس چیز کے لیے ظرف زمان ہوتی ہے؛ کیوں کہ مادام میں کلمۂ "ما" مصدریہ ہے، اور ما مصدریہ مابعد کے ساتھ مل کر بتاویل مصدر ہوتا ہے، اور مصدر سے پیشتر زمان کی تقدیر بکثرت ہوا کرتی ہے، لہذا "مادام" اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر بتقدیر "وقت" (مضاف) کسی چیز کا ظرف زمان ہوا، اور ظرف زمان فضلہ ہوتا ہے؛ اس لیے مادام پر سکوت صحیح نہ ہوگا، لہذا اس سے پہلے کلام تام کا ہونا ضروری ہے عام ازیں کہ جملہ فعلیہ ہو یا اسمیہ۔

ترکیب قوله: نحو ظل زيد كاتبا الخ:ـ "نحو" مضاف، "ظل زيد كاتبا" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أى" حرف تفسیر، "حصل كتابته فى النهار" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "بات زيد نائما" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أى" حرف تفسیر، "حصل نومه فى الليل" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی:ـ "ظل" فعل ناقص، "زيد" اسم، "كاتبا" بترکیب سابق خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ "حصل" فعل، "كتابة" مصدر مضاف، "ه" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، "فى" حرف جار، "النهار" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ "بات" فعل ناقص، "زيد" اسم، "نائما" بترکیب سابق خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ "حصل" فعل، "نوم" مضاف، "ه" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، "فى الليل" جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وقد تكونان بمعنى صار: "و" حرف عطف یا استیناف، "قد" برائے تقلیل، "تكونان" فعل ناقص، "ا" ضمیر اسم، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "صار" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتين" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هما" فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل ظل الصبى بالغا:ـ "مثل" مضاف، "ظل الصبى بالغا" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "بات الشاب شيخا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی الخ:۔

برتقدیر ارادۂ معنی:ـ "ظل" فعل ناقص، "الصبى" اسم، "بالغا" اسم فاعل بترکیب معلوم خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ "بات" فعل ناقص، "ال" حرف تعریف، "شاب" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الشخص" کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم، "شيخا" خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: والثامن مادام الخ: "و" حرف عطف، "الثامن" مبتدا، "مادام" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔
"و" حرف عطف یا استیناف، "هى" ضمیر مبتدا، "لام" حرف جار، "توقيت" مصدر مضاف، "شئ" مضاف الیہ، "با" حرف جار، "مدة" مضاف، "ثبوت" مصدر مضاف الیہ مضاف، "خبر" مضاف الیہ مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، "خبر" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "لام" حرف جار، "اسم" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، "ثبوت" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مضاف الیہ، "مدة" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، "توقيت" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

فلا بد من أن يكون قبلها جملة فعلية أو اسمية، نحو: اجلس مادام زيد جالسا، وزيد قائم مادام عمرو قائما. **والتاسع ما زال.**[1] **والعاشر ما برح.**[2] **والحادي عشر ماانفک.**[3] **والثاني عشر ما فتئ.**[4] وقد يقال: ما فتأ وما أفتأ. وكل واحد من هذه الأفعال الأربعة لدوام ثبوت خبرها لاسمها مذ قَبِلَه.[5]

(۱) **قوله:مازال** :۔ اجوف واوی ہے، مضارع ما یزال آتا ہے، جیسے: خاف یخاف. یہ ناقص مستعمل ہوتا ہے، تام نہیں۔ اور زال یزول جیسے قال یقول تام ہے، ناقص مستعمل نہیں۔ اسی طرح زال یزیل مثل باع یبیع بمعنی فُرقة ناقص مستعمل نہیں ہوتا۔

(۲) **قوله:مابرح** :۔ بکسر "را" بمعنی زال عن مکانه ناقصہ اور تامہ دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ تامہ، جیسے: لن أبرح الأرض. اور ناقصہ کی مثال کتاب میں مذکور ہے، نفی اور غیر نفی دونوں کے ساتھ مستعمل ہے۔

(۳) **قوله:ما انفک** :۔ بمعنی انفصل ناقصہ اور تامہ دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے ۔ تامہ کا صلہ من آتا ہے، جیسے: ما انفك من الأمير۔

(۴) **قوله:ما فتئ** :۔ بکسر تائے فوقانیہ اور آخر میں ہمزۂ مفتوحہ، باب سمع سے بمعنی ما برح، یہ صرف ناقصہ مستعمل ہوتا ہے۔ اور ما فَتَئَ بفتح تا وہمزہ، اور قاموس میں "تا" پر تینوں حرکتیں دی گئی ہیں۔ اور ما أفتأ بہمزہ باب افعال سے ہے۔ ان چاروں افعال کا معنی استغراق زمانہ ہے۔

(۵) **قوله:منذقبله** :۔ اس میں "مذ" برائے ابتدائے اسم غایت زمانی ہے۔ "قبل" فعل ماضی باب سمع سے ہے، مصدر قبول بفتح قاف بمعنی پذیرفتن۔ یعنی ثبوت خبر برائے اسم بطریق دوام واستمرار ہوتا ہے جس وقت سے اسم میں قبول خبر کی صلاحیت آئی، جیسے: مازال زید أمیرا. معنی یہ ہوگا کہ زید امیر ہے جب سے اس میں امارت کی صلاحیت آئی اور وقت صلاحیت سن بلوغ ہے۔

ترکیب: "فا" فصیحہ، "لا" لائے نفی جنس، "بد" اس کا اسم، "من" حرف جار، "أن" حرف ناصب موصول حرفی، "یکون" فعل ناقص، "قبلها" بترکیب اضافی مفعول فیہ ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بطریق سابق خبر مقدم، "جملة" موصوف، "فعلية" اسم منسوب، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "اسمية" اسم منسوب معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم مؤخر، فعل ناقص اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا ہوئی شرط محذوف "إذا كان الأمر كذلك" کی، شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "اجلس مادام زید جالسا" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "زید قائم مادام عمرو قائما" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ........

برتقدیر ارادۂ معنی: ۔ "اجلس" فعل امر، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "ما" مصدریہ موصول حرفی، "دام" فعل ناقص، "زید" اسم، "جالسا" اسم فاعل بترکیب معلوم خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ ہوا "وقت" مضاف مقدر کا، "وقت" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل امر اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"زید" مبتدا، "قائم" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "مادام عمرو قائما" بترکیب سابق مفعول فیہ، "قائم" اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: والتاسع مازال الخ: "و" حرف عطف، "التاسع" مبتدا، "مازال" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ "و" حرف عطف، "العاشر" مبتدا، "مابرح" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ "و" حرف عطف، "الحادی عشر" مبتدا، "ماانفك" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ "و" حرف عطف، "الثانی عشر" مبتدا، "مافتئ" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "قد" برائے تقلیل، "یقال" فعل، لفظ ما فتأ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، لفظ "ماأفتأ" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "کل" مضاف، "واحد" موصوف، "من" حرف جار، "ھا" برائے تنبیہ، "ذہ" اسم اشارہ موصوف، "الأفعال" صفت اول، "الأربعة" صفت دوم، موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "لام" حرف جار، "دوام" مصدر مضاف، "ثبوت" مصدر مضاف الیہ مضاف، "خبر" مضاف الیہ مضاف، "ھا" ضمیر مضاف الیہ، خبر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "لام" حرف جار، "اسمها" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مذ" ظرف زمان مضاف، "قبل" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ہ" ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ، "مذ" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "ثبوت" مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو، اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ، "دوام" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

ويلزمها[1] النفی. مثل: مازال زيد عالما، وما برح زيد صائما، وما فتیٔ عمرو فاضلا، وما انفک بكر عاقلا.

والثالث عشر ليس[2] وهی لنفی مضمون الجملة فی زمان الحال. وقال بعضهم:[3] فی كل زمان. مثل: ليس زيد قائما.

(۱) **قوله: ويلزمها النفی:۔** اگر یہ افعال ماضی ہوں تو ما یا لا لازم ہوتا ہے، اور اگر مضارع ہوں تو "اِن" یا "لم" یا "لن" تاکہ معنی استمرار کا افادہ کریں۔ وجہ یہ ہے کہ ان افعال کے معنی نفی ہیں، اور نفی پر جب نفی داخل ہوتی ہے تو معنیٔ استمرار کا افادہ ہوتا ہے۔ یہ افعال "كان دائما" کے معنی میں ہوتے ہیں۔

(۲) **قوله: ليس:۔** اصل میں بکسر عین ہے بروزن سمع، بنظر تخفیف عین کلمہ (یا) کو ساکن کر دیا، جیسے صَیِدَ میں صَیْدَ۔ البتہ "یا" کو بقاعدۂ قال الف سے نہیں بدلا تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ اپنے نظائر کی طرح فعل متصرف نہیں۔ اور اس کے فعل ہونے پر دلیل یہ ہے کہ تائے تانیث ساکنہ اور ضمائر بارزہ اسے لاحق ہوتی ہیں۔

(۳) **قوله: قال بعضهم:۔** اس بعض سے مراد سیبویہ ہیں ۔ جیسے: "ليس خلق الله مثله" میں لیس نفی ماضی کے لیے ہے، اور "ألا يوم يأتيهم ليس مصروفا عنهم" میں "ليس" نفی استقبال کے لیے ہے، اور "ليس زيد قائما الآن" میں نفی حال کے لیے ہے۔

ترکیب: "و" حرف عطف یا استیناف، "یلزم" فعل، "ها" ضمیر مفعول بہ، "النفی" فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل مازال زيد عالما الخ:۔ "مثل" مضاف، "مازال زيد عالما" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ما برح زيد صائما" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "ما فتیٔ عمرو فاضلا" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "ما انفك بكر عاقلا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "مازال" فعل ناقص، "زید" اسم، "عالما" صفت مشبہ بترکیب معلوم خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ہدایت: بقیہ تین جملوں کی ترکیب اسی انداز پر کریں۔

قوله: والثالث عشر ليس الخ:۔ "و" حرف عطف، "الثالث عشر" مبتدا، "لیس" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "هی" ضمیر مبتدا، لام حرف جار، "نفی" مصدر مضاف، "مضمون" مضاف الیہ مضاف، "الجملة" مضاف الیہ، "مضمون" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "فی" حرف جار، "زمان" مضاف، "الحال" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "نفی" مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "قال" فعل، "بعض" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، "م" علامت جمع، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، "ليس لنفی مضمون الجملة" مقدر، اس میں "لیس" مبتدا، "لام" حرف جار، "نفی" مصدر مضاف، "مضمون" مضاف الیہ مضاف، "الجملة" مضاف الیہ، "مضمون" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "فی" حرف جار، "کل" مضاف، "زمان" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا، "نفی" مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف مستقر سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، "لیس" مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ، "قال" فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "ليس زيد قائما" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "لیس" فعل ناقص، "زید" اس کا اسم، "قائما" اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

واعلم أن تقديم [١] أخبار هذه الأفعال على أسمائها جائز بإبقاء عملها، مثل: كان قائما زيد، وعلى هذا القياس في البواقي. وأيضا تقديم أخبارها [٢] على نفسها جائز سوى ليس [٣] والأفعال التي كان في أوائلها [٤] ما.

(١) **قوله:تقديم أخبار هذه الأفعال**:۔ ان افعال کی خبر کی تقدیم ان کے اسما پر جائز ہے، جس طرح مبتدا کی خبر کی تقدیم مبتدا پر جائز ہے۔ مگر جب مبتدا کی خبر معرفہ ہو تو خبر کی تقدیم مبتدا پر جائز نہیں؛ کیوں خبر کا مبتدا سے التباس لازم آئے گا۔ اور ان افعال میں خبر کی تقدیم اسم پر جائز ہے اگر چہ معرفہ ہو؛ کیوں کہ اسم وخبر کا اعراب مختلف ہونے کے باعث التباس لازم نہیں آتا جب کہ دونوں یا ایک کا اعراب لفظی ہو ۔ اور اگر دونوں کا اعراب تقدیری ہو تو اول اسم ہونے کے لیے اور ثانی خبر ہونے کے لیے متعین ہوگا اور تقدیم جائز نہ ہوگی، جیسے: كانت الحبلى السكرى۔

(٢) **قوله:وأيضا تقديم أخبارها**:۔ یعنی تمام افعال ناقصہ اپنے اوپر تقدیم خبر کے بارے میں تین قسم پر ہیں: (١) وہ جن کی خبر کا ان پر مقدم ہونا جائز ہے۔ یہ افعال لیس اور ان افعال کے علاوہ ہیں جن کے شروع میں ما ہوتا ہے۔ (٢) وہ افعال جن کی خبر کا تقدم ان پر جائز نہیں۔ یہ افعال وہ ہیں جن کے شروع میں ما ہوتا ہے (٣) وہ فعل جس کی خبر کے تقدم میں اختلاف ہے اور وہ فعل لیس ہے۔

(٣) **قوله:سوى ليس**:۔ کوفیہ وابن سراج وجرجانی کے نزدیک خبر لیس کی تقدیم لیس پر جائز نہیں؛ کیوں کہ ان کے نزدیک لیس کو لائے نافیہ کے ساتھ مشابہت ہے اور لائے نافیہ کے معمول کی تقدیم اس پر جائز نہیں، ورنہ حرف نفی کی صدارت فوت ہو جائے گی، تو خبر لیس کی تقدیم بھی جائز نہ ہوگی۔ البتہ بصریین اور سیبویہ کے نزدیک خبر لیس کی تقدیم لیس پر جائز ہے؛ کیوں کہ یہ فعل ہے اور معمول فعل کی تقدیم فعل پر جائز ہے۔

(٤) **قوله: كان في أوائلها ما**:۔ یعنی جن افعال کے شروع میں "ما" ہے ان پر اخبار کی تقدیم جائز نہیں؛ کیوں کے یہ "ما" یا نافیہ ہے، جیسے: "مادام" کے علاوہ میں۔ اور ما نافیہ صدارت چاہتا ہے جو تقدیم سے فوت ہو جائے گی، یا "ما" مصدریہ ہے، جیسے "مادام" میں، اور مصدر پر معمول مصدر کی تقدیم ممنوع ہے۔

ترکیب قوله:واعلم ان تقديم الخ:۔ "و" حرف استیناف، "اعلم" فعل امر، اس میں "أنت" بترکیب سابق فاعل، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "تقديم" مصدر مضاف، "أخبار" مضاف الیہ مضاف، "ها" حرف تنبیہ، "ذه" اسم اشارہ موصوف، "الأفعال" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "أخبار" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "على" حرف جار، "أسماء" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، تقدیم مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر "أن" کا اسم، "جائز" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "با" حرف جار، "إبقاء" مصدر مضاف، "عمل" مضاف الیہ مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، إبقاء مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، جائز اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ، "اعلم" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "كان قائما زيد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ......

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "كان" فعل ناقص، "قائما" بترکیب معلوم خبر مقدم، "زيد" اسم مؤخر، فعل ناقص اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "على" حرف جار، "ها" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر مقدم، "القياس" مصدر، "في" حرف جار، "البواقي" میں "ال" بمعنی "اللواتي" اسم موصول، "بواقي" اسم فاعل صیغہ جمع مؤنث، اس میں "هن" پوشیدہ، جس میں "ها" ضمیر فاعل، "نّ" مشدد علامت جمع مونث، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "القياس" مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله:وأيضا تقديم أخبارها الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "أيضا" مفعول مطلق فعل مقدر "آض" کا، "آض" فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"تقديم" مصدر مضاف، "أخبار" مضاف الیہ مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "على" حرف جار، "نفس" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، تقدیم مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مبتدا، "جائز" اسم فاعل اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "سوى" اسم مقصور مضاف، "ليس" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الأفعال" موصوف، "التي" اسم موصول، "كَانَ" فعل ناقص، "في" حرف جار، "أوائل" مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر مقدم، "ما" اسم مؤخر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، "الأفعال" موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "جائز" اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وقال بعضهم: (١) تقديم الأخبار على هذه الأفعال أيضا جائز سوى مادام. أما تقديم أسمائها عليها، فغير جائز. (٢) واعلم أن حكم (٣) مشتقات هذه الأفعال كحكم هذه الأفعال في العمل.

(١) قوله: وقال بعضهم:ـ بعض سے مراد یہاں ابن کیسان ہیں ـ انھوں نے کہا کہ "لیس" اوران افعال پراخبار کی تقدیم جائز ہے جن کے اول میں "ما" نافیہ ہے ـ وجہ یہ ہے کہ لیس حکم کان میں ہے کہ اس میں صورۃً "ما" نہیں ـ اورجن افعال کے شروع میں "ما" نافیہ ہے وہ "ما" نافیہ کی وجہ سے مثبت ہوگئے؛ کیوں کہ نفی پرنفی کا دخول اثبات کا افادہ کرتا ہے ـ تو یہ افعال بھی بمنزلہ کان ہوگئے ـ اور کان پراس کی خبر کا تقدم جائز ہے، توان پربھی جائز ہوگا ـ

(٢) قوله: فغير جائز:ـ یعنی کبھی جائز نہیں؛ کیوں کہ اسم بمنزلۂ فاعل ہے اورفاعل کی تقدیم فعل پرجائز نہیں ـ

(٣) قوله: أن حكم مشتقات:ـ یعنی ان افعال کے متصرفات کا عمل میں حکم ان افعال کی طرح ہے، پس جو عمل کہ کان کرتا ہے وہی کون، کائن، یکون، کن، لاتکن کرتے ہیں ـ

ترکیب قوله: وقال بعضهم الخ:ـ "و" حرف عطف یا استیناف، "قال" فعل، "بعض" مضاف، "هم" میں "ها" ضمیر مضاف الیہ، "م" علامت جمع، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرفاعل، "تقديم" مصدر مضاف، "الأخبار" مضاف الیہ، "على" حرف جار، "ها" حرف تنبیہ، "ذه" اسم اشارہ موصوف، "الأفعال" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کرظرف لغو، "تقديم" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اورظرف لغو سے مل کرمبتدا، "جائز" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "سوى" اسم مقصورمضاف، "مادام" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمفعول فیہ، "جائز" اسم فاعل اپنے فاعل اورمفعول فیہ سے مل کرشبہ جملہ اسمیہ ہوکرخبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کرجملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہوکرمقولہ اول، "أيضا" بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ مراد اللفظ ہوکرمقولہ دوم، قال فعل اپنے فاعل اورمقولہ اول ودوم سے مل کرجملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا ـ

قوله: أما تقديم أسمائها:ـ "أما" حرف شرط برائے استیناف، اس کی شرط يوجد شيء محذوف لزوماً، "تقديم" مصدر مضاف، "أسماء" مضاف الیہ مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، "أسماء" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمضاف الیہ، "على" حرف جار، "ها" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کرظرف لغو، "تقديم" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اورظرف لغو سے مل کرمبتدا، "فا" جزائیہ، "غير" مضاف، "جائز" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرخبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کرجملہ اسمیہ ہوکرجزا، شرط محذوف اپنی جزا سے مل کرجملہ شرطیہ مستانفہ ہوا ـ

قوله: واعلم أن حكم مشتقات الخ:ـ "و" حرف استیناف، "اعلم" فعل امر، اس میں "أنت" بطریق سابق فاعل، "أنّ" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "حكم" مضاف، "مشتقات" مضاف الیہ مضاف، "ها" حرف تنبیہ، "ذه" اسم اشارہ موصوف، "الأفعال" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کرمضاف الیہ، "مشتقات" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمضاف الیہ ہوا، "حكم" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کراسم، "ك" حرف جار، "حكم" مضاف، "ها" حرف تنبیہ، "ذه" اسم اشارہ موصوف، "الأفعال" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمجرور، جارمجرور سے مل کرظرف مستقر اول "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "في العمل" جار مجرور مل کرظرف مستقر دوم، ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اوردونوں ظرف مستقر سے مل کرشبہ جملہ اسمیہ ہوکرخبر، "أنّ" کا اسم اپنی خبر سے مل کرجملہ اسمیہ خبریہ ہوکرصلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کربتاویل مفرد ہوکرمفعول بہ، "اعلم" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کرجملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا ـ

النوع الحادى عشر:

أفعال المقاربة.[1] وإنما سميت بهذا الاسم؛ لأنها تدل على المقاربة.[2] وهى أربعة:

الأول عسى[3]، وهو فعل؛لدخول تاء التأنيث الساكنة فيه،نحو: عَسَتْ. وغير متصرف؛[4]

إذلا يشتق منه مضارع واسما فاعل ومفعول وأمر ونهى مثلاً.

(١) **قوله:أفعال المقاربة:**۔ بر مذہب جمہور افعال مقاربہ عمل میں افعال ناقصہ کی طرح ہیں، لیکن ان کی یہ خصوصیت ہے کہ ان کی خبر فعل مضارع با اَنْ یا بغیر اَنْ ہوتی ہے، اور افعال ناقصہ میں یہ خصوصیت نہیں۔

(٢) **قوله:لأنها تدل على المقاربة:**۔ یعنی افعال مقاربہ کے ساتھ موسوم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ افعال مذکورہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ خبر کا حصول اسم کے واسطے قریب ہے۔

(٣) **قوله:عسى:**۔ یہ حصول خبر کے قرب پر باعتبار رجائے متکلم دلالت کرتا ہے۔ اکثر کے نزدیک عسی فعل ہے اور یہی حق ہے۔ اور بعض کے نزدیک حرف ہے؛ کیوں کہ یہ انشا کے لیے ہے اور انشا اصل میں حروف کے ساتھ ہوتی ہے۔

(٤) **قوله:غير متصرف:**۔ یہ مقصود نہیں کہ فی نفسہ غیر متصرف ہے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ ماضی کے صیغوں کے علاوہ امر وغیرہ نہیں آتے۔

تركيب قوله: النوع الحادى عشر الخ:۔ "النوع" موصوف، "الحادی عشر" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "أفعال" مضاف، "المقاربة" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف استیناف، "إنما" حرف قصر، "سمیت" فعل، اس میں "ھِیَ" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار زائد، "ھا" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ موصوف، "الاسم" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور لفظاً، منصوب معنیً بنا بر مفعولیت، "لام" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ھا" ضمیر اسم، "تدل" فعل، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "علی" حرف جار، "المقاربة" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، سمیت فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ھی" ضمیر مبتدا، "أربعة" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"الأول" اسم تفضیل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الفعل" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "عسی" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "ھو" ضمیر مبتدا، "فعل" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "غیر" مضاف، "متصرف" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، "لام" حرف جار، "دخول" مصدر مضاف، "تاء" مضاف الیہ مضاف، "التأنیث" مضاف الیہ، "تاء" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، "ال" حرف تعریف، "ساکنة" اسم فاعل، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، "تاء" موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "فی" حرف جار، "ہ" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "دخول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق نسبت جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے۔ مبتدا اپنی خبر اور متعلق نسبت سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ "لدخول" جار مجرور کو ثابت کا ظرف مستقر قرار دے کر ثابت کو مبتدائے مقدر "ذلك" کی خبر قرار دیں۔

"نحو" مضاف، "عست" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"إذ" حرف برائے تعلیل، "لا يشتق" فعل مجہول، "من" حرف جار، "ہ" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مضارع" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "اسما" مضاف، "فاعل" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "مفعول" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، "و" حرف عطف، "أمر" معطوف، "و" حرف عطف، "نہی" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا۔

"مثلاً" مفعول مطلق فعل محذوف "مثلت" کا، اس میں "تا" ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وعمله على نوعين:

الأول أن يرفع الاسم وهو فاعله وينصب الخبر. ويكون خبره فعلا مضارعا مع أن،[1] وحينئذ يكون بمعنى: قارب.[2] نحو: عسى زيد أن يخرج. فزيد مرفوع بأنه اسمه وفاعله. وأن يخرج في موضع النصب بأنه خبراه بمعنى: قارب زيد الخروج.

(١) **قوله:مع أن:**۔ یعنی اس کی خبر أن استقبالیہ کے ساتھ ہوتی ہے تاکہ معنی ترجی کی تقویت ہو، کہ اس میں وجود فعل زمانہ استقبال میں متوقع ہوتا ہے۔

(٢) **قوله:بمعنی قارب:**۔ یعنی عسی مرفوع اور منصوب کی طرف احتیاج میں قارب کی طرح ہے، کہ جیسے قارب مرفوع اور منصوب کی طرف محتاج ہوتا ہے، ایسے ہی عسی۔ تو اس صورت میں عسی ناقص ہوا ۔ یہی مسلک جمہور ہے۔

ترکیب قوله:وعمله على نوعين الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "عمل" مصدر مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "علی" حرف جار، "نوعین" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"الأول" بترکیب سابق صفت موصوف مقدر "النوع" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یرفع" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الاسم" ذوالحال، "و" حالیہ، "ھو" ضمیر مبتدا، "فاعل" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ینصب" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الخبر" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "یکون" فعل ناقص، "خبرہ" بترکیب اضافی اسم، "فعلا" موصوف، "مضارعا" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، "مع" مضاف، "أن" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "حین" ظرف زمان مبدل منہ "إذ" ظرف زمان مضاف، تنوین "ر ر" عوض مضاف الیہ محذوف، ("إذا کان الأمر کذلك"،) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مفعول فیہ مقدم، "یکون" فعل ناقص، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ اسم، "با" حرف جار، "معنی" مضاف، "قارب" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "عسی زید أن یخرج" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثالہ" مبتدائے مقدر کی الخ....

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "عسی" بمعنی قارب فعل مقاربہ، "زید" اسم، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یخرج" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"فا" حرف تفصیل، "زید" مبتدا، "مرفوع" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ہ" ضمیر اسم، "اسم" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "فاعل" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر۔ "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله:وأن يخرج فی موضع النصب الخ:۔ "و" حرف عطف، "أن یخرج" مراد اللفظ مبتدا، "فی" حرف جار، "موضع النصب" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر اول ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اسم میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "با" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ہ" ضمیر اسم، "خبرہ" بترکیب اضافی خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر دوم، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"با" حرف جار، "معنی" مضاف، "قارب زید الخروج" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر مبتدائے مقدر "ھو" کی، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "قارب" فعل، "زید" فاعل، "الخروج" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ويجب أن يكون خبره مطابقا لاسمه في الإفراد والتثنية والجمع والتذكير والتأنيث. نحو: عسىٰ زيد أن يقوم، وعسى الزيدان أن يقوما، وعسى الزيدون أن يقوموا، وعست هند أن تقوم، وعست الهندان أن تقوما، وعست الهندات أن يقمن. وهذا ـ أي: كون الخبرمطابقا للفاعل ـ إذا كان الفاعل اسما ظاهرا. أما إذا كان مضمرا، فليست المطابقة[1] بينهما شرطا .

(۱) **قوله: فليست المطابقة:** ـ جیسے: "الزيدان عسىٰ أن يخرج" اور "الزيدون عسى أن يخرج" کہ "أن يخرج" الزيدان اور الزيدون کے موافق نہیں؛ کیوں کہ عسىٰ کا فاعل ضمیر مستتر ہے، اسم ظاہر نہیں۔

ترکیب: "و" حرف عطف یا استیناف، "يجب" فعل، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "يكون" فعل ناقص، "خبره" بترکیب اضافی اسم، "مطابقا" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "اسمه" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "في" حرف جار، "الإفراد" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "التثنية" معطوف، "و" حرف عطف، "الجمع" معطوف، "و" حرف عطف، "التذكير" معطوف، "و" حرف عطف، "التأنيث" معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم، "مطابقا" اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل، "يجب" فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "عسى زيد أن يقوم" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "عسى الزيدان أن يقوما" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "عسى الزيدون أن يقوموا" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "عست هند أن تقوم" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "عست الهندان أن تقوما" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "عست الهندات أن يقمن" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثاله مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: ـ "عسى" فعل مقاربہ، "زيد" اسم، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "يقوم" فعل، اسم میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، "عسى" اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح اس کے بعد آنے والی پانچوں مثالوں کی ترکیب ہوگی۔ فرق اتنا ہے کہ "أن يقوما" میں "ا" ضمیر، اور "أن يقوموا" میں "و" ضمیر، اور "أن تقوم" میں "هي" ضمیر، اور "أن تقوما" میں "ا" ضمیر، اور "أن يقمن" میں "ن" ضمیر فاعل ہوں گی۔

قوله: وهذا أي كون الخبر الخ: ـ "و" حرف عطف یا استیناف، "ها" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "كون" مصدر مضاف، "الخبر" مضاف الیہ اسم، "مطابقا" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "الفاعل" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، "كون" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مبتدا، "إذا" ظرف زمان مضاف، "كان" فعل ناقص، "الفاعل" اسم، "اسما" موصوف، "ظاهرا" اسم فاعل بترکیب معلوم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، "إذا" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"أما" حرف شرط، ـ شرط محذوف لزوماً۔ "إذا" ظرف زمان مضاف، "كان" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "مضمرا" اسم مفعول بترکیب معلوم خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، "إذا" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم، "فا" جزائیہ، "ليست" فعل ناقص، "المطابقة" مصدر، "بين" ظرف مکان مضاف، "هما" میں "ها" ضمیر مضاف الیہ، "م" حرف عماد، "ا" علامت تثنیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "المطابقة" مصدر اپنے مفعول فیہ سے مل کر اسم، "شرطا" خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

النوع الثانی من النوعین المذکورین أن یرفع الاسم وحده. وذلک إذا کان اسمه فعلا مضارعا مع أن، فیکون الفعل المضارع مع أن فی محل الرفع بأنه اسمه[1]، ویکون عسی حینئذ بمعنی: قرب. مثل: عسی أن یخرج زید، أی: قرب خروجه. فلا یحتاج فی هذا الوجه إلی الخبر، بخلاف الوجه الأول؛ لأنه لا یتم المقصود فیه بدون الخبر،

(۱) قولہ: بأنه اسمه:۔ اولی یہ تھا کہ مصنف "اسمہ" کے بجائے "فاعلہ" فرماتے؛ کیوں کہ فاعل پر اسم کا اطلاق اس مقام میں شائع ہے جہاں فعل خبر کی طرف محتاج ہو، یہاں پر فعل کو خبر کی طرف احتیاج نہیں؛ اس لیے کہ عسی اس صورت میں تام ہے۔

ترکیب: "النوع" موصوف، "الثانی" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، "من" حرف جار، "النوعین" موصوف، "ال" بمعنی "الذین" اسم موصول، "مذکورین" اسم مفعول صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یرفع" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الاسم" ذوالحال، "وحد" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، أن موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قولہ: وذلک إذا کان: "و" حرف عطف، "ذلك" میں "ذا" اسم اشارہ مبتدا، "لام" حرف تبعید، "ك" حرف خطاب، "إذا" ظرف زمان مضاف، "کان" فعل ناقص، "اسمہ" بترکیب اضافی اسم، "فعلا مضارعا" بترکیب توصیفی خبر، "مع" ظرف مکان مضاف، "أن" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "کان" فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، "إذا" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"فا" فصیحہ جو دلالت کرتی ہے شرط محذوف پر، "یکون" فعل ناقص، "الفعل المضارع" بترکیب توصیفی ذوالحال، "مع أن" بترکیب اضافی مفعول فیہ ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسم، "فی" حرف جار، "محل الرفع" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر اول ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "با" حرف جار، "أن" موصول حرفی حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اسم، "اسمہ" بترکیب اضافی خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر دوم ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "یکون" فعل ناقص، "عسی" مراد اللفظ اسم، "حین" ظرف زمان مبدل منہ، "إذ" ظرف زمان مضاف، تنوین "ﹰ" عوض مضاف الیہ، ("کان الأمر کذلك")، "إذ" ظرف زمان مضاف عوض مضاف الیہ سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مفعول فیہ، "با" حرف جار، "معنی" مضاف، "قرب" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "عسی" أن یخرج زید" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أی" حرف تفسیر، "قرب خروجه" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثالہ" مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "عسی" فعل مقاربہ، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یخرج" فعل، "زید" فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر اسم، عسی فعل مقاربہ اپنے اسم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ "قرب" فعل، "خروجه" بترکیب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"فا" حرف عطف برائے تفریع، "لا یحتاج" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فی" حرف جار، "ھا" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ موصوف، "الوجه" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، "إلی" حرف جار، "الخبر" مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم، "با" حرف جار، "خلاف" مصدر مضاف، "الوجه" موصوف، "الأول" اسم تفضیل صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "لام" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ہ" ضمیر اسم، "لا یتم" فعل، "ال" بمعنی الذی اسم موصول، "مقصود" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل، "فی" حرف جار، "ہ" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "با" حرف جار، "دون" مضاف، "الخبر" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم، "لا یتم" فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "خلاف" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو اول، "لا یحتاج" فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

فيكون الأول ناقصا والثاني تاما.

والثاني كاد.[1] وهو يرفع الاسم وينصب الخبر. وخبره فعل مضارع بغير أن.[2] وقد يكون مع أن، تشبها له بعسى. مثل: كاد زيد يجئ. فزيد مرفوع بأنه اسم كاد، "ويجئ" في محل النصب بأنه خبره، معناه: قرب مجئ زيد.

(۱) **قوله: کاد**:۔ یہ جزم متکلم کے اعتبار سے فاعل کے لیے حصول خبر کے قرب پر دلالت کرتا ہے، سمع سے آتا ہے۔ اس سے ماضی اور مضارع کے علاوہ اور فعل نہیں آتے۔ اشہر لغات میں اجوف یائی ہے، اور اصمعی نے اجوف واوی میں شمار کیا ہے۔ ضمائر بارزہ کے ملنے کے وقت کدت بکسر کاف وبضم کاف بھی بولتے ہیں، مگر بضم کاف قوی نہیں۔

(۲) **قوله: بغیر أن**:۔ کیوں کہ أن استقبال پر دلالت کرتا ہے اور یہ مطلوب کے منافی ہے؛ اس لیے کہ مطلوب حال ہے۔

ترکیب: "فا" حرف عطف برائے تفریع، "یکون" فعل ناقص، "الأول" اسم تفضیل صفت موصوف مقدر "عسی" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ "و" حرف عطف، "الثانی" صفت موصوف مقدر "عسی" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم، "ناقصا" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "تاما" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: والثانی کاد الخ:۔ "و" حرف عطف، "الثانی" صفت موصوف مقدر "الفعل" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "کاد" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "هو" ضمیر مبتدا، "یرفع" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الاسم" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ینصب" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الخبر" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "خبرہ" بترکیب اضافی مبتدا، "فعل" موصوف، "مضارع" صفت اول، "با" حرف جار، "غیر" مضاف، "أن" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق صفت دوم، موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "یکون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "مع" ظرف مکان مضاف، "أن" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر، "تشبها" مصدر، "لام" حرف جار، "ہ" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "با" حرف جار، "عسی" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "تشبها" مصدر اپنے دونوں ظرف لغو سے مل کر مفعول لہ، فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "کاد زید یجیئ" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مبتدائے مقدر کی الخ....

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "کاد" فعل مقاربہ، "زید" اسم، "یجیئ" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، کاد اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فا" حرف تفصیل، "زید" مبتدا، "مرفوع" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ہ" ضمیر اسم، "اسم" مضاف، "کاد" مراد اللفظ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مرفوع" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "یجیئ" مراد اللفظ مبتدا، "فی" حرف جار، "محل النصب" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر اول ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "با" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ہ" ضمیر اسم، "خبرہ" بترکیب اضافی خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر دوم، "ثابت" اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"معناہ" بترکیب اضافی مبتدا، "قرب مجیئ زید" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا "قرب" فعل ماضی، "مجیئ زید" بترکیب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

وحكم باقي المشتقات[١] من مصدره كحكم كاد، مثل: لم يكد زيد يجئ، ولا يكاد زيد يجئ. وإن دخل على كاد حرف النفي ففيه خلاف. قال بعضهم[٢]: إن حرف النفي فيه مطلقا يفيد معنى النفي. وقال بعضهم: إنه لا يفيده، بل الإثبات باق[٣] على حاله.

(١) قوله: وحكم باقي المشتقات:۔ یعنی ماضی کے دوسرے صیغوں اور مضارع ونفی جحد کے صیغوں کا حکم عمل میں کاد کے مثل ہے۔

(٢) قوله: قال بعضهم:۔ حرف نفی یعنی "لم "لن 'اور لا" وغیرہ کا دخول مطلقا چاہے ماضی پر ہو یا مضارع پر معنیٔ نفی کا افادہ کرتا ہے جس طرح دیگر افعال پر۔ یہ مذہب جمہور نحات کا ہے جو اصح ہے۔

(٣) قوله: بل الإثبات باق:۔ مراد یہ ہے کہ کاد اور نفی کے دخول سے پیشتر مضمون خبر اثبات تھا، دخول کے بعد بھی اثبات ہے۔ دلیل یہ پیش کی کہ "کادزیدیخرج" سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ زید خروج سے قریب ہو گیا، خروج کا حصول مفہوم نہیں ہوتا، بلکہ خروج کا عدم حصول مفہوم ہوتا ہے ۔ اگر حصول خروج مفہوم ہو تو کاد شروع فعل کے لیے مفید ہوگا، حالاں کہ قرب فعل پر دلالت کرنے کے لیے ہے تو ثابت ہوا کہ اثبات کاد مفید نفی ہوتا ہے اور نفی کی نفی اثبات ہوتا ہے۔

ترکیب قوله: وحكم باقي المشتقات الخ۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "حکم" مضاف، "باقی "مضاف الیہ مضاف، "ال" حرف تعریف، "مشتقات" اسم مفعول، اس میں "هن" پوشیدہ، جس میں "ها" ضمیر نائب فاعل، "نّ" مشدد علامت جمع مؤنث، "من "حرف جار، "مصدره" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مشتقات" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الألفاظ" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "باقی" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "حکم" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "ك" حرف جار، "حکم" مضاف، "کاد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "لم یکدزیدیجیء" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "لا یکادزید یجیء" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بتقدیر ارادۂ معنی:۔ "لم یکد "فعل مقاربہ، "زید" اسم، "یجیء "فعل مضارع، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ "لایکاد زید یجیء" کی ترکیب "لم یکد زید یجیء" کی طرح کریں۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "إن" حرف شرط، "دخل "فعل، "علی "حرف جار، "کاد" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "حرف النفی" بترکیب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "فا" جزائیہ، "فی" حرف جار، "ه" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر مقدم، "خلاف" مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: قال بعضهم: إن حرف النفي فيه الخ۔ "قال" فعل، "بعض" مضاف، "هم" میں "ها" ضمیر مضاف الیہ، "م" علامت جمع، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، "إن "حرف مشبہ بالفعل، "حرف النفی" بترکیب اضافی ذوالحال، "فی" حرف جار، "ه" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم، "مطلقا" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر "إن" کا اسم، "یفید" فعل، اس میں "هو "ضمیر پوشیدہ فاعل، "معنی النفی" بترکیب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، "إن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ، قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "قال" فعل، "بعضهم" بترکیب اضافی فاعل، "إن" حرف مشبہ بالفعل، "ه" ضمیر اسم، "لایفید" فعل، اس میں "هو "ضمیر پوشیدہ فاعل، "ه" ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، "إن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ، "قال" فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"بل" حرف عطف، "الإثبات" مبتدا، "باق" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "علی" حرف جار، "حاله" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "باق" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

وقال بعضهم: إنه لا يفيد النفي في الماضي، وفي المستقبل يفيده.

والثالث كرب.[١] وهو يرفع الاسم وينصب الخبر. وخبره يجئ فعلا مضارعا دائما بغير أن.

نحو: كرب زيد يخرج.

والرابع أوشك.[٢] وهو يرفع الاسم وينصب الخبر. وخبره فعل مضارع مع أن أو بغير أن.

(١) **قوله:** كرب: نصر سے آتا ہے اور سمع سے غیر افصح ہے۔ کہتے ہیں: کربت الشمس، جب غروب سے قریب ہو جائے، یہ اس کی اصل ہے۔ اور جب کاد کی طرح مستعمل ہو تو شروع فی الفعل کے لیے آتا ہے۔ "عسی" کی طرح مستعمل نہیں ہوتا؛ کیوں کہ رجا کے معنی کو متضمن نہیں۔

(٢) **قوله:** أوشک:۔ اصل میں أسرع کے معنی میں ہے، جیسے: "أوشك زيد في السير" بمعنی "أسرع في السير". مگر جب افعال مقاربہ کی طرح مستعمل ہو تو شروع فی الفعل کے لیے آتا ہے۔

ترکیب: "و" حرف عطف، "قال" فعل، "بعضهم" بترکیب اضافی فاعل، "إن" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اسم، "لا یفید" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "النفي" مفعول بہ، "في" حرف جار، "الماضي" بترکیب معلوم صفت موصوف مقدر "الفعل" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، لا یفید فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "في" حرف جار، "ال" حرف تعریف، "مستقبل" بترکیب معلوم صفت موصوف مقدر "الفعل" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم، "یفید" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ہ" ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، "إن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ، "قال" فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: والثالث کرب الخ:۔ "و" حرف عطف، "الثالث" مبتدا، "کرب" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "ہو" ضمیر مبتدا، "یرفع" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الاسم" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ینصب" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الخبر" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "خبرہ" بترکیب اضافی مبتدا، "یجئ" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ ذو الحال، "فعلا" موصوف، "مضارعا" بترکیب معلوم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر موصوف، "دائما" اسم فاعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "مجیئا" یا "زمانا" کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق یا مفعول فیہ، "با" حرف جار، "غیر" مضاف، "أن" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق صفت، "فعلا مضارعا" موصوف اپنی صفت سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل، "یجئ" فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق یا مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "کرب زید یخرج" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثالہ" مبتدائے مقدر کی الخ...

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "کرب" فعل مقاربہ، "زید" اسم، "یخرج" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، کرب فعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: والرابع أوشک: "و" حرف عطف، "الرابع" مبتدا، "أوشک" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "ہو" ضمیر مبتدا، "یرفع" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الاسم" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ینصب" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الخبر" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "خبرہ" بترکیب اضافی مبتدا، "فعل" موصوف، "مضارع" صفت اول، "مع" مضاف، "أن" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا، "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "با" حرف جار، "غیر" مضاف، "أن" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت دوم، موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

مثل: أوشك زيد أن يجئ، أو يجئ.

وقال بعضهم:[۱] إن أفعال المقاربة سبعة: هذه الأربعة المذكورة، وجعل، وطفق، وأخذ. وهذه الثلثة مرادفة[۲] لكرب وموافقة[۳] له في الاستعمال.

(۱) قوله: وقال بعضهم:ـ یہ قول شیخ ابن حاجب اور صاحب اللباب وغیرہ کا ہے۔

(۲) قوله: مرادفة:ـ مرادف اس لفظ کو کہتے ہیں جو دوسرے لفظ کے ساتھ معنی میں شریک ہو۔

(۳) قوله: موافقة:ـ موافقت اس بات میں ہے کہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بغیر أن ہوتی ہے۔

ترکیب: "مثل" مضاف، "أوشك زيد أن يجئ" مراد اللفظ معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "يجئ" بتقدیر "أوشك زيد" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، "مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی:ـ "أوشك" فعل مقاربہ، "زيد" اسم، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "يجئ" فعل مضارع، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح "أوشك زيد" مقدر نکال کر "يجئ" کی بھی ترکیب کریں۔

قوله: وقال بعضهم الخ:ـ "و" حرف عطف یا استیناف، "قال" فعل، "بعضهم" بترکیب اضافی فاعل، "إن" حرف مشبہ بالفعل، "أفعال" مضاف، "المقاربة" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، "سبعة" مبدل منہ، "ها" حرف تنبیہ، "ذه" اسم اشارہ مبدل منہ، "الأربعة" بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر موصوف، "ال" بمعنی "التی" اسم موصول، "مذكورة" اسم مفعول، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "جعل" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "طفق" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "أخذ" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر، إن اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ، "قال" فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "ها" حرف تنبیہ، "ذه" اسم اشارہ موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ، "الثلثة" صفت یا بدل الکل یا عطف بیان، موصوف اپنی صفت سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر، یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مبتدا، "مرادفة" اسم فاعل، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "كرب" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "موافقة" اسم فاعل، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "ه" ضمیر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو اول، "في" حرف جار، "الاستعمال" مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

النوع الثانی عشر:

أفعال المدح والذم.[(١)] وهی أربعة[(٢)]:

الأول نِعْمَ. أصله نَعِمَ _ بفتح الفاء وكسر العين _ فكُسِرت الفاءُ اتباعا للعين، ثم أُسْكِنَت العينُ للتخفيف، فصار نِعْمَ. وهو فعل مدح.[(٣)] وفاعله قد يكون اسم جنس معرفا باللام، مثل: نعم الرجل زيد. فالرجل مرفوع بأنه فاعل نعم،

(١) **قوله:أفعال المدح والذم:_** یعنی وہ افعال جو انشائے مدح وذم کے لیے وضع کئے گئے ہیں _ جب تم نے "نعم الرجلُ زید" کہا تو اس کلام سے زید کی مدح کا انشا کیا۔

(٢) **قوله: هی أربعة:_** یعنی مدح وذم کے لیے نحویوں کے نزدیک مشہور چار افعال ہیں، اگر چہ فَعُلَ بضم عین بھی فعل مدح ہے، مگر یہاں وہ افعال مدح وذم مراد ہیں جن کی نحویوں کے نزدیک شہرت ہے، اور وہ صرف چار ہیں۔

(٣) **قوله:فعل مدح:_** یعنی کسی خوبی کی تعیین کے بغیر انشائے مدح کے لیے۔ اس کی فعلیت پر دلیل یہ ہے کہ تائے تانیث ساکنہ لاحق ہوتی ہے، جیسے:نعمَت. اور ضمائر بارزہ بھی متصل ہوتی ہیں، جیسے: نعما، نعموا۔

ترکیب قوله:النوع الثانی عشرالخ:_ "النوع" موصوف، "الثانی عشر" مرکب بنائی صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "أفعال" مضاف، "المدح" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الذم" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "هی" ضمیر مبتدا، "أربعة" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"الأول" اسم تفضیل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الفعل" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "نعم" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

"أصله" بترکیب اضافی مبتدا، "نعم" مراد اللفظ ذو الحال، "با" حرف جار، "فتح الفاء" بترکیب اضافی معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "کسر العین" بترکیب اضافی معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "کسرت" فعل مجہول، "الفاء" نائب فاعل، "اتباعا" مصدر، "لام" حرف جار، "العین" مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، "اتباعا" مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مفعول لہ، فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا ہوئی شرط محذوف "إذا کان الأمر کذلك" کی، شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"ثم" حرف عطف، "أسکنت" فعل ماضی مجہول، "العین" نائب فاعل، "لام" حرف جار، "التخفیف" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "صار" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "نعم" مراد اللفظ خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوئی شرط محذوف "إذا کان الأمر کذلك" کی، شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله:وهو فعل مدح الخ:_ "و" حرف عطف یا استیناف، "هو" ضمیر مبتدا، "فعل" مضاف، "مدح" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "فاعله" بترکیب اضافی مبتدا، "قد" برائے تقلیل، "یکون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "اسم" مضاف، "جنس" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، "معرفا" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، "اللام" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، یکون فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "نعم الرجل زید" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ...

بر تقدیر ارادۂ معنی:_ "نعم" فعل مدح، "الرجل" فاعل، فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "زید" مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب: نعم "فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اور "زید" خبر مبتدائے مقدر "هو" کی، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (پہلی ترکیب میں ایک جملہ ہوگا اور دوسری ترکیب میں دو جملے ہوں گے)

"فا" حرف تفصیل، الرجل مبتدا، "مرفوع" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ہ" ضمیر اسم، "فاعل" مضاف، "نعم" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

و"زيد" مخصوص بالمدح مرفوع بأنه مبتدأ، ونعم الرجل خبره مقدم عليه، أو مرفوع بأنه خبر مبتدأ محذوف[1] وهو الضمير، تقديره: نعم الرجل هو زيد. فيكون على التقدير[2] الأول جملة واحدة، وعلى التقدير[3] الثاني جملتين.

وقد يكون فاعله اسما مضافا إلى المعرف باللام، نحو: نعم صاحب الرجل زيد.

(۱) قوله: خبر مبتدأ محذوف:۔ بہت سے نحویوں نے اسی کو اختیار کیا، انہیں میں سے ابن حاجب ہیں ۔ اور اول احتمال مختار محققین ہے، اور شیخ رضی انہیں میں سے ہیں۔ ابن عصفور نے کہا کہ یہاں پر ایک احتمال اور ہے ۔ وہ یہ کہ زید مبتدا ہو اور خبر محذوف ہو، أی: زید ممدوح۔ اور یہ احتمال بھی ہے کہ زید "الرجل" کا عطف بیان ہو، مگر یہ ضعیف ہے ۔ اور یہ اختلاف اس وقت ہے جب کہ مخصوص موخر ہو ۔ اور جب مقدم ہو، جیسے: زید نعم الرجل تو احتمال اول متعین ہے۔

(۲) قوله: على التقدير الأول:۔ تقدیر اول سے مراد زید کا مبتدائے موخر ہونا اور نعم الرجل کا خبر مقدم ہونا ۔ اسی طرح اس وقت بھی جملہ واحدہ ہوگا جب کہ زید کو الرجل کا عطف بیان قرار دیں۔

(۳) قوله: وعلى التقدير الثاني:۔ تقدیر ثانی سے مراد زید کا مبتدائے محذوف کی خبر ہونا ہے جو ضمیر ہے ۔ اسی طرح جب زید مبتدا ہو اور خبر محذوف مانی جائے تو بھی کلام مذکور دو جملے ہوگا۔

ترکیب: "و" حرف عطف، "زید" مبتدا، "مخصوص" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، "المدح" مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر اول، "مرفوع" اسم مفعول، اس میں "ھو" پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ہ" ضمیر اسم، "مبتدأ" خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "مرفوع" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ہ" ضمیر اسم، "خبر" مضاف، "مبتدأ" موصوف، "محذوف" اسم مفعول بترکیب معلوم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "خبر" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مرفوع" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر دوم، "زید" مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "نعم الرجل" مراد اللفظ مبتدا، "خبرہ" بترکیب اضافی خبر اول، "مقدم" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "علی" حرف جار، "ہ" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر دوم، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "ھو" ضمیر مبتدا، "الضمیر" خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"تقدیرہ" بترکیب اضافی مبتدا، "نعم الرجل ھو زید" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فيكون على التقدير الأول: "فا" فصیحہ، "یکون" فعل ناقص، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ اسم، "علی" حرف جار، "التقدیر" موصوف، "الأول" اسم تفضیل صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "علی" حرف جار، "التقدیر الثانی" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو، "جملة" موصوف، "واحدة" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "جملتین" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا ہوئی شرط مقدر "إذا كان الأمر كذلك" کی، شرط مقدر اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "قد" برائے تقلیل، "یکون" فعل ناقص، "فاعله" بترکیب اضافی اسم، "اسما" موصوف، "مضافا" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "إلی" حرف جار، "ال" حرف تعریف، "معرف" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، "اللام" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "معرف" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مضافا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، "اسما" موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "نعم صاحب الرجل زید" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مبتدائے مقدر کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "نعم" فعل مدح، "صاحب الرجل" بترکیب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "زید" مخصوص بالمدح مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا "نعم صاحب الرجل" فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور زید خبر اپنے مبتدائے مقدر "ھو" سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وقد يكون ضميرا مستترا مميزا بنكرة منصوبة، مثل: نعم رجلا زيد. والضمير المستتر عائد[1] إلى معهود[2] ذهنى. وقد يحذف المخصوص إذا دلَّ عليه قرينة، مثل: نعم العبد، أى: نعم العبد أيوب. والقرينة سياق[3] الأية. وشرط المخصوص أن يكون مطابقا للفاعل فى الإفراد والتثنية والجمع والتذكير والتأنيث،

(١) **قوله:** عائد الخ:۔ یعنی واحد کی طرف راجع ہے جو ابتداءً غیر معین اور بعد ذکر مخصوص معین ہو جاتا ہے۔

(٢) **قوله:** معهود ذهنى:۔ جو ضمیر کے ذکر سے پیشتر معلوم فی الذہن ہو۔

(٣) **قوله:** سياق الأية:۔ سیاق اگر بالباء (سباق) ہو تو بمعنی ماقبل شی ہوتا ہے، اور اگر بالیاء (سیاق) ہو تو بمعنی مابعد شی ہوتا ہے۔ اور کبھی بمعنی روش آتا ہے۔ اس تقدیر پر ماقبل شی اور مابعد شی دونوں کو شامل ہوتا ہے۔ چوں کہ اکثر نسخوں میں بالیاء ہے، اس تقدیر پر معنی عام یعنی روش لیا جائے گا؛ کیوں کہ "نعم العبد" کا ماقبل "إنا وجدناه صابرا" حضرت ایوب علیہ السلام کے حق میں وارد ہے، اور یہی قرینہ ہے کہ مخصوص "أيوب" محذوف ہے۔ اور "نعم العبد" کے بعد دوسرا قصہ ہے جو مخصوص بالمدح "أيوب" کے محذوف ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔ پس اگر سیاق بمعنی مابعد شی ہو تو مخصوص محذوف پر دلالت نہ ہوگی۔

ترکیب: "و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "یکون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "ضمیرا" موصوف، "مستترا" اسم فاعل مع فاعل صفت اول، "ممیزا" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، "نكرة" موصوف، "منصوبة" اسم مفعول مع نائب فاعل صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "ممیزا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت دوم، "ضمیرا" موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "نعم رجلا زيد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "نعم" فعل مدح، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ ممیز، "رجلا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل۔ (بقیہ ترکیب ماسبق کی طرح کریں)

"و" حرف عطف، "الضمير" موصوف، "ال" حرف تعریف، "مستتر" اسم فاعل مع فاعل صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "عائد" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "إلى" حرف جار، "معهود" موصوف، "ذهنى" اسم منسوب، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "عائد" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدة: معهود اسم مفعول ہے اس کے باوجود اسے عمل نہیں دیا گیا؛ کیوں کہ یہاں پر موصوف واقع ہے، اور موصوف ہونا یا مصغر ہونا مانع عمل ہے؛ کیوں کہ اسم مفعول فعل سے مشابہت کی بنا پر عمل کرتا ہے، اور موصوف یا مصغر ہونا اسم کی علامت ہے، جس کی وجہ سے جہت اسم راجح اور مشابہت فعل ضعیف ہو جاتی ہے۔

قوله: وقد يحذف المخصوص: "و" حرف عطف یا استیناف، "قد" برائے تقلیل، "یحذف" فعل مجہول، "ال" حرف تعریف، "مخصوص" اسم مفعول صفت ہوئی موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل "إذا" ظرف زمان مضاف، "دل" فعل، "على" حرف جار، "ه" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "قرينة" فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، "إذا" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "یحذف" فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "نعم العبد" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أى" حرف تفسیر، "نعم العبد أيوب" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر مثالہ کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "نعم" فعل مدح، "العبد" فاعل، فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "أيوب" مخصوص بالمدح مبتدائے محذوف موخر، مبتدائے محذوف موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"نعم" فعل مدح، "العبد" فاعل، فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "أيوب" مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "القرينة" مبتدا، "سياق" مضاف، "الأية" مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "شرط" مضاف، "المخصوص" اسم مفعول بترکیب معلوم صفت موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یکون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "مطابقا" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "الفاعل" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "فى" حرف جار، "الإفراد" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "التثنية" معطوف، "و" حرف عطف، "الجمع" معطوف، "و" حرف عطف، "التذكير" معطوف، "و" حرف عطف، "التأنيث" معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "مطابقا" اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

مثل: نعم الرجل زيد، ونعم الرجلان الزيدان، ونعم الرجال الزيدون، ونعمت المرأة هند، ونعمت المرأتان الهندان، ونعمت النساء الهندات.

والثاني بئس. وهو فعل ذم، أصله بَئِسَ، من باب علم، فكسرت الفاء لتبعية العين، ثم أسكنت العين تخفيفا، فصارت بئس. وفاعله[1] أيضا أحد الأمور الثلثة المذكورة في نعم. وحكم المخصوص بالذم كحكم المخصوص بالمدح في جميع[2] الأحكام المذكورة،

(۱) قوله: وفاعله أيضا:ـ یعنی معرف باللام اور معرف باللام کی طرف مضاف اور ضمیر ممیّز بنکرہ منصوبہ۔

(۲) قوله :في جميع الأحكام المذكورة:ـ ان احکام میں سے اول یہ کہ مخصوص بالمدح مرفوع ہوتا ہے، اسی طرح مخصوص بالذم، جیسے:"بئس الرجل زید"۔ دوم یہ کہ بروقت قرینہ مخصوص بالمدح محذوف ہوتا ہے، اسی طرح مخصوص بالذم، جیسے:"لا ترافق الشيطان فبئس الرفيق، أي: هو"۔ سوم یہ کہ مخصوص بالمدح فاعل کے ساتھ افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث میں مطابق ہوتا ہے، اسی طرح مخصوص بالذم ـ اور ان پانچوں میں سے ہر مثال میں دو پائے جائیں گے۔

ترکیب قوله: مثل نعم الرجل زيد الخ۔ "مثل" مضاف، "نعم الرجل زيد" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "نعم الرجلان الزيدان" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "نعم الرجال الزيدون" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، " نعمت المرأة هند" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "نعمت المرأتان الهندان" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "نعمت النساء الهندات" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "نعم "فعل مدح، "الرجل" فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "زيد" مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا "نعم الرجل" بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ، اور "زيد" مع مبتدائے محذوف جملہ اسمیہ خبریہ۔

بقیہ مثالوں کی ترکیبیں "نعم الرجل زيد" کی ترکیب کی طرح ہوں گی۔

قوله: والثاني بئس الخ۔ "و" حرف عطف، "الثاني" مبتدا، "بئس" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "هو" ضمیر مبتدا، "فعل" مضاف، "ذم" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، "أصله" بترکیب اضافی مبتدا، "بَئِس" مراد اللفظ ذوالحال، "من" حرف جار، "باب" مضاف، "علم" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "کسرت" فعل ماضی مجہول، "الفاء" نائب فاعل، "لام" حرف جار، "تبعية العين" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا شرط محذوف "إذا كان الأمر كذلك" کی، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"ثم" حرف عطف، "أسكنت" فعل مجہول، "العين" نائب فاعل، "تخفيفا" مفعول لہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"فا" حرف عطف، "صارت" فعل ناقص، اس میں "هي" ضمیر اس کا اسم، "بئس" مراد اللفظ خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "فاعله" بترکیب اضافی مبتدا، "أحد" مضاف، "الأمور" موصوف، "الثلثة" صفت اول، "ال" بمعنی التی اسم موصول، "مذكورة" اسم مفعول، اسم میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "في" حرف جار، "نعم" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت دوم، موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"أيضا" مفعول مطلق فعل مقدر "آض" کا، "آض" فعل ماضی، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "آض" فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا۔

قوله: وحكم المخصوص الخ۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "حكم" مضاف، "ال" حرف تعریف، "مخصوص" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بالذم" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مخصوص" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر الاسم کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "ك" حرف جار، "حكم" مضاف، "المخصوص بالمدح" بترکیب سابق صفت، موصوف مقدر "الاسم" اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "في" حرف جار، "جميع" مضاف، "الأحكام المذكورة" بترکیب توصیفی مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

مثل: بئس الرجل زيد، وبئس صاحب الرجل زيد، وبئس رجلا زيد، وبئس الرجلان الزيدان، وبئس الرجال الزيدون، وبئست المرأة هند، وبئست المرأتان الهندان، وبئست النساء الهندات.

والثالث ساء.[1] وهو مرادف لبئس وموافق له في جميع وجوه الاستعمال.

والرابع حبّ.[2] - بفتح الفاء أو ضمها - أصله حبُبَ - بضم العين - فأسكنت الباء الأولى وأدغمت في الثانية، على اللغة الأولى، أو نقلت ضمتها إلى الحاء وأدغمت الباء في الباء، على اللغة الثانية.

---

(۱) **قوله: ساء:** مراد اس سے وہ "ساء" ہے جو انشائے ذم کے لیے آتا ہے۔ یہ قید اس لیے لگائی کہ "ساء" اخبار کے لیے بھی آتا ہے، اس تقدیر پر وہ افعال ذم سے نہیں۔ اور "ساء" اصل میں "سَوِءَ" تھا، جیسے خَاف اصل میں خَوِف۔ واو ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل گیا۔

(۲) **قوله: حبّ:**۔ یہ انشائے مدح کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔ اور جب اس پر "لا" داخل ہو تو معنی میں "بئس" کے موافق ہو جاتا ہے۔

ترکیب: "مثل" مضاف، "بئس الرجل زید" مراد اللفظ معطوف علیہ، آگے کی بقیہ تمام مثالیں الگ الگ مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثالہ" کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: ان تمام مثالوں کی ترکیب نعم کی مثالوں کی ترکیب پر قیاس کریں۔

قوله: والثالث ساء الخ: "و" حرف عطف، "الثالث" مبتدا، "ساء" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ھو" ضمیر مبتدا، "مرادف" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "بئس" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "موافق" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "له" جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "فی" حرف جار، "جمیع" مضاف، "وجوہ" مضاف الیہ مضاف، "الاستعمال" مضاف الیہ، "وجوہ" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا "جمیع" مضاف کا، "جمیع" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "موافق" اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "الرابع" مبتدا، "حب" مراد اللفظ ذو الحال، "با" حرف جار، "فتح الفاء" بترکیب اضافی معطوف علیہ، "أو" حرف عطف "ضمها" بترکیب اضافی معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"أصله" بترکیب اضافی مبتدا، "حبب" مراد اللفظ ذو الحال، "با" حرف جار، "ضم العین" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

"فا" حرف تفصیل، "أسکنت" فعل مجہول، "الباء" موصوف، "الأولی" اسم تفضیل، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "أدغمت" فعل مجہول، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "فی" حرف جار، "الثانیة" صفت موصوف مقدر "الباء" کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "أدغمت" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"علی" حرف جار، "اللغة الأولی" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر مبتدائے مقدر "ھذا" کی، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أو" حرف عطف، "نقلت" فعل مجہول، "ضمتها" بترکیب اضافی نائب فاعل، "إلی الحاء" جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "أدغمت" فعل مجہول، "الباء" نائب فاعل، "فی الباء" جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"علی اللغة الثانیة" کی ترکیب "علی اللغة الأولی" کی ترکیب کی طرح ہوگی۔

وحب لا ينفصل عن ذا فی الاستعمال. ولهذا يقال فی تقرير [1] الأفعال: حبذا. وهو مرادف لنعم. وفاعله ذا، والمخصوص بالمدح مذكور بعده. وإعرابه كإعراب مخصوص نعم فی الوجهين المذكورين، لكنه [2] لا يطابق فاعله فی الوجوه المذكورة، مثل: حبذا زيد، وحبذا الزيدان، وحبذا الزيدون، وحبذا هند، وحبذا الهندان، وحبذا الهندات.

(۱) قوله: فی تقرير الأفعال حبذا:۔ یعنی وقت تقریر، اور تقریر بمعنی تعدید ہے، پس معنی یہ ہوئے کہ نحات جب بھی افعال مدح وذم شمار کرتے ہیں تو حب کے ذکر پر اکتفانہیں کرتے، بلکہ پورے حبذا کو بیان کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ "ذا" بمنزلہ جزو ہوگیا ہے اور انشائی حب کا "ذا" سے انفصال نہیں ہوتا۔

(۲) قوله: لكنه لا يطابق فاعله:۔ یہاں پر وجوہ مذکورہ سے مراد تثنیہ، جمع اور تانیث ہے کہ مخصوص اگر مثنی یا مجموع یا مونث ہو تو فاعل مثنی یا مجموع یا مونث نہیں ہوتا، وہ مفرد مذکر ہی رہتا ہے۔

ترکیب قوله: وحبّ لا ينفصل الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "حب" مراد اللفظ مبتدا، "لا ينفصل" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عن" حرف جار، "ذا" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "فی الاستعمال" جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "ها" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم، "يقال" فعل مجہول، "فی" حرف جار، "تقرير" مضاف، "الأفعال" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مؤخر، "حبذا" مراد اللفظ نائب فاعل، "يقال" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو مقدم اور موخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "هو" مبتدا، "مرادف" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، 'نعم' مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "فاعله" بترکیب اضافی مبتدا، "ذا" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ال" حرف تعریف، "مخصوص" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بالمدح" جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "مذكور" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بعده" بترکیب اضافی مفعول فیہ، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "إعرابه" بترکیب اضافی مبتدا، "ك" حرف جار، "إعراب" مضاف، "مخصوص" مضاف الیہ مضاف، "نعم" مضاف الیہ، "مخصوص" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "إعراب" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فی" حرف جار، "الوجهين" موصوف، "ال" بمعنی اللذين اسم موصول، "مذكورين" اسم مفعول، اس میں "هما" پوشیدہ، جس میں "ها" ضمیر نائب فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"لكن" حرف مشبہ بالفعل، "ه" ضمیر اسم، "لا يطابق" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فاعله" بترکیب اضافی مفعول بہ، "فی" حرف جار، "الوجوه" موصوف، "ال" بمعنی التی اسم موصول، "مذكورة" اسم مفعول، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "لا يطابق" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، "لكن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل حبذا زيد الخ: "مثل" مضاف، "حبذا زيد" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "حبذا الزيدان" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذا الزيدون" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذا هند" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذا الهندان" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذا الهندات" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "حب" فعل مدح، "ذا" اسم اشارہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "زيد" مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا "حبذا" فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور "زيد" خبر اپنے مبتدائے محذوف "هو" سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح بقیہ مثالوں میں ترکیبیں ہوں گی۔

وحب لا ينفصل عن ذا فی الاستعمال. ولهذا يقال فی تقرير[1] الأفعال: حبذا. وهو مرادف لنعم. وفاعله ذا، والمخصوص بالمدح مذكور بعده. وإعرابه كإعراب مخصوص نعم فی الوجهين المذكورين، لكنه[2] لا يطابق فاعله فی الوجوه المذكورة، مثل: حبذا زيد، وحبذا الزيدان، وحبذا الزيدون، وحبذا هند، وحبذا الهندان، وحبذا الهندات.

(١) قوله: فی تقرير الأفعال حبذا:ـ یعنی وقت تقریر، اور تقریر بمعنی تعدید ہے، پس معنی یہ ہوئے کہ نحات جب بھی افعال مدح وذم شمار کرتے ہیں تو حب کے ذکر پر اکتفانہیں کرتے، بلکہ پورے حبذا کو بیان کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ "ذا" بمنزلہ جزء ہوگیا ہے اور اثنائی حب کا "ذا" سے انفصال نہیں ہوتا۔

(٢) قوله: لكنه لايطابق فاعله:ـ یہاں پر وجوہ مذکورہ سے مراد تثنیہ، جمع اور تانیث ہے کہ مخصوص اگر مثنی یا مجموع یا مونث ہو تو فاعل مثنی یا مجموع یا مونث نہیں ہوتا، وہ مفرد مذکر ہی رہتا ہے۔

ترکیب قوله: وحبّ لا ينفصل الخ:ـ "و" حرف عطف یا استیناف، "حب" مراد اللفظ مبتدا، "لاينفصل" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عن" حرف جار، "ذا" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "فی الاستعمال" جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "ها" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم، "يقال" فعل مجہول، "فی" حرف جار، "تقرير" مضاف، "الأفعال" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مؤخر، "حبذا" مراد اللفظ نائب فاعل، "يقال" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو مقدم اور موخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "هو" مبتدا، "مرادف" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "نعم" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "فاعله" بترکیب اضافی مبتدا، "ذا" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ال" حرف تعریف، "مخصوص" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بالمدح" جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "مذكور" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بعده" بترکیب اضافی مفعول فیہ، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "إعرابه" بترکیب اضافی مبتدا، "ك" حرف جار، "إعراب" مضاف، "مخصوص" مضاف الیہ مضاف، "نعم" مضاف الیہ، "مخصوص" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "إعراب" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فی" حرف جار، "الوجهين" موصوف، "ال" بمعنی الذين اسم موصول، "مذكورين" اسم مفعول، اس میں "هما" پوشیدہ، جس میں "ها" ضمیر نائب فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"لكن" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اسم، "لا يطابق" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فاعله" بترکیب اضافی مفعول بہ، "فی" حرف جار، "الوجوه" موصوف، "ال" بمعنی التی اسم موصول، "مذكورة" اسم مفعول، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "لايطابق" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، "لكن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل حبذا زيد الخ: "مثل" مضاف، "حبذا زيد" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "حبذا الزيدان" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، **"حبذا الزيدون" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف**، "حبذا هند" **مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف**، "حبذا الهندان" مراد اللفظ **معطوف**، "و" **حرف عطف**، "حبذا الهندات" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے **تمام معطوفات سے مل کر** مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے **مل کر خبر** مبتدائے مقدر "مثاله" کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "حب" فعل مدح، "ذا" اسم اشارہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "زيد" مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا "حبذا" فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور "زيد" خبر اپنے مبتدائے محذوف "هو" سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح بقیہ مثالوں میں ترکیبیں ہوں گی۔

وحب لا ينفصل عن ذا في الاستعمال. ولهذا يقال في تقرير[1] الأفعال: حبذا. وهو مرادف لنعم. وفاعله ذا، والمخصوص بالمدح مذكور بعده. وإعرابه كإعراب مخصوص نعم في الوجهين المذكورين، لكنه[2] لا يطابق فاعله في الوجوه المذكورة، مثل: حبذا زيد، وحبذا الزيدان، وحبذا الزيدون، وحبذا هند، وحبذا الهندان، وحبذا الهندات.

(۱) قوله: في تقرير الأفعال حبذا:۔ یعنی وقت تقریر، اور تقریر بمعنی تعدید ہے، پس معنی یہ ہوئے کہ نحات جب بھی افعال مدح وذم شمار کرتے ہیں تو حب کے ذکر پر اکتفانہیں کرتے، بلکہ پورے حبذا کو بیان کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ "ذا" بمنزلہ جزو ہو گیا ہے اور انشائی حب کا "ذا" سے انفصال نہیں ہوتا۔

(۲) قوله: لكنه لايطابق فاعله:۔ یہاں پر وجوہ مذکورہ سے مراد تثنیہ، جمع اور تانیث ہے کہ مخصوص اگر مثنی یا مجموع یا مونث ہو تو فاعل مثنی یا مجموع یا مونث نہیں ہوتا، وہ مفرد مذکر ہی رہتا ہے۔

ترکیب قوله: وحبّ لا ينفصل الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "حب" مراد اللفظ مبتدا، "لاینفصل" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عن" حرف جار، "ذا" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "في الاستعمال" جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "ھا" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم، "یقال" فعل مجہول، "في" حرف جار، "تقریر" مضاف، "الأفعال" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مؤخر، "حبذا" مراد اللفظ نائب فاعل، "یقال" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو مقدم اور موخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ھو" مبتدا، "مرادف" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "نعم" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "فاعله" بترکیب اضافی مبتدا، "ذا" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ال" حرف تعریف، "مخصوص" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بالمدح" جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "مذکور" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بعده" بترکیب اضافی مفعول فیہ، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "إعرابه" بترکیب اضافی مبتدا، "ك" حرف جار، "إعراب" مضاف، "مخصوص" مضاف الیہ مضاف، "نعم" مضاف الیہ، "مخصوص" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "إعراب" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "في" حرف جار، "الوجھین" موصوف، "ال" بمعنی اللذین اسم موصول، "مذکورین" اسم مفعول، اس میں "ھما" پوشیدہ، جس میں "ھا" ضمیر نائب فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"لکن" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اسم، "لا یطابق" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فاعله" بترکیب اضافی مفعول بہ، "في" حرف جار، "الوجوه" موصوف، "ال" بمعنی التی اسم موصول، "مذکورة" اسم مفعول، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "لایطابق" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، "لکن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل حبذا زيد الخ: "مثل" مضاف، "حبذا زید" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "حبذا الزیدان" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، **"حبذا الزیدون" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف**، "حبذاھند" **مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف،** "حبذا الھندان" مراد اللفظ **معطوف**، "و" **حرف عطف،** "حبذا الھندات" **مراد اللفظ** معطوف، معطوف علیہ **اپنے تمام معطوفات سے مل کر** مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے **مل کر خبر** مبتدائے مقدر "مثاله" کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "حب" فعل مدح، "ذا" اسم اشارہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "زید" المخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا "حبذا" فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور "زید" خبر اپنے مبتدائے محذوف "ھو" سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح بقیہ مثالوں میں ترکیبیں ہوں گی۔

وحب لا ينفصل عن ذا في الاستعمال. ولهذا يقال في تقرير [١] الأفعال: حبذا. وهو مرادف لنعم. وفاعله ذا، والمخصوص بالمدح مذكور بعده. وإعرابه كإعراب مخصوص نعم في الوجهين المذكورين، لكنه [٢] لا يطابق فاعله في الوجوه المذكورة، مثل: حبذا زيد، وحبذا الزيدان، وحبذا الزيدون، وحبذا هند، وحبذا الهندان، وحبذا الهندات.

(١) قوله :في تقرير الأفعال حبذا:۔ یعنی وقت تقریر، اور تقریر بمعنی تعدید ہے، پس معنی یہ ہوئے کہ نحات جب کبھی افعال مدح وذم شمار کرتے ہیں تو حب کے ذکر پر اکتفانہیں کرتے، بلکہ پورے حبذا کو بیان کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ "ذا" بمنزلہ جزو ہوگیا ہے اور انشائی حب کا "ذا" سے انفصال نہیں ہوتا۔

(٢) قوله: لكنه لايطابق فاعله:۔ یہاں پر وجوہ مذکورہ سے مراد تثنیہ، جمع اور تانیث ہے کہ مخصوص اگرمثنی یا مجموع یا مونث ہو تو فاعل مثنی یا مجموع یا مونث نہیں ہوتا، وہ مفرد مذکر ہی رہتا ہے۔

ترکیب قوله:وحبّ لا ينفصل الخ۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "حب" مراد اللفظ مبتدا، "لاینفصل" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عن" حرف جار، "ذا" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کرظرف لغو اول، "فی الاستعمال" جار مجرور مل کرظرف لغو دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "ھا" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مجرور، جار مجرور مل کر **ظرف لغو مقدم**، "یقال" فعل مجہول، "فی" حرف جار، "تقریر" مضاف، "الأفعال" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مؤخر، "حبذا" مراد اللفظ نائب فاعل، "یقال" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو مقدم اور موخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ھو" مبتدا، "مرادف" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "نعم" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "فاعلہ" بترکیب اضافی مبتدا، "ذا" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ال" حرف تعریف، "مخصوص" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بالمدح" جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "مذکور" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بعدہ" بترکیب اضافی مفعول فیہ، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "إعرابه" بترکیب اضافی مبتدا، "ک" حرف جار، "إعراب" مضاف، "مخصوص" مضاف الیہ مضاف، "نعم" مضاف الیہ، "مخصوص" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "إعراب" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فی" حرف جار، "الوجھین" موصوف، "ال" بمعنی اللذین اسم موصول، "مذکورین" اسم مفعول، اس میں "ھما" پوشیدہ، جس میں "ھا" ضمیر نائب فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"لکن" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اسم، "لا یطابق" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فاعلہ" بترکیب اضافی مفعول بہ، "فی" حرف جار، "الوجوہ" موصوف، "ال" بمعنی التی اسم موصول، "مذکورۃ" اسم مفعول، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "لایطابق" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، "لکن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله:مثل حبذا زيد الخ: "مثل" مضاف، "حبذا زید" مراد اللفظ معطوف علیہ، **"و" حرف عطف**، "حبذا الزیدان" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، **"حبذا الزیدون" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف** عطف، "حبذاھند" **مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف،** "حبذا الھندان" مراد اللفظ **معطوف**، "و" **حرف عطف**، **"حبذا الھندات" مراد** اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے **تمام معطوفات سے مل کر** مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے **مل کر خبر** مبتدائے مقدر "مثالہ" کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "حب" فعل مدح، "ذا" اسم اشارہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، "زید" مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا "حبذا" فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور "زید" خبر اپنے مبتدائے محذوف "ھو" سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح بقیہ مثالوں میں ترکیبیں ہوں گی۔

رحب لا ينفصل عن ذا في الاستعمال. ولهذا يقال في تقرير[١] الأفعال: حبذا. وهو مرادف لنعم. وفاعله ذا، والمخصوص بالمدح مذكور بعده. وإعرابه كإعراب مخصوص نعم في الوجهين المذكورين، لكنه[٢] لا يطابق فاعله في الوجوه المذكورة، مثل: حبذا زيد، وحبذا الزيدان، وحبذا الزيدون، وحبذا هند، وحبذا الهندان، وحبذا الهندات.

(١) قوله :في تقرير الأفعال حبذا:ـ یعنی وقت تقریر، اور تقریر بمعنی تعدید ہے، پس معنی یہ ہوئے کہ نحات جب بھی افعال مدح وذم شمار کرتے ہیں تو حب کے ذکر پر اکتفانہیں کرتے، بلکہ پورے حبذا کو بیان کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ "ذا" بمنزلہ جزو ہو گیا ہے اور انشائی حب کا "ذا" سے انفصال نہیں ہوتا۔

(٢) قوله: لكنه لايطابق فاعله:ـ یہاں پر وجوہ مذکورہ سے مراد تثنیہ، جمع اور تانیث ہے کہ مخصوص اگر مثنی یا مجموع یا مونث ہو تو فاعل مثنی یا مجموع یا مونث نہیں ہوتا، وہ مفرد مذکر ہی رہتا ہے۔

ترکیب قوله:وحبّ لا ينفصل الخ:ـ "و" حرف عطف یا استیناف، "حب" مراد اللفظ مبتدا، "لاینفصل "فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عن" حرف جار، "ذا" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "فی الاستعمال" جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "ھا" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم، "یقال" فعل مجہول، "فی" حرف جار، "تقریر" مضاف، "الأفعال" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مؤخر، "حبذا" مراد اللفظ نائب فاعل، "یقال" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو مقدم اور موخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ھو" مبتدا، "مرادف" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "نعم" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "فاعله" بترکیب اضافی مبتدا، "ذا" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ال" حرف تعریف، "مخصوص" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بالمدح" جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "مذکور" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بعده" بترکیب اضافی مفعول فیہ، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "إعرابه" بترکیب اضافی مبتدا، "ك" حرف جار، "إعراب" مضاف، "مخصوص" مضاف الیہ مضاف، "نعم" مضاف الیہ، "مخصوص" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "إعراب" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فی" حرف جار، "الوجهين" موصوف، "ال" بمعنی اللذين اسم موصول، "مذکورين" اسم مفعول، اس میں "ھما" پوشیدہ، جس میں "ھا" ضمیر نائب فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"لکن" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اسم، "لا يطابق" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فاعله" بترکیب اضافی مفعول بہ، "فی" حرف جار، "الوجوه" موصوف، "ال" بمعنی التی اسم موصول، "مذکورة" اسم مفعول، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "لايطابق" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، "لکن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل حبذا زيد الخ: "مثل" مضاف، "حبذا زيد" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "حبذا الزيدان" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذا الزيدون" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذاهند" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذا الهندان" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذا الهندات" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "حب" فعل مدح، "ذا" اسم اشارہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "زيد" مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا "حبذا" فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور "زيد" خبر اپنے مبتدائے محذوف "ھو" سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح بقیہ مثالوں میں ترکیبیں ہوں گی۔

وحب لا ينفصل عن ذا في الاستعمال. ولهذا يقال في تقرير [١] الأفعال: حبذا. وهو مرادف لنعم. وفاعله ذا، والمخصوص بالمدح مذكور بعده. وإعرابه كإعراب مخصوص نعم في الوجهين المذكورين، لكنه [٢] لا يطابق فاعله في الوجوه المذكورة، مثل: حبذا زيد، وحبذا الزيدان، وحبذا الزيدون، وحبذا هند، وحبذا الهندان، وحبذا الهندات.

(۱) قوله :في تقرير الأفعال حبذا:۔ یعنی وقت تقریر، اور تقریر بمعنی تعدید ہے، پس معنی یہ ہوئے کہ نحات جب کبھی افعال مدح وذم شمار کرتے ہیں تو حب کے ذکر پر اکتفا نہیں کرتے، بلکہ پورے حبذا کو بیان کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ "ذا" بمنزلہ جزء ہوگیا ہے اور انشائی حب کا "ذا" سے انفصال نہیں ہوتا۔

(۲) قوله: لكنه لايطابق فاعله:۔ یہاں پر وجوہ مذکورہ سے مراد تثنیہ، جمع اور تانیث ہے کہ مخصوص اگر مثنی یا مجموع یا مونث ہو تو فاعل مثنی یا مجموع یا مونث نہیں ہوتا، وہ مفرد مذکر ہی رہتا ہے۔

ترکیب قوله: وحبّ لا ينفصل الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "حب" مراد اللفظ مبتدا، "لاینفصل" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عن" حرف جار، "ذا" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "في الاستعمال" جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "ها" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مجرور، جار مجرور مل کر **ظرف لغو مقدم**، "یقال" **فعل مجہول**، "في" حرف جار، "تقریر" **مضاف**، "الأفعال" **مضاف الیہ**، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مؤخر، "حبذا" مراد اللفظ نائب فاعل، "یقال" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو مقدم اور موخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "هو" مبتدا، "مرادف" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "نعم" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "فاعله" بترکیب اضافی مبتدا، "ذا" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ال" حرف تعریف، "مخصوص" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بالمدح" جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "مذکور" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بعده" بترکیب اضافی مفعول فیہ، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "إعرابه" بترکیب اضافی مبتدا، "ك" حرف جار، "إعراب" مضاف، "مخصوص" مضاف الیہ مضاف، "نعم" مضاف الیہ، "مخصوص" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "إعراب" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "في" حرف جار، "الوجهين" موصوف، "ال" بمعنی اللذين اسم موصول، "مذکورين" اسم مفعول، اس میں "هما" پوشیدہ، جس میں "ها" ضمیر نائب فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"لکن" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اسم، "لا یطابق" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فاعله" بترکیب اضافی مفعول بہ، "في" حرف جار، "الوجوه" موصوف، "ال" بمعنی التي اسم موصول، "مذکورة" اسم مفعول، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "لایطابق" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، "لکن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل حبذا زيد الخ: "مثل" مضاف، "حبذا زید" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "حبذا الزیدان" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، **"حبذا الزیدون" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف**، "حبذا هند" **مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف**، "حبذا الهندان" مراد اللفظ **معطوف**، "و" **حرف عطف**، "حبذا الهندات" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ **اپنے تمام معطوفات سے مل کر** مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "حب" فعل مدح، "ذا" اسم اشارہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "زید" مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا "حبذا" فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور "زید" خبر اپنے مبتدائے محذوف "هو" سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح بقیہ مثالوں میں ترکیبیں ہوں گی۔

وحب لا ينفصل عن ذا في الاستعمال. ولهذا يقال في تقرير[١] الأفعال: حبذا. وهو مرادف لنعم. وفاعله ذا، والمخصوص بالمدح مذكور بعده. وإعرابه كإعراب مخصوص نعم في الوجهين المذكورين، لكنه[٢] لا يطابق فاعله في الوجوه المذكورة، مثل: حبذا زيد، وحبذا الزيدان، وحبذا الزيدون، وحبذا هند، وحبذا الهندان، وحبذا الهندات.

(١) قوله: في تقرير الأفعال حبذا:۔ یعنی وقت تقریر، اور تقریر بمعنی تعدید ہے، پس معنی یہ ہوئے کہ نحات جب بھی افعال مدح وذم شمار کرتے ہیں تو حب کے ذکر پر اکتفا نہیں کرتے، بلکہ پورے حبذا کو بیان کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ "ذا" بمنزلہ جزو ہو گیا ہے اور انشائی حب کا "ذا" سے انفصال نہیں ہوتا۔

(٢) قوله: لكنه لايطابق فاعله:۔ یہاں پر وجوہ مذکورہ سے مراد تثنیہ، جمع اور تانیث ہے کہ مخصوص اگر مثنی یا مجموع یا مونث ہو تو فاعل مثنی یا مجموع یا مونث نہیں ہوتا، وہ مفرد مذکر ہی رہتا ہے۔

ترکیب قوله: وحبّ لا ينفصل الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "حب" مراد اللفظ مبتدا، "لاينفصل" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عن" حرف جار، "ذا" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "في الاستعمال" جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "ها" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم، "يقال" فعل مجہول، "في" حرف جار، "تقرير" مضاف، "الأفعال" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مؤخر، "حبذا" مراد اللفظ نائب فاعل، "يقال" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو مقدم اور موخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "هو" مبتدا، "مرادف" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "نعم" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "فاعله" بترکیب اضافی مبتدا، "ذا" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ال" حرف تعریف، "مخصوص" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بالمدح" جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "مذكور" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بعده" بترکیب اضافی مفعول فیہ، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "إعرابه" بترکیب اضافی مبتدا، "ك" حرف جار، "إعراب" مضاف، "مخصوص" مضاف الیہ مضاف، "نعم" مضاف الیہ، "مخصوص" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "إعراب" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "في" حرف جار، "الوجهين" موصوف، "ال" بمعنی اللذين اسم موصول، "مذكورين" اسم مفعول، اس میں "هما" پوشیدہ، جس میں "ها" ضمیر نائب فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"لكن" حرف مشبہ بالفعل، "ه" ضمیر اسم، "لا يطابق" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فاعله" بترکیب اضافی مفعول بہ، "في" حرف جار، "الوجوه" موصوف، "ال" بمعنی التي اسم موصول، "مذكورة" اسم مفعول، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "لايطابق" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، "لكن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل حبذا زيد الخ: "مثل" مضاف، "حبذا زيد" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "حبذا الزيدان" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذا الزيدون" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذا هند" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذا الهندان" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذا الهندات" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "حب" فعل مدح، "ذا" اسم اشارہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "زيد" مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا "حبذا" فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور "زيد" خبر اپنے مبتدائے محذوف "هو" سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح بقیہ مثالوں میں ترکیبیں ہوں گی۔

وحب لا ينفصل عن ذا في الاستعمال. ولهذا يقال في تقرير [١] الأفعال: حبذا. وهو مرادف لنعم. وفاعله ذا، والمخصوص بالمدح مذكور بعده. وإعرابه كإعراب مخصوص نعم في الوجهين المذكورين، لكنه [٢] لا يطابق فاعله في الوجوه المذكورة، مثل: حبذا زيد، وحبذا الزيدان، وحبذا الزيدون، وحبذا هند، وحبذا الهندان، وحبذا الهندات.

(١) قوله :في تقرير الأفعال حبذا:۔ یعنی وقت تقریر، اور تقریر بمعنی تعدید ہے، پس معنی یہ ہوئے کہ نحات جب بھی افعال مدح وذم شمار کرتے ہیں تو حب کے ذکر پر اکتفانہیں کرتے، بلکہ پورے حبذا کو بیان کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ "ذا" بمنزلہ جزو ہو گیا ہے اور انشائی حب کا "ذا" سے انفصال نہیں ہوتا۔

(٢) قوله: لكنه لايطابق فاعله:۔ یہاں پر وجوہ مذکورہ سے مراد تثنیہ، جمع اور تانیث ہے کہ مخصوص اگر مثنی یا مجموع یا مونث ہو تو فاعل مثنی یا مجموع یا مونث نہیں ہوتا، وہ مفرد مذکر ہی رہتا ہے۔

ترکیب قوله:وحبّ لا ينفصل الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "حب" مراد اللفظ مبتدا، "لاینفصل "فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عن" حرف جار، "ذا" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "في الاستعمال" جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "ھا" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مجرور، جار مجرور مل کر **ظرف لغو مقدم**، "یقال" فعل مجہول، "في" حرف جار، "تقرير" **مضاف**، "**الأفعال**" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مؤخر، "حبذا" مراد اللفظ نائب فاعل، "یقال" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو مقدم اور موخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ھو" مبتدا، "مرادف" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "نعم" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "فاعله" بترکیب اضافی مبتدا، "ذا" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ال" حرف تعریف، "مخصوص" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بالمدح" جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "مذکور" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بعده" بترکیب اضافی مفعول فیہ، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "إعرابه" بترکیب اضافی مبتدا، "ك" حرف جار، "إعراب" مضاف، "مخصوص" مضاف الیہ مضاف، "نعم" مضاف الیہ، "مخصوص" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "في" حرف جار، "الوجهين" موصوف، "ال" بمعنی الذين اسم موصول، "مذكورين" اسم مفعول، اس میں "هما" پوشیدہ، جس میں "ھا" ضمیر نائب فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"لکن "حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اسم، "لا يطابق "فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فاعله" بترکیب اضافی مفعول بہ، "في" حرف جار، "الوجوه" موصوف، "ال" بمعنی التي اسم موصول، "مذكورة" اسم مفعول، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "لايطابق" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، "لکن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل حبذا زيد الخ: "مثل" مضاف، "حبذا زيد" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" **حرف عطف**، "حبذا الزيدان" مراد اللفظ **معطوف**، "و" حرف عطف، "**حبذا الزيدون" مراد اللفظ معطوف**، "**و" حرف** عطف، "حبذا هند" **مراد اللفظ معطوف**، "**و" حرف عطف**، "حبذا الهندان" مراد اللفظ **معطوف**، "و" **حرف عطف**، "**حبذا الهندات" مراد** اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے **تمام معطوفات** سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "حب" فعل مدح، "ذا" اسم اشارہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "زيد" مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا "حبذا" فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور "زيد" خبر اپنے مبتدائے محذوف "ھو" سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح بقیہ مثالوں میں ترکیبیں ہوں گی۔

ويجوز أن يكون قبله أو بعده اسم موافق[١] له منصوبا على التمييز أوعلى الحال، مثل: حبذا رجلا زيد، وحبذا راكبا زيد، وحبذا زيد رجلا، وحبذا زيد راكبا.

واعلم أنه لا يجوز[٢] التصرف في هذه الأفعال غير إلحاق التاء فيها. ولهذا[٣] سميت هذه الأفعال غير متصرفة.

---

(١) قوله: موافق له:۔ موافقت افراد وتثنیہ وجمع وتذکیر وتانیث میں ہوگی۔ وجہ یہ ہے کہ اسم مذکور اور مخصوص مصداق میں متحد ہیں۔

(٢) قوله: لايجوز التصرف:۔ یعنی صرفی تصرفات میں سے سوائے تائے تانیث کے کوئی تصرف جائز نہیں، حتی کہ ماضی کے دوسرے صیغے بھی نہیں آتے تو مضارع کا کیا ذکر۔ اور حبذا میں تائے تانیث بھی نہیں آتی؛ اس لیے کہ "ذا" برائے مذکر ہے اور "تا" علامت تانیث، پس اگر "ذا" تائے تانیث کے ساتھ جمع ہو تو اجتماع تذکیر وتانیث لازم آئے گا۔

(٣) قوله: ولهذا سميت هذه الأفعال:۔ یہاں پر تسمیہ سے معنی معروف (نام رکھنا) مراد نہیں، بلکہ "اطلاق" مراد ہے، یعنی ان افعال پر غیر متصرفہ کا اطلاق ہوتا ہے۔

ترکیب: قوله: ويجوز أن يكون الخ۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "یجوز" فعل، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یکون" فعل ناقص، "قبله" بترکیب اضافی معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "بعده" بترکیب اضافی معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول فیہ، "اسم" موصوف، "موافق" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "ہ" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم، "منصوبا" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "علی" حرف جار، "التمییز" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "علی" حرف جار، "الحال" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو، "منصوبا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل، "یجوز" فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل حبذا رجلا زيد الخ۔ "مثل" مضاف، "حبذا رجلا زید" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "حبذا راکبا زید" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذا زید رجلا" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "حبذا زید راکبا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی الخ۔

تقدیر ارادۂ معنی: "حب" فعل مدح، "ذا" اسم اشارہ ممیز، "رجلا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل، فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "زید" مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا "حب" فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور "زید" خبر اپنے مبتدائے محذوف "ھو" سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"حب" فعل، "ذا" اسم اشارہ ذوالحال، "راکبا" اسم فاعل بترکیب معلوم حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، "زید" مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا بترکیب سابق دو جملے ہوں گے: اول: فعلیہ انشائیہ، دوم: اسمیہ خبریہ۔ "حبذا زید رجلا اور حبذا زید راکبا" کی ترکیب ماسبق مثالوں کی ترکیب کی طرح ہوگی۔

قوله: واعلم أنه لا يجوز الخ۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "اعلم" فعل امر، اس میں "أنت" پوشیدہ، جس میں "أن" ضمیر فاعل، "ت" علامت خطاب۔ "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ہ" ضمیر شان اسم، "لایجوز" فعل، "التصرف" مصدر، "فی" حرف جار، "ھا" حرف تنبیہ، "ذہ" اسم اشارہ موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ، "الأفعال" صفت یا بدل یا عطف بیان، موصوف اپنی صفت سے یا مبدل منہ اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "التصرف" مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مستثنی منہ، "غیر" مضاف، "إلحاق" مصدر مضاف، "التاء" مضاف الیہ، "فیھا" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "إلحاق" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مضاف الیہ، "غیر" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنی، مستثنی منہ اپنے مستثنی سے مل کر فاعل، "لایجوز" فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ، "اعلم" فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "لام" حرف جار، "ھا" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم، "سمیت" فعل، "ھا" حرف تنبیہ، "ذہ" اسم اشارہ مبدل منہ یا معطوف علیہ، "الأفعال" بدل یا عطف بیان، مبدل منہ اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر نائب فاعل؛ "غیر متصرفة" مفعول بہ، "سمیت" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

النوع الثالث عشر:

أفعال القلوب. وإنما سمّيت بها؛ لأنّ صدورها من القلب ولا دخل[1] فيه للجوارح. وتسمى أفعال الشک[2] واليقين أيضا؛ لأن بعضها للشک وبعضها لليقين. وهي تدخل على المبتدأ والخبر وتنصبهما معاً بأن يكونا مفعولين لها.

(۱) قوله : ولا دخل فيه:ـ جوارح ظاہری اعضا کو کہتے ہیں، تو مراد یہ ہوئی کہ ان کے صدور میں اعضائے ظاہری کو دخل نہیں، بخلاف دیگر افعال کہ ان کا صدور بھی اگر چہ قلب سے ہوتا ہے، مگر ان میں ظاہری اعضا بھی دخل رکھتے ہیں۔اس خصوصیت کی بنا پر ان کو افعال قلوب کے ساتھ موسوم کیا جاتا ہے۔

(۲) قوله: تسمّى أفعال الشک:ـ شک یہاں پر لغوی معنی میں ہے، یعنی خلاف یقین۔لہذا افعال قلوب سے جو افعال یقین پر دلالت نہیں کرتے وہ افعال شک میں داخل ہوئے، اگر چہ وہ مساوی الطرفین نہ ہوں۔

ترکیب قوله:النوع الثالث عشر الخ: "النوع" موصوف، "الثالث عشر" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "أفعال القلوب" بترکیب اضافی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

"و" حرف استیناف، "إنما" حرف قصر، "سمیت" فعل ماضی مجہول، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار زائد، "ھا" ضمیر مجرور لفظاً، منصوب محلا مفعول بہ، "لام" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "صدورھا" بترکیب اضافی اسم، "من القلب" جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ ذوالحال، "و" حالیہ، "لا" برائے نفی جنس، "دخل" اسم، "فیه" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر اول، "للجوارح" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر دوم، "لا" اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "سمیت"، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "تسمی" فعل مجہول، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "أفعال" مضاف، "الشک" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الیقین" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، "لام" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "بعضھا" بترکیب اضافی معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "بعضھا" بترکیب اضافی معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم، "للشک" جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "للیقین" جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتان" اسم فاعل کا، اس میں "ھما" پوشیدہ، جس میں "ھا" ضمیر فاعل، "م" حرف عماد، "الف" علامت تثنیہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "تسمی" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

"أیضا" مفعول مطلق "آض" فعل مقدر کا، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "آض" فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ھي" ضمیر مبتدا، "تدخل" فعل، اس میں "ھي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "علی" حرف جار، "المبتدأ" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الخبر" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "تدخل" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "تنصب" فعل، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ھما" ضمیر مفعول بہ، "معا" مفعول فیہ، "با" حرف جار، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یکونا" فعل ناقص، اس میں "الف" ضمیر بارز اسم، "مفعولین" خبر، "لھا" جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "تنصب" فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ وظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔